اردو کا کلاسیکی ادب
بزمِ آخر
از
منشی فیض الدین دہلوی مرحوم
مرتبہ
ولی اشرف صبوحی دہلوی
مجلس ترقی ادب ○ لاہور

بعونِ صناعِ مکین و مکان بفضلِ خلاقِ زمین و زمان
۵۹
اردو کا کلاسیکی ادب
بزمِ آخر
مرتبہ
ولی اشرف صبوحی دہلوی
ناشر
مجلسِ ترقیِ ادب ۲۔ نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور

طبع اول : نومبر ۱۹۶۵ء

تعداد : ۲۱۰۰

ناشر : سید امتیاز علی تاج ، ستارۂ امتیاز
ناظم مجلس ترقیِ ادب ، لاہور

مطبع : زرین آرٹ پریس ، لاہور

مہتمم : محمد ذوالفقار خان

فہرست

پیش لفظ

از

ولی اشرف صبوحی دہلوی

پیش لفظ

دنیا نکھرتے نکھرتے جب اس قابل ہو گئی کہ اس کے روپ کے گاھک پیدا ھوں تو بادشاھت کا آغاز ھوا ۔ بڑے بڑے بانکے ترچھے اپنے بل دکھانے لگے۔ ان میں بعض کے دماغوں میں ایسی ھوا سمائی کہ شاھی سے خدائی کے دعوے دار بن گئے۔ مگر مادر گیتی کو ان کی یہ ادا پسند نہ آئی ، جس وقت چاھا اس نے ٹانگ پکڑ کر کھینچ لی ۔ ھندوستان کی راج دھانیاں دیوتاؤں نے سجائیں ، راجاؤں کو اوتاروں کا درجہ دیا ، پھر بھی نتیجہ وھی ڈھاک کے تین پات : کوئی چار دن سے زیادہ اپنی نوبت نہ بجا سکا۔ آن کے بعد آسمان نے پھر ایک اور رنگ بدلا : یہ دیس باھر والوں کی یورش کا آماج گاہ بن گیا اور وھی بات ھوئی کہ ”ھر کہ آمد عمارتِ نوساخت“ تمدن اور معاشرت میں تبدیلیاں ھونے لگیں۔ آخر میں اسلامی سلطنت قائم ھوئی اور وہ بھی اس شان و شوکت کی جس کے تذکرے نو سو سال گزرنے کے بعد آج تک زبان زدِ خاص و عام ھیں ۔ یعنی :

تیموری ٹڈی دل ھندو کش کے بلند و بالا پہاڑوں کے اس پار سے اٹھتا ھے : بابر پرچم جہاں بانی اڑاتا ھوا درۂ خیبر کے سنگلاخ راستے سے ھندوستان میں داخل ھوتا ھے اور اسے فتح کر کے مغلیہ سلطنت کا سنگ بنیاد رکھتا ھے ۔ پھر ”بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست“ کا نغمہ الاپتا ھوا حکومت اپنے ولی عہد ھمایوں کے حوالے کر کے دنیا سے رخصت ھو جاتا ھے ۔ ھمایوں زمامِ سلطنت سنبھالتے ھی خانہ جنگیوں میں گھر جاتا ھے اور شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر نظام سقے کی مشک پر تیرتا ھوا ایران پہنچتا ھے :

کابل پر گرجتا ہے اور پھر برستا ہوا دہلی آکر اندر پرستھ کی بلندی سے زمین کی پستی میں سما جاتا ہے۔

اس کے بعد اکبر اپنے نورتن کے ساتھ حکومت کی سبھا سجاتا ہے؛ کبھی دربار میں چمکتا ہے اور کبھی یلغار میں مصروف نظر آتا ہے؛ شہنشاہی کی ایسی دھاک بٹھاتا ہے کہ اکبر اعظم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جہانگیر محبت میں مست اور جامِ شراب در دست باپ کے تاج و تخت کو لڑکھڑاتے ہوئے ہاتھوں سے سنبھالتا ہے اور زنجیرِ عدل کے سہارے زندگی کے دن پورے کرتے ہوئے راہیِ عالمِ بقا ہو جاتا ہے۔ شاہ جہاں شہرتِ عام اور بقائے دوام کے شوق میں عمارت پر عمارت بنا رہا ہے اور عجائباتِ عالم کا ایک نمونہ تاج محل کی شکل میں چھوڑ جاتا ہے۔ عالم گیر تلوار ہاتھ میں لیے اور قرآن سر پر رکھے بوڑھے باپ کو قیدخانے میں دھکیل رہا ہے۔

حیدر آباد کا رخ ہے: گول کنڈے پر ابوالحسن تانا شاہ عطر میں ڈوبا ہوا عیش کا جیش سے مقابلہ ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے۔ مرہٹوں کی لوٹ مار اور عالم گیر کی سپاہیانہ ہمت کا توڑ ایک تماشا ہے جس کی غلطیوں پر تعصب کی روایتیں تیار ہو گئیں۔

عالم گیری شان اورنگ آباد میں دفن ہو رہی ہے اور دہلی کا تخت لاوارث مال کی طرح لوٹا جا رہا ہے۔ طوائف الملوکی کا دور ہے۔ محمد شاہ رنگیلا سلطنت کی اہمیت کو ”ایں دفتر بے معنی غرقِ مے ناب اولیٰ“ کہہ کر طبلے کی تھاپ اور گویّوں کی الاپ پر نثار کر رہا ہے۔ اسی اثنا میں ایک ایرانی سپاہی جس کو 'ابنِ شمشیر ابنِ شمشیر' کہنے پر فخر تھا، گھوڑے کی پیٹھ سے اچھل کر تخت پر بیٹھتا ہے اور ہندوستان آکر دہلی کا تخت اور ہندوستان کی قسمت الٹ دیتا ہے۔

شاہ عالم ثانی بےچارہ، جس کی حکومت کے متعلق مشہور تھا کہ 'حکومتِ شاہ عالم از دہلی تا پالم' غلام قادر سے آنکھیں

نکلوا کر عدم آباد کا رستہ ٹٹول رہا ہے ۔ آخری تاج دار بہادر شاہ ظفر جس کے پاس نہ تیموری لشکر تھا ، نہ بابری شجاعت و شوکت ، نہ اکبری صولت و جبروت ، نہ شاہ جہانی سطوت و شان ، پھر بھی بادشاہ تھا ، نام ہی کا سہی ، اور چوں کہ آلِ تیمور کا خاتمہ اس پر ہوا اس لیے ہماری نگاہیں اب تک اسی پر جمی ہوئی ہیں ۔

دلی کا لال قلعہ جب تک اس میں غدر کے سبز قدم نہیں آئے تھے ، اپنی گودیوں کے پالوں کے لیے سچ مچ کا گہوارہ تھا : ایسا گہوارہ جس میں عیشوں اور راحتوں کے سوا ہزاروں چیزیں پرورش پاتی ہیں ۔ وہاں کا طرز تمدن ، وہاں کی معاشرت اور بولیاں ٹھولیاں سب جداگانہ تھیں ۔ ہمارے باپ دادا نے وہ دور دیکھا تھا ۔ وہ جو کہتے ہیں کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے ، انہیں اور ان کے بعد ان کی اولاد کو مدتوں وہی بہار نظر آتی رہی بلکہ آج تک اُن ہی کہانیوں کو کہنے سننے میں مگن ہیں ۔ کیوں نہ ہوں ، پرانا مقولہ ہے ' النّاسُ علٰی دینِ مُلوکہم ' اور کچھ نہ سہی گزری ہوئی بہاروں کا ذکر بھی نہ کریں ، ان کی بولیاں بھی نہ بولیں !

دولت اور حکومت والے اپنی زندگیوں کو عام زندگیوں سے ہمیشہ الگ رکھتے ہیں ۔ جینے کی باتیں تو ایک طرف مر کر بھی وہ دوسروں کے ساتھ ملنا نہیں چاہتے ؛ پھر یہاں تو شاہی دیگ کی کھرچن تھی ، جتنی اس کی شکل صورت ، بو باس انوکھی ہوتی ، کم تھا ۔ نئی تانتی کے انجان بے خبر پوچھیں گے کہ آخر وہ کیا باتیں تھیں جن کو زمانے کی نظر کھا گئی اور جو اب کسی گھرانے کا روزمرہ نہیں ؟ خدا بخشے منشی فیض الدین مرحوم کو اگر وہ ''بزمِ آخر'' کے نام سے یہ دل چسپ اور معلوماتی کتاب لکھ کر دلی والوں پر احسان نہ کرتے تو میں سچ کہتا ہوں کہ نوجوانوں

کے سوال کا ہمارے پاس کوئی جواب نہ تھا ۔ اور یہ بھی اس وقت کی کیفیت ہے جب بہار لٹ چکی تھی اور خزاں کا دور دورہ تھا ۔ اس سے اندازہ لگا لیجیے کہ جب اس لال حویلی کی کوکھ ہری تھی تو اس کا جلال و جمال کیا ہوگا ۔ واقعی بڑے مغل بادشاہ شاہی نہیں خدائی کرتے ہوں گے ۔

منشی فیض الدین مرحوم جنھوں نے قلعے میں پرورش پائی اور وہیں چھوٹے سے بڑے ہوئے، اُن کا اس کتاب کے لکھنے سے اصل مقصد تاریخ نویسی نہ تھا بلکہ اس مٹی ہوئی ثقافت اور دم توڑتے ہوئے تمدن کو محفوظ کر لینے کی آرزو اور شعوری کوشش تھی جس کا اعتراف مصنف نے خود کیا ہے :

خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں
بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ، یہاں گل تھا

وہ تو فقط غنچہ و گل کا پتا دینا چاہتے تھے لیکن تاریخ کا اور اس کا چولی دامن کا ساتھ ہو گیا اور یہی وہ مقام ہے جہاں پر محسوس ہوتا ہے کہ تاریخ اور ثقافت کے سنگم پر زمانے جنم لیتے ہیں اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا ۔

یوں تو دلی کے اس دل چسپ موضوع پر قبل وما بعد غدر کے اخبارات و رسائل اور مختلف کتب جن میں سفرنامۂ ابنِ بطوطہ، ڈاکٹر برنیر کا روزنامچہ، سرسید کی آثارالصنادید وغیرہ بہت سی کارآمد چیزیں ہیں، لیکن 'بزمِ آخر' میں ابو ظفر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہِ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے ظاہر و مخفی برتاؤ، خانگی معاملات، طرزِ معاشرت، دربار اور سواری کے قاعدے، جشن اور نذروں کے قرینے، میلوں کے رنگ، تماشوں کے ڈھنگ، زنانہ میلوں میں بیگمات کی بات چیت، غرض بہت سی ایسی استعمالی اشیاء اور ملبوسات

کا ذکر ہے جن سے ہم آج قطعی نابلد ہیں ؛ علاوہ ازیں تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت وغیرہ بیان کی گئی ہے ۔ اور یہ کتاب قلعے کی اس تہذیب و معاشرت ، رسم و رواج اور زبان کا وہ زندۂ جاوید مرقع ہے جس کی اہمیت سے انکار کی جرأت نہیں ۔ گزشتہ نصف صدی میں بہت کم ایسے اہلِ قلم ہوں گے جنھوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہو اور اس کتاب سے استفادہ نہ کیا ہو ۔

اس کتاب کے چھپنے سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ غدر کے بعد کے ادیبوں کو جنھوں نے اپنے بڑے بوڑھوں سے شہر آبادی اور غدر کے جو حالات اور واقعات سنے تھے انھیں قلم بند کرنے کا خیال پیدا ہوا ۔ انھوں نے بڑی محنت اور قابلیت سے انھیں مرتب کیا ۔ مرحوم بزرگوں میں مولانا راشد الخیری کی 'نوبت پنج روزہ' 'دلی کی آخری بہار' ، ' داستانِ پارینہ' ، ' غدر کی ماری شہزادیاں' ، خواجہ حسن نظامی کی غدر کی بارہ کتابوں کا سیٹ ، ناصر نذیر فراق کی ' لال قلعہ کی ایک جھلک ' ، 'دلی کا اجڑا ہوا لال قلعہ' ، مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی کی ' دہلی کی آخری شمع' اور ' پھول والوں کی سیر' ، عرش تیموری کی ' قلعۂ معلیٰ کی جھلکیاں' ، باقر علی داستان گو کا ' مولا بخش ہاتھی' قابل ذکر ہیں ۔ بقید حیات لکھنے والوں میں وزیر حسن دہلوی کا ' دلی کا آخری دیدار' ، خواجہ محمد شفیع کا ' دلی کا سنبھالا ' ، سید یوسف بخاری کی ' یہ دلی ہے' ، اس خاکسار کی ' دلی کی چند عجیب ہستیاں ' ، یہ تمام تقریباً ایک ہی زمانے سے متعلق اور مختلف گزشتہ واقعات کی کڑیاں ہیں ۔

'بزمِ آخر' کا پہلا ایڈیشن ۱۸۹۰ء میں یا اس سے قبل شائع ہوا ہوگا ، اس لیے کہ شاہ زادہ میرزا محمد سلیمان شاہ جنھوں نے ' بزمِ آخر' پر تقریظ لکھی اور اس تقریظ میں ' بزمِ آخر' کے

مندرجات کی تصدیق کے علاوہ اپنے اور مصنف کے باہمی تعلقات پر بھی روشنی ڈالی ، انھوں نے بقول یادگارِ خاندانِ مغلیہ صاحب عالم میرزا خیر الدین خورشید جاہ صاحب ۱۸۹۰ء میں انتقال کیا ۔ بہر حال یہ تقریظ انھوں نے اسی سن میں یا اس سے کچھ پہلے لکھی ہوگی ۔

مجلسِ ترقیٔ ادب نے اردو ادب کی ایسی گراں قدر اور مفید کتابوں کو جو آج نایاب ہو چکی ہیں ، نہایت تزئین و تہذیب کے ساتھ حسن و خوبی اور نفاست سے دوبارہ شائع کرنے کا مہتم بالشان سلسلہ شروع کیا ہے ۔ یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کو میں نے حتی الامکان احتیاط کے ساتھ مرتب کیا ہے ۔ قدیم الفاظ جو آج کل بالکل نہیں سمجھے جاتے اور عام لغات میں نہیں ملتے ، ان کی تشریح میں نے فرہنگ میں کر دی ہے ۔ کتاب کے صحیح چھپنے کا بھی بہت خیال رکھا ہے ۔ خدا کرے صاحب ذوق حضرات اور اہلِ علم اصحاب اسے پسند فرمائیں اور یہ علمی اور ادبی تحفہ ہمارے کتب خانوں کے لیے زینت کا موجب ہو !

اشرف صبوحی دہلوی

۳۱- جنوری ۱۹۶۵ء

بزم آخر

یعنی

شہر دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

از

منشی فیض‌الدین دہلوی مرحوم

مرتّبہ

اشرف صبوحی دہلوی

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا
ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں
بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو بادشاہ محل میں سکھ فرماتے ہیں۔ چپی والیاں چپی کر رہی ہیں۔ باہر قصہ خواں بیٹھا داستان کہہ رہا ہے۔ ڈیوڑھیاں مامور ہیں، اندر حبشنیاں، ترکنیاں، قلماقنیاں پہرے دے رہی ہیں۔ باہر حبشی، قلار، دربان، مردھے، پیادے، سپاہی پہرے چوکی سے ہوشیار ہیں۔ لو اب چار گھڑی رات باقی رہی، وہ بادشاہی توپ صبح کی دن سے چلی۔

صبح

چلمچی آفتابے والیوں نے زیر انداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا ۔ رومال خانے والیاں رومال ، پاؤں پاک ، بینی پاک لیے کھڑی ہیں ۔ بادشاہ بیدار ہوئے ، سب نے مجرا کیا ، مبارک باد دی ؛ طشت چوکی پر گئے، پھر وضو کیا ، نماز پڑھی ، وظیفہ پڑھا ۔ اتنے میں توشہ خانے والیاں کمخاب کا دست بقچہ لے کر حاضر ہوئیں ، پوشاک بدلی ۔ دیکھو تو جسولنی کیسے ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے :

''جہاں پناہ ! حکیم جی حاضر ہیں ۔'' حکم ہوا '' ہوں ! '' یعنی بلاؤ ۔ اے لو وہ پردہ ہوگیا ؛ آگے آگے جسولنی، پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال ڈالے چلے آتے ہیں ۔ مجرا کیا ، نبض دیکھی ، رخصت ہوئے ۔ دواخانے میں سے تبرید کمخاب کے کسنے میں کسی ہوئی ، اوپر مہر لگی ہوئی آئی ؛ دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی ۔ بھنڈے خانے والیوں نے بھنڈہ تازہ کر ، کارچوبی زیر انداز بچھا ، چاندی کے تاش میں لگا دیا ، کٹوری تیار کر بھنڈے پر رکھ دی ۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا ، محل کی سواری کا حکم دیا ۔

محل کی سواری

کہاریاں ہوادار لائیں ، بادشاہ سوار ہوئے اور اس کے بعد بیگنیاں مردانے کپڑے پہنے ، سر پر پگڑی ، کمر میں دوپٹے باندھے ، جریب ہاتھ میں لیے ہوئے اور حبشنیاں ، ترکنیاں ، قلماقنیاں جریب پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہیں ۔ خواجہ سرا مورچھل کرتے جاتے ہیں ۔ جسولنیاں آگے آگے ہاتھ میں جریب لیے پکارتی جاتی ہیں ''خبردار ہو ، خبردار ہو !'' درگاہ میں سواری آئی ، سلام کیا ، فاتحہ پڑھی ۔ لو اب سواری پھر کر آئی ، بیٹھک میں

داخل ہوئی ۔

بادشاہ تپک پر بیٹھے ؛ ملکۂ دوراں اپنی سوزنی پر اور سب بیویاں حرمیں اپنے اپنے درجے سے دائیں طرف بیٹھیں ۔ شاہزادے ، شاہزادیاں اور بیگمات بائیں طرف بیٹھیں ۔ جسولنیاں ، خواجے باہر کی عرض و معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں ، حکم احکام جاری ہو رہے ہیں ، عرضیاں دستخط ہو رہی ہیں ۔ لو ! ڈیڑھ پہر دن چڑھا ، خاصے کی داروغہ نے عرض کیا ''کرامات خاصے کو کیا حکم ہے؟'' حکم ہوا ''اچھا'' جسولنی نے خاصے والیوں کو آواز دی ''بیویو ! خاصہ لاؤ ، نعمت[1] خانہ تیار کرو !''

خاصہ

کہاریاں ، کشمیرنیں دوڑیں ؛ دیکھو ! ہنڈکلیا ، چھوٹے خاصے ، بڑے خاصے کے خوان سر پر لیے چلی آتی ہیں ، خوانوں کا تار لگ رہا ہے ۔ ایلو ! خاصے والیوں نے پہلے ایک سات گز لمبا تین گز چکلا چمڑا بچھایا ، اوپر سفید دسترخوان بچھایا ، بیچوں بیچ میں دو گز لمبی ، ڈیڑھ گز چکلی ، چھ گز آونچی چوکی لگا ، اس پر بھی پہلے چمڑا پھر دسترخوان بچھا ، خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا ، خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی ۔ اس پر بادشاہ خاصہ کھائیں گے ؛ باقی دسترخوان پر بیگماتیں ، شاہزادے ، شاہزادیاں کھانا کھائیں گی ۔ لو اب کھانا چنا جاتا ہے ۔

کھانوں کے نام

چپاتیاں ، پُھلکے ، پراٹھے ، روغنی روٹی ، بِری روٹی ، بیسنی

۱۔ مکھیوں کے لیے لکڑی کا کٹکڑ کھڑا کرتے تھے ، اس پر سھین پردہ ڈالتے تھے ۔ (مصنف)

روٹی ، خمیری روٹی ، نان ، شیرمال ، گاؤدیدہ ، گاؤ زبان ، کلچہ ، باقرخانی ، غوصی روٹی ، بادام کی روٹی ، پستے کی روٹی ، چاول کی روٹی ، گاجر کی روٹی ، مصری کی روٹی ، نان پنبہ ، نان گلزار ، نان قماش ، نان تنکی ، بادام کی نان خطائی ، پستے کی نان خطائی ، چھوارے کی نان خطائی ، یخنی پلاؤ ، موتی پلاؤ ، نور محلی پلاؤ[1] ، نکتی پلاؤ ، فالسائی پلاؤ ، آبی پلاؤ ، سنہری پلاؤ ، رو پہلی پلاؤ ، بیضہ پلاؤ ، اناناس پلاؤ ، کوفتہ پلاؤ ، بریانی پلاؤ ، چلاؤ ، سارے بکرے کا پلاؤ ، بونٹ پلاؤ ، شولہ ، کھچڑی ، کشمش پلاؤ ، نرگسی پلاؤ ، زمردی پلاؤ ، لال پلاؤ ، مزعفر پلاؤ ، قبولی ، طاہری ، متنجن ، زردہ ، مزعفر ، سویاں ، من و سلویٰ ، فرنی ، کھیر ، بادام کی کھیر ، کدو کی کھیر ، گاجر کی کھیر ، کنگنی کی کھیر ، یاقوتی ، نمش ، دودھ کا دُلمہ ، بادام کا دُلمہ ، سموسے سلونے میٹھے ، شاخیں ، کھجلے ، قتلمے ، قورمہ ، قلیہ ، دو پیازہ ، ہرن کا قورمہ ، مرغ کا قورمہ ، مچھلی ، بورانی رائتا ، کھیرے کی دوغ ، ککڑی کی دوغ ، پنیر کی چٹنی ، سمنی ، آش ، دھی بڑے ، بینگن کا بھرتا ، آلو کا بھرتا ، چنے کی دال کا بھرتا ، آلو کا دُلمہ ، بینگن کا دُلمہ ، کریلوں کا دُلمہ ، بادشاہ پسند کریلے ، بادشاہ پسند دال ، سیخ کے کباب ، شامی کباب ، گولیوں کے کباب ، تیتر کے کباب ، بٹیر کے کباب ، نکتی کباب ، لوزات کے کباب ، خطائی کباب ، حسینی کباب ، روئی کا حلوا ، گاجر کا حلوا ، کدو کا حلوا ، ملائی کا حلوا ، بادام کا حلوا ، پستے کا حلوا ، رنگترے کا حلوا ، آم کا مربّا ، سیب کا مربّا ، بہی کا مربّا ، ترنج کا مربّا ، کریلے کا مربّا ، رنگترے کا مربّا ، لیموں کا مربّا ، اناناس کا مربّا ،

۱- ایجاد نور جہاں

گڑھل کا مربّا ، بادام کا مربّا ، ککروندے کا مربّا ، بانس کا مربّا ، ان سب قسموں کے اچار ، اور کپڑے کا اچار بھی ، بادام کے نقل ، پستے کے نقل ، خشخاش کے نقل ، سونف کے نقل ، مٹھائی کے رنگترے ، شریفے ، امرود ، جامنیں ، انار وغیرہ اپنے اپنے موسم میں ، اور گیہوں کی بالیں مٹھائی کی بنی ہوئیں ، حلوا سوہن گری کا ، پپڑی کا ، گوندے کا ، حبشی ، لڈو موتی چور کے ، مونگ کے ، بادام کے ، پستے کے ، ملائی کے ، لوزات مونگ کی ، دودھ کی ، پستے کی ، بادام کی ، جامن کی ، رنگترے کی ، فالسے کی ، پیٹھے کی مٹھائی ، پستہ مغزی ، امرتی ، جلیبی ، برفی ، پھینی ، قلاقند ، موتی پاک ، در بہشت ، بالو شاھی ، اندرسے کی گولیاں ، اندرسے وغیرہ ۔ یہ سب چیزیں قابوں ، طشتریوں ، رکابیوں ، پیالوں ، پیالیوں میں قرینے قرینے سے چنی گئیں ؛ بیچ میں سفل دان رکھ دیے، اوپر نعمت خانہ کھڑا کر دیا کہ مکھیاں دسترخوان پہ نہ آویں ۔ مشک ، زعفران ، کیوڑے کی بو سے تمام مکان مہک رہا ھے ۔ چاندی کے ورقوں سے دسترخوان جگمگا رہا ھے ۔ چلمچی ، آفتابہ ، بیسن دانی ، چنبیلی کی کھلی ، صندل کی ٹکیوں کی ڈبیاں ، ایک طرف زیر انداز پر لگی ؛ رومال ، زانو پوش ، دست پاک ، بینی پاک ، ایک طرف رومال خانے والیاں ھاتھوں میں رومال لیے کھڑی ھیں ۔ جسولنی نے عرض کیا ''حضور خاصہ تیار ھے ۔'' بادشاہ اپنی تپک پر چوکی کے سامنے آن کر بیٹھے ؛ دائیں طرف ملکۂ دوراں اور بیگماتیں ، بائیں طرف شاھزادے ، شاھزادیاں بیٹھیں ؛ رومال خانے والیوں نے زانو پوش گھٹنوں پر ڈال دیے ، دست پاک آگے رکھ دیے ۔ خاصے کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ خاصہ کھلانا شروع کیا ۔ دیکھو! بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ھیں ؛ بیگماتیں ، شاھزادے ، شاھزادیاں کیسے ادب سے بیٹھی نیچی نگاہ کیے کھانا کھا رہی ھیں ۔ جس کو

بادشاہ اپنے ہاتھ سے آلش مرحمت فرماتے ہیں، کیسا سر و قد کھڑے ہو کر آداب بجا کر لیتا ہے ۔

ایلو! اب بادشاہ خاصہ کھا چکے، دعا مانگی، پہلے بیسن، پھر کھلی اور صندل کی ٹکیوں سے ہاتھ دھوئے، دستر خوان بڑھایا ۔ پلنگ خانے والیوں نے جھٹ پٹ پلنگ جھاڑ جھوڑ، اوقچہ، گبّھا، چادر کس کسا تکیے، گل تکیے لگا، تکیہ پوش ڈال، دلائی، چادر، رضائی، پائنتی لگا، پلنگ آراستہ کیا ۔ بادشاہ خواب گاہ میں آئے، پلنگ پر بیٹھے، بھنڈا نوش کیا؛ گھنٹہ بھر بعد آب حیات مانگا؛ آب دار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیوں میں بھرا برف میں لگا ہوا ہے، جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال، مہر لگا، گیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا ۔ اس نے بادشاہ کے سامنے مہر توڑ، چاندی کے ظرف میں نکال بادشاہ کو پلایا ۔ دیکھو پیتے وقت سب کھڑے ہوگئے؛ جب پی چکے تو سب نے 'مزید حیات' کہا، مجرا کیا ۔ ایلو! وہ دوپہر[1] بجی، بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے ۔ خواب گاہ کے پردے چھٹ گئے، چپی والیاں چپی پر آ بیٹھیں ۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہو گئی؛ کیا مجال کوئی ہوں تو کر سکے ۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہ گیا، بادشاہ بیدار ہوئے، وضو کیا، ظہر کی نماز وظیفہ پڑھ کے لوگوں کی عرض و معروض سنی، کچھ بات چیت کی ۔ اتنے میں عصر کا وقت آ گیا، عصر کی نماز، وظیفہ پڑھا، دو گھڑی دن رہ گیا ۔ جسولنی نے عرض کیا "جہاں پناہ! عملہ فعلہ یوزک رکاب حاضر ہے ۔" حکم ہوا

١- دن کے بارہ بجے ١٢

"رخصت !" جھروکوں میں آ بیٹھے ۔ جسولنی نے آواز دی "خبر دار ہو !" سپاھیوں نے سلامی آتاری ؛ امیر امراء جھروکوں کے نیچے آ کھڑے ھوئے ۔ مغرب کی اذان ھوئی ، بادشاہ کھڑے ھو گئے ، مغرب کی نماز وظیفہ پڑھا ۔ جھروکوں کے نیچے اور جہاں جہاں سپاھیوں کے پہرے ھیں ، وردیاں بجنے لگیں ۔ نقار خانے میں نوبت بجنی شروع ھوئی ۔

رات ھوئی

مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی ؛ جھاڑ ، فانوس ، قتیل سوز[1] ، ایک شاخی ، دو شاخی ، سہ شاخی ، پنج شاخی ، پنجیاں ، مشعل ، لالٹینیں روشن ھوئیں ۔ چار گھڑی رات آئی ؛ لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ھوئی ، مشعل ساتھ دیوان عام دیوان خاص میں سے ھو کر جھروکوں کے نیچے آیا ۔ عشا کا وقت آیا ، نماز وظیفے سے فارغ ھوئے ، ناچ گانے کی تیاری ھوئی ۔ تان رس خان چوکی کے طائفے حاضر ھوئے ، ناچ ھونے لگا ۔ ایلو ! سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ ، سارنگی ، تال کی جوڑی بجا رھے ھیں ، ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رھی ھے ۔ وہ ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی ، دھائیں ۔ پھر اسی طرح خاصے کی تیاری ھوئی ۔ خاصہ کھایا ، بھنڈا نوش کیا ؛ وھی گھنٹہ بھر پیچھے آب حیات مانگا ۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ھوئی ، آرام فرمایا ، چپی ، مکی ، داستان ھونے لگی ۔ حبشنیاں ، ترکنیاں ، قلماقنیاں پلنگ کے پہرے پر آ موجود ھوئیں ۔ ڈیوڑھیاں مامور ھوگئیں ۔ حبشی ، قلار ، دربان ، مردھے ، پیادے ، سپاھی ڈیوڑھیوں پر اپنی اپنی چوکی پہرے پر کھڑے ھوگئے ۔ حکیم ، طبیب خواص اپنی چوکی میں حاضر ھوئے ۔ صبح ھوئی ، نماز ، وظیفہ فارغ ھو سواری کا حکم دیا ۔

۱۔ صحیح فتیلہ سوز ۔

روزمرہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہوا خوری کو سوار ہوتے ہیں۔ سواری تیار ہے بادشاہ برآمد ہوئے ، جسولنی نے آواز دی '' خبردار ہو !'' نقیب چوب داروں نے جواب دیا ''اللہ و رسول خبردار ہے۔'' سب نے مجرا کیا ۔ چوب دار پکارا '' کرو مجرا جہاں پناہ بادشاہ سلامت!'' کہار ہوادار لائے ، بادشاہ سوار ہوئے ۔ چرن بردار نے باناتی زیر انداز میں چرن لپیٹ بغل میں مارے ۔ دو خواص تخت رواں کے دونوں طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے ، اور خواص گشتی دست بقچہ ، رومال ، بینی پاک ، اگال دان اور ضرورت کی چیزیں لے کر چلے ۔ بھنڈے بردار بھنڈا لے تختِ رواں کے برابر آ گیا ؛ بھنڈے کا پینچ بادشاہ نے ہاتھ میں لے لیا ۔ ایک ٹوکرے میں آب حیات کی صراحیاں برف میں لگی ہوئیں ، ایک طرف آگ کی انگیٹھی ، کوئلوں کے گل ، بھیلسہ ، تمباکو کہار بہنگی میں لیے ساتھ ساتھ ہے ۔ گھڑیالی ریت کی گھڑی ، گھڑیال ہاتھ میں لٹکائے گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے ۔ امیر امراء تخت کا پایہ پکڑے اپنے اپنے رتبے سے چلے جاتے ہیں ۔ کہار پنکھا آفتابی لیے ، حبشی قلار چاندی کے شیر دہاں سونٹے ، لال لال آنکڑے دار لکڑیاں ہاتھوں میں لیے گرد و پیش تخت رواں کے چلے جاتے ہیں ۔ نقیب چوبدار سونے روپے کے عصا ہاتھوں میں لیے آگے آگے پکارتے جاتے ہیں ''بڑھے جاؤ صاحب ، بڑھاؤ قدم کو ، جا بجا سے جہاں پناہ بادشاہ سلامت!'' خاص بردار ڈھلیتوں کو دیکھو ! لال لال بانات کے انگرکھے پہنے ، کالی پگڑیاں ، دوپٹے سر سے باندھے ، لال بانات کے غلاف بندوقوں پر چڑھے ہوئے ، کندھوں پر دھرے ، ڈھلیت پیٹھ پر ڈھال کمر میں تلوار لگائے ، ان کے آگے کڑکیت

کڑکا کہتے، آن کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے، رومی مخمل کے غاشیے کارچوبی کام کے پڑے، سر پر کلغیاں چھم چھم کرتے چلے جاتے ھیں - سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے ھیں - دیکھو گھوڑا باگ سے ھرتا پھرتا ھے - کہار گھٹنے کے اشارے سے کام دیتے ھیں - جس طرح گھٹنے کا اشارہ بادشاہ کر دیتے ھیں، اسی طرح ھرتے پھرتے ٹھہرتے چلتے ھیں - ایلو! سورج کی کرن نکلی، کہار نے آفتابی لگا دی، سواری پھر کر آئی، دیوان خاص میں بیٹھ کر عدالت کا دربار کیا -

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ھیں: امیرؔ، وزیر بخشی، ناظر، وکیل، میر عدل، میر منشی، محرر، متصدی وغیرہ ھاتھ باندھے اپنے اپنے محکموں کے کاغذات پیش کر رھے ھیں - میر عدل بہادر دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رھا ھے؛ عرض بیگی داد خواھوں کی عرضیاں حضور میں گزار رھا ھے؛ حکم احکام جاری ھو رھے ھیں؛ دارالانشاء سے کسی کے نام شقہ، کسی کو فرمان لکھا جاتا ھے - شقوں میں شاھزادوں کے القاب نور چشم طول عمرہ'؛ معزز امیروں کو 'فدوئ خاص' لکھتے ھیں - شقوں کی پیشانی پر سرمے کی قلم سے صاد

امیر غریب بادشاہ کو عرضی میں القاب ''حضرت جہاں پناہ سلامت'' لکھتے ہیں ۔ بادشاہ عرضیوں پر سرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہیں ۔ ''حسب سر رشتہ دارالانصاف تحقیقات بعمل آید ، میر عدل احوال دریافتہ بحضور عرض رساند ۔''

جلوس کی سواری

آج یہ دھائیں توپیں کیسی چلتی ہیں ؟ اوہو! بادشاہ سوار ہوئے؛ چلو سواری دیکھیں ۔ ایلو! وہ پہلے نشان کے دو ہاتھی آئے ۔ کیا تماسی کا پھریرا اڑتا جاتا ہے ۔ ریشم کی ڈوریاں ، کلابتوں کے پھندنے لٹکتے ہیں ۔ اب چتر کا ہاتھی آیا ۔ دیکھنا

کیا بڑا سارا ہے ۔ سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے ۔ اوپر سونے کی کلسی ، نیچے چاندی کی ڈنڈی ، نیچے اوپر سے کارچوبی کام میں لپا ہوا ، کلابتونی جھالر لٹکتی ہے ۔

لو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے ! آہا دیکھنا ! ایک سورج کی صورت ، ایک مچھلی کی شکل ، ایک شیر کا کلہ ، ایک آدمی کا پنجہ ، ایک گھوڑے کا سر ، سونے کے بنا کر سنہری چوبوں پر لگائے ہیں ۔ تمامی کے پٹکے ، قیطونی ڈوریاں ، پھولوں کے سہرے بندھے ہوئے ہیں ۔ اچھی یہ کیا ہیں ؟ بھئی کہتے ہیں کہ بادشاہوں نے جو ملک فتح کیے ہیں یہ ان ملکوں کے نشان ہیں ۔ یہ سورج کی جو شکل ہے ، یہ خاص بادشاہی نشان ہے ۔ زنبور خانے کو تو دیکھو ، آگے ایک اونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے ، پیچھے زنبوروں کے اونٹ ہیں ۔ اونٹوں پر کاٹھیاں کسی ہوئی ہیں ۔ آگے بڑی سے بڑی جو بندوقیں کاٹھیوں پر ہیں یہ زنبوریں کہلاتی ہیں ۔ پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہیں ۔ اب سپاہیوں کی پلٹنیں آئیں ۔ دیکھو آگے آگے کپتان ، نائب کپتان ، کمیدان گھوڑوں پر سوار ہیں ۔ پیچھے بادشاہی تلنگوں کی پلٹن ، اس کے پیچھے بچھیرا پلٹنیں ہیں ۔ جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیاں پہنے ، بندوق ، توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہیں ۔ ایک پلٹن کی وردی نجیبوں کی ، دوسری کی تلنگوں کی ہے ۔ کالی پلٹن ، اگرئی پلٹن کو دیکھو ، سو سو آدمی کا ایک تمن ہے ؛ ہر تمن میں ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ ترئی ہے ایک ایک صوبہ دار ، جمعدار ، دفعدار امتیازی ہے ۔ مقیشی توڑے ، طرّے پگڑیوں پر باندھے ، گلے میں کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے ؛ سپاہیوں کی کمر میں تلواریں ، کندھے پر دھاکے

دو دو قطار باندھے چلے آتے ہیں ۔ تاشہ باجہ بجتا آتا ہے ۔ خاصے گھوڑوں کو دیکھو ، کیسے سونے چاندی کے ساز ، ہیکل ، گنڈے ، پوزی ، دمچی ، کلغیاں لگی ، پٹھوں پر پاکھریں پڑیں ، پاؤں میں جھانجن ، کارچوبی غاشیے پڑے ، چھم چھم کرتے ، کلائیاں مارتے چلے آتے ہیں ۔ آہاہا ! ! ! سایہ دار تخت کو ذرا دیکھو ، بالکل نالکی کی صورت ہے ۔ چاروں طرف شیشے لگے ہوئے، اوپر سنہری بنگلہ کلسیاں ، آگے چھجا ہے ، اندر زربفت رومی مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہیں ۔ خس خانے کے تخت کو دیکھو ، کیا نالکی تھا خس کا بنگلہ ؛ ویسا ہی چھجا کلسیاں لگی ہوئیں ، بیچ میں چھوٹا فراشی پنکھا لگا ہوا ، پیچھے پیچھے کہار ڈوری کھینچتے آتے ہیں ۔ ہزاروں سے پانی سقے چھڑکتے آتے ہیں ۔ سایہ دار تخت اور نالکی میں چھ ڈنڈے ہوتے ہیں ۔ وہ ہوادار تخت آیا ۔ دیکھو ! اس کے بھی چار ڈنڈے ہیں ، ڈنڈوں پر چاندی کے خول ، گرد کٹہرا ، پیچھے کٹاؤ دار تکیہ ، سارا سونے کا کام کیا ہوا ، بیچ میں مسند تکیہ ۔ ایلو پہلو میں دو تکیے دوہرے کیے ہوئے ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے ، آگے دو ترکش ایک کمان لگی ہوئی ہے ۔ اب احتشام توپ خانے کا نشان ، دستی چتر، روشن چوکی بجتی ہوئی ، تمامی کی جھنڈیاں اڑتی ہوئی ، کڑکیت کڑکا کہتے ، ڈھلیت ڈھال تلوار باندھے ، خاص بردار کندھوں پر بندوقیں رکھے ، حبشی ، قلار چاندی کے شیر دھاں سونٹے لیے ، نقیب چوبدار سونے روپے کے عصے لیے ، خواص سفید سفید پگڑیاں دوپٹے باندھے ، چُنی ہوئی چپکنیں پہنے اپنے عہدے لیے چلے آتے ہیں ۔ دیکھنا دیکھنا ! وہ نیگڈنبر کا ہاتھی آیا ۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی پر کسا ہوا ہے ، اسی کو نیگڈمبر کہتے ہیں ۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری کا ہے ۔ عماری کی دو برجیاں اس کی ایک ہے

کہ فقط بادشاہ ھی پر سایہ رہے ۔ ھاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے کام کی ، ماتھے پر فولاد کی ڈھال سونے کے پھول اس میں جڑی ہوئی پڑی ھے ۔ فوجدار خان[۱] کے سر پر دستار ، دستار پر گوشوارہ کلغی ، ایک ھاتھ میں گجباگ ، ایک میں بادشاہ کا بھنڈا ، ھاتھی کو ھولتے چلے آتے ھیں ۔ نیگڈمبر کے بیچ میں بادشاہ بیٹھے ہوئے ھیں ۔ دیکھو سر پر دستار ، دستار پر جیغہ ، سر پیچ ،گوشوارہ ، بادشاھی تاج ، موتیوں کا طرہ ، گلے میں موتیوں کا کنٹھا ، موتی مالائیں ، ھیروں کا ھار ، بازو پر بھج بند ، نورتن بڑے بڑے ھیروں کے جڑاؤ ، ھاتھوں میں زمرد ، یاقوت ، موتیوں کی سمرنین پہنے ھوئے ، بھنڈے کا پیچ ھاتھ میں ، کس شان و شوکت سے بیٹھے ھیں ۔ خواصی میں بادشاہ کا بیٹا جس کو نظارت کی خدمت ھے ، بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ھے ۔ ھاتھی کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ھوئی ھے ، دربان اس کو ھاتھ میں ماپتا جاتا ھے ، اس کو جریب کہتےھیں ۔ جب کوس پورا ھو جاتا ھے تو دربان ایک جھنڈی لے کر سامنے آتا ھے ، بادشاہ کو مجرا کرتا ھے ۔ اس سے یہ مراد ھے ، سواری کوس بھر آئی ۔

گھڑیالی گھڑیال ریت کی گھڑی ھاتھ میں لیے وقت پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ھے ۔ ھودے کا ھاتھی دیکھو کیا خوبصورت چاندی کا ھودا کسا ھوا ھے ۔ آگے دو ترکش ، ایک کمان لگی ھوئی ، پیچھے چاندی کی ڈنڈی میں خم دیا ھوا ، پھول پتے بنے ھوئے ، چھوٹا سا چھتر اس میں لٹکتا ھے ۔ بیچوں بیچ میں اس کا سایہ بادشاہ پر رھتا ھے ۔ ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی[۲] اور شاہ زادوں

۱۔ مہاوت
۲۔ بادشاہ بیگم

کی عماریاں ، اُن کے پیچھے امیر امراء نواب راجاؤں کی سواریاں اُن کے پیچھے سواروں کا رسالہ ، طبل کا ھاتھی ، سب سے پیچھے بیلے کا ھاتھی ، طبل بجتا آتا ہے ، فقیروں کو بیلا بٹتا جاتا ہے ۔ دیکھو کیا رسان رسان ، کس ادب قاعدے سے سواری چلی آ رہی ہے ۔ بازاروں کوٹھوں پر خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں ؛ جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہیں ۔ بادشاہ آنکھوں سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہیں ۔ نقیب چوب دار پکارتے جاتے ہیں ''ملاحظہ ، آداب سے کرو مجرا ! جہاں پناہ ! بادشاہ سلامت !''

لو بس سواری کی سیر دیکھ چکے ، آؤ اب جشن کا تماشہ دیکھیں ۔

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے : چالیس دن تک اس میں بڑی خوشی ہوتی ہے اور دربار کے لوگوں کو خلعت ، انعام اکرام ، جوڑے باگے ، کھانا دانہ بٹتا ہے ۔ رات دن طبلے پر تھاپ تھئی تھئی ناچ ہوتا ہے ۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی ۔ کھانے پک رہے ہیں ، دن رات دیگیں کھڑک رہی ہیں ، رنگ برنگ کے پلاؤ ، بریانی ، متنجن ، مزعفر ، زردہ ، فرنی ، یاقوتی ، نان ، شیر مال ، خمیری روٹی ، گاؤدیدہ ، گاؤ زبان ، میٹھے سلونے سموسے ، کباب ، پنیر ، قورمہ ، سالن ، بڑے بڑے لاکھی طباق ، رکابی ، طشتری میں لگا ، آم کا اچار ، ملائی ، کھانڈ ، لال لال چوکھڑوں میں رکھ ، خوانوں میں لگا ، پلاؤ ، متنجن ، بریانی کے طباقوں پر مانڈے ڈھانک ، خوانوں میں لگا ، اوپر کھانچی رکھ ، کسنے

کس ، تورے پوش ڈال ، بینگھیوں میں بھیج رہے ھیں ۔ بائیس خوانوں سے زیادہ دو سے کم تورہ نہیں ھوتا ، جیسی جس کی عزت ھے اتنے ھی خوانوں کا تورہ چوب دار گھر گھر بانٹتے پھرتے ھیں ، جھولیاں بھر بھر کے انعام لاتے ھیں ۔ لو اب تورے بندی ھو چکی ۔

مہمان داری

جشن کے چار دن باقی رہ گئے ، مہمان داری شروع ھوئی ۔ تمام شاہ زادیاں ، امیر زادیاں رنگ محل ، خاص محل ، ھیرا محل ، موتی محل میں جمع ھوئیں ۔ دونوں وقت اچھے سے اچھے کھانے ، پان زردہ ، چھالیا ، بن ڈلیاں ، الائچیاں ؛ صبح کے ناشتے کو حلوا پوری ، کچوریاں ، مٹھائیاں خوانوں میں کہاروں کے سر پر رکھے جسولنیاں ایک ایک کو بانٹتی پھرتی ھیں ۔ رات دن گانا بجانا ، آپس میں چہل چہچہے ھو رہے ھیں ۔ ایلو ! دس بیس مل جل کے بیٹھی ھنس بول رھی تھیں ، ایک کو جو شیطان آچھلا پیچھے سے آ ایک کالا چتھڑا چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا ۔ وہ ووئی ووئی کرتی اور ساتھ ھی جو پاس بیٹھی تھیں ، گد بد گرتی پڑتی چیخیں مارتی بھاگیں ؛ ایک چیخم چاخ مچا دی ، سارا محل سر پر آٹھا لیا ۔ تو دوڑ ، میں دوڑ ، ارے یہ کیا ھوا ؟ ایک کہتی ھے "آوپر سے مرداری گری ۔" دوسری کہتی ھے "واہ ! نہیں بی ، رسی ھے ، مجھے گلگلی گلگلی سوجھی تھی ۔" اے بی اماں جان ! اے بی بھابی جان ! اے بی نانی حضرت ! اے بی دادی حضرت ! اے بی انا چھوچھو ! اے بی انا ھیتو ! اچھی ذرا دیکھنا ! میرے کلیجے پر ھاتھ رکھنا ، جس وقت سے یہ نگوڑی میرے سر پر آ کر گری ھے میرا کلیجہ چار چار ھاتھ آچھل رھا ھے ۔ اری سنبل ! اری صنوبر !

چڑیل ، غیبانی کدھر اُڑ گئیں ؟ ''جی[1]''۔ ''نکلے تمھارا جی[2] ! دیکھو تو مرداری ھے تو جلدی سے سونے کا پانی لاؤ ، میں اپنی بچی کا پنڈا دھوؤں ؛ رسّی ھے تو صدقے کے لیے خوردہ منگاؤں ۔ ھے ھے خدا نے میری بچّی کی جان بچائی ۔ دور پار اگر ایسی ویسی کچھ ھو جاتی تو وہ بندی کس کی ماں کو ماں کہتی ۔'' لونڈیاں باندیاں لالٹین شمع لے لے کے دوڑیں ؛ دور ھی سے کھڑی کہہ رھی ھیں ''اے ھے بیوی! خدا جھوٹ نہ بلائے یہ تو رسّی ھے ۔'' جھٹ مٹّی پڑھ پڑھ کے اُس کی طرف پھینکنے لگیں ۔ ایک کہتی ھے ''بُوا یہ تو ایک جائے جم ھو گیا ؛ نگوڑا اُس جائے سے ھلے نہ جلے ۔'' دوسری کہتی ھے ''واہ! میں نے اُسے کیل دیا ھے ، کیا مقدور بھلا یہ سرک تو سکے ۔'' ''لو بھلا تم ایسی چھتّی چھیتا ھو اور ایسا ھی تمھارا چھوچھکا ھے ؛ ارے خوجوں کو بلاؤ۔'' خوجے لکڑیاں لے لے کے دوڑے ، پاس آکے جو دیکھیں کہیں رسّی ھے نہ مرداری ، ایک کالا کپڑا ھے ، سب کو اُٹھا کے دکھایا کہ واہ حضرت! اچھے میل کا بیل بنایا ۔ جن کا یہ کرشمہ تھا ، ایک دفعہ ھی قہقہہ مار کے ھنسیں ۔ سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگیں ''شاباش بُوا تم کو ، در گور تمھاری صورت! تمھارے نزدیک تو ایک ھنسی ھوئی ، یہاں چلّوؤں لہو خشک ھو گیا ۔''

رت جگا

آج بیوی سے لے کر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کیے ۔ **پوشاک :** بنارسی زری بوٹی ، مُقیشی تاروں کی کریب ، لا ھی

۱- جواب لونڈی

۲- جواب بیگم صاحبہ

پھلکاری ، گُلشن بابرلیٹ ، آب رواں ، شبنم کے دو پٹے ۔ زر بفت ، کمخاب ، گُلبدن ، مشروع ، اطلس ، گورنٹ ، چیولی ، رادھا نگری کی تہ پوشیاں ۔

مصالحہ : ٹھپّا ، گوکھرو ، کرن طُرہ ، کھجور ، چھڑی ، لہر ، بیچ بیل ، چھڑیاں ، بد روم کا جال ، چنبیلی کا جال ، ماھی پشت کا جال ، چین ، مُرمرے کی توئی ، پکا گوکھرو ، نئی جان ، چمپا ، پیمک ، لیس ، ولائتی توئی ٹکی ہوئی ۔

رنگ : گل انار ، نارنجی ، گیندئی ، پستئی ، سروئی ، فالسائی ، عنّابی ، کاکریزی ، سُرمئی ، آودا ، نافرمانی ، گل شفتالو ، سیبئی ، فاختائی ، کوکئی ، آبی ، بسنتی ، دھانی ، کافوری ، گلابی ، گُڑھلی ، بادامی ، شربتی : رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے ۔

گہنے : ٹیکا ، جھومر ، سراسری ، نتھ ، کیل ، پتّے ، بالیاں بالے ، ھالے ، کرن پھول ، جھمکے ، کھٹکے ، چھپکے کے بالے ، بجلی کے بالے ، چھڑے ، مگر ، چودانیاں ، چاند ، گلوبند ، چنپا کلی ، جُگنی ، گجرے کا توڑا ، موتیا کا توڑا ، چھلوں کا توڑا ، کنٹھی ، ٹیپ ، چھلا ، دو لڑی ، ست لڑا دُھگدھگی ، ھیکل ، چندن ھار ، کیری ، زنجیر ، جوشن ، نونگے ، نورتن ، اکّے ، بھج بند ، مٹھیاں ، پھونچیاں ، کنگن ، موتی پاک ، حباب ، چوھے دتیّاں ، پٹڑیاں ، نوگرریاں ، لچھے ، چوڑیاں ، جھاں گیریاں ، کڑے ، انگوٹھیاں ، چھلے ، آرسی ، توڑے ، لچھے ، کڑے ، جھانجن ، چوڑیاں ، پازیب ، چوراسی ، چٹکی چھلّے : سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئیں ۔

جوتیاں : گھتیلی ، انی دار ، کفش ، زیر پائی ، کف پائی ۔ سلیم شاھی : پاؤں میں چھم چھم کرتیں ملکۂ[1] دوراں کے پاس

۱۔ بادشاہ بیگم

حاضر ہوئیں ؛ مُجرا کیا ، اپنے اپنے قرینے سے بیٹھ گئیں ۔ ملکۂ دوران نِک سے سُک تک بناؤ سنگار کیے ، سونے میں پیلی ، موتیوں میں سفید اپنی مسند پر بیٹھی ہیں ؛ آگے سٹک لگی ہوئی ہے ۔ خواجہ سرائے ، نوکریں چاکریں ، لونڈیاں باندیاں ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہیں ۔ توشہ خانے والیاں جوڑوں کی کشتیاں لے کر حاضر ہوئیں ۔ ملکۂ دوراں اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہیں ؛ سب سروقد ہو ہو کر جوڑے لیتی ہیں ، آداب بجا لاتی ہیں ، نذریں دیتی ہیں ۔ بس جوڑے بٹ چکے ، نذریں ہوچکیں ، اب دال بھیگنے کا وقت آیا ۔

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے ۔ بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ سے دال کی سات لپیں بھر کر پہلے لگن میں ڈالیں اور بادشاہ اپنے ہاتھ سے بڑے پہلے کڑھائی میں ڈالیں ۔

لو اب ملکۂ دوراں دال بھگونے چلیں ؛ مبارک باد کی نوبت نقار چنیں بجانے لگیں ۔ آگے آگے روشن چوکی والیاں ، تاشے باجے والیاں تاشہ باجہ بجاتی ؛ حبشنیاں ، ترکنیاں ، قلماقنیاں ، اُردا بیگنیاں ، خواجہ سرائے ، جسولنیاں اور شاہ زادیاں ، بیگماتیں ، حرم ، سریت ، ناموس ، چپی والیاں ، گائنیں ، امیر زادیاں سب اپنے اپنے قرینے اور قاعدے سے ملکۂ دوران کے تام جھام کے ساتھ ساتھ چلیں ؛ رنگ محل میں ملکۂ دوراں کی سواری آئی ۔ دیکھو ڈھیر سی مونگ کی دال چنی پھٹکی اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہیں ۔ پہلے ملکۂ دوراں نے دال کی سات لپیں بھر کر لگن میں ڈالیں ، پھر خاصے والیوں نے سب دال لگنوں میں ڈال دی ، اوپر سے پانی ڈالا ۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا ، مبارک باد دی ، شادیانے بجنے لگے ۔ لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی ۔ خاصے

والیوں نے جلدی جلدی دال دھو دھلا ، پیٹھی پیس پسا کڑھائیاں چڑھا دیں ۔ ملکۂ دوراں نے اپنے ھاتھ سے سات بڑے بنائے ۔ ایلو! وہ بادشاہ ھوادار میں سوار باجے گاجے سے آئے ۔ وھی ساتوں بڑے چمچے میں لے کر بادشاہ نے کڑھائی میں ڈالے ۔ سب کھڑے ھوگئے ، چاروں طرف سے مجرا مبارک باد ھونے لگی ۔ روشن چوکی ، نوبت ، تاشہ باجہ بجنے لگا ۔ بادشاہ اور ملکۂ دوراں سوار ھوئیں ۔ سب اسی طرح سواری کے ساتھ ساتھ بیٹھک میں آئے ۔ فراشیوں نے ایک ستھری چوکی بچھائی ، اس پر اجلا اجلا براق سا بچھونا کیا ، دو کوری ٹھلیوں میں شربت بھرا ، ان پردو بدھنیاں دودھ کی بھر کر رکھیں ، کلاوے اور پھولوں کے سہرے ان کے گلے میں باندھے ، دو پان کے بیڑے بدھنیوں کی ٹونٹی میں رکھے ۔ اس کو جیکڑ کہتے ھیں ، یہ بادشاہ کی سلامتی کی بھری جاتی ھے ۔ لو اب پچھلا پہرا ھوا ، خاصے والیوں نے ، بڑے ، گلگلے ، کھنکڑیاں تل تلا ، اللہ میاں کا رحم ، کچے چاول پیس ، کھانڈ ملا ، بڑے بڑے پیڑے بنا ، قابوں میں لگا ، کشمیرنوں ، کہاریوں کے سر پر خوان رکھوا جیکڑ کے پاس لا کر چن دیے ۔ بادشاہ نے کھڑے ھو کر نیاز دی ۔ پکوان سب کو بٹ گیا ؛ رتجگا ھو چکا ، دربار کی تیاری ھونے لگی ۔ وہ بادشاھی توپ صبح کی چلی ، دھائیں ! بادشاہ حمام میں گئے ، حمام کر کے پوشاک بدلی اور توشہ خانے ، جواھرخانے والیاں پوشاک اور جواھر لے کر حاضر ھوئیں ۔ تاشا باجا ، روشن چوکی ، نوبت خانے والیاں مبارک باد کا باجہ بجانے لگیں ۔ دیکھو نیچے قبا اوپر چار قب پہنا ، سر پر دستار ، دستار پر گوشوارہ ، جیغہ ، سرپیچ ، تاج شاھی رکھا ، بڑے بڑے موتیوں کا طرہ لٹکایا ، گلے میں موتیوں کا کنٹھا اورایک موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس میں ایک ایک دانہ زمرد کا اور ایک ایک موتی کا ھے

اور دس دس دانوں کے بعد یاقوت کی ھڑیں لگی ھوئی ھیں ، بیچ میں یاقوت کی بڑی تختی ھے ۔ دوسری موتی مالا نرے موتیوں کی ، زمرد کی ھڑیں ، بیچ میں یاقوت کی بڑی تختی پہن کر پھر ھیروں کا ھار پہنا ۔ بازوؤں پر ھیروں کے بھج بند اور نورتن باندھے ، ھاتھوں میں سمرنیں ، دائیں میں چار بائیں میں تین پہنیں ۔ دو سمرنیں دو دو موتیوں کی ، دو ایک ایک موتیوں کی لڑی کی ، دو زمرد کی ھیں ؛ ساتویں سمرن میں چار بہت بڑے بڑے موتی اور دو زمرد کے بڑے دانے ، بیچ میں ایک لعل ھے ، یہ سمرن دائیں ھاتھ میں پہنی ۔ اب پوشاک اور جواھر پہن چکیں ، اندر صحنک باھر دربار کی تیاری دیکھو ۔

صحنک

خشکہ اُبل رھا ھے ؛ دھی کھانڈ آیا ، کورے کورے کونڈوں میں خشکہ نکال ، دھی کھانڈ اس پر ڈال ، ایک پردے کے مکان میں جہاں مرد کا نام بھی نہیں ، ستھرا سا بہت اُجلا دسترخوان بچھا ، دھی خشکے کے کونڈے ، چونے کی طشتریاں ، چوڑیوں کے جوڑے ، مسی اور مہدی کی پڑیاں لال کاغذ اور کلاوے سے بندھی ھوئیں ، عطر کی شیشیاں ، لال لال اوڑھنیاں ٹھپے لگی ھوئیں ، سوا سوا روپیہ چراغی کا ، سات ترکاریاں دسترخوان پر چن دیں ۔ بیوی زنیں آئیں ، پہلے نیاز دی ، ایک چھنگلی میں مہدی لگائی ، لال اوڑھنیاں اوڑھیں ، صحنک کھانے بیٹھیں ۔ پہلے ایک ایک چونے کی طشتری کھائی ، یہ پارسائی کا امتحان ھے ۔ جو پارسا ھوتی ھیں اُن کا منہ چونے سے نہیں پھٹتا ۔ لو اب صحنک کھانی شروع کی ۔ ایلو ! وہ پھر دھی کھانڈ خشکے پر ڈالا ، اب صحنک دوھرا رھی ھیں ۔ لو صاحب وہ سب کونڈے صاف کر دیے ۔ دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اُٹھا کر کھا گئیں

چلمچی میں ہاتھ دھوئے ، کلی کی ۔ چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے ڈال دیا کہ پاؤں تلے نہ آئے ۔ مسی ملی ، عطر لگایا ، چوڑیوں کے جوڑے چراغی کے روپے لے لے کر رخصت ہوئیں ۔ لو صحنک ہو چکی ، دربار کی سیر دیکھو ۔

جشن کا دربار

دیکھو ! سب امیر امراء نقارخانے کے دروازے پر سے اتر کر پیدل دیوان عام میں چلے آتے ہیں ؛ یہ پہلی آداب گاہ ہے ۔ دیوان عام میں جالی کے دروازے میں دیکھنا کیسی موٹی سی لوہے کی زنجیر اڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہیں جا سکتا ، سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہیں ؛ یہ دوسری آداب گاہ ہے ۔ ایلو ! دیوان خاص کے دروازے پر کیا بڑا سا پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے ؛ یہ لال پردہ کہلاتا ہے ۔ مردھے ، پیادے ، دربان ، سپاہی ، قلار ہاتھوں میں لال لال لکڑیاں لیے کھڑے ہیں ۔ جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن میں ڈال کھینچ کر باہر نکال دیتے ہیں ۔ مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھ کر چلا آئے ۔

دربار کی سیر دیکھیے ۔

دیکھو ! لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مجرا کر کے کہ یہ تیسری آداب گاہ ہے ، پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا لا کر اپنی اپنی جائے پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں ۔

دیکھو ! دیوان خاص میں فرش فروش کیا ہوا ہے ، باناتی پردے کھنچے ہوئے ہیں ۔ بیچوں بیچ میں سنگ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے ۔ اس کے آگے دلدا پیش گیر

کھنچا ہوا ہے ۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے ۔ چاروں طرف تین تین در کیسے خوش نما محرابوں کے ہیں ۔ گرد کٹھرا ، پشت پر تکیہ ، آگے تین سیڑھیاں ، اوپر بنگلے نما گول چھت ، محراب دار ، اُس پر سونے کی کلسیاں ؛ سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی تسبیحاں منہ میں لیے ہوئے کھڑے ہیں ؛ سر سے پاؤں تک سونے میں لپا ہوا جگمگا رہا ہے ۔ بیچ میں روسی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے ۔ دو خواص ہما کے مورچھل لیے اھلو پہلو میں کھڑے ہیں ، پیچھے ایک جا نماز بچھی ہے ۔

معتبر الدولہ[1] اعتبار الملک بہادر وزیر ، عمدۃ الحکماء[2] حاذق زمان ، احترام الدولہ بہادر ، شمس الدولہ بہادر ۔ معین الدولہ بہادر ، سیف الدولہ بہادر ، انیس الدولہ بہادر ، راجا مرزا بہادر ، راجا بہادر ، غیاث الدولہ بہادر ، سحبان زمان ، نجم الدولہ بہادر ، وقار الدولہ بہادر ، مصلح الدولہ بہادر ، علاء الدولہ بہادر ، مؤسس الدولہ بہادر ، سرفراز الدولہ بہادر ، میر عدل بہادر ، میر منشی دار الانشاء سلطانی ، میر تورک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونوں ہاتھ جریب پر رکھے دائیں بائیں کھڑے ہیں ۔ مردھے ، نقیب ، چوب دار ، عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہیں ۔

دیوان خاص کے صحن میں ایک طرف خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ، ایک طرف ہاتھی مولا بخش[3] ، خورشید گنج[4] ، چاند[5] مورت وغیرہ ، رنگے ہوئے ماتھوں پر فولاد کی ڈھالیں

۱۔ وزیر

۲۔ وزیر

۳۔ ہاتھی کا نام

۴۔ ہاتھی کا نام

۵۔ ہاتھی کا نام

سونے کے پھولوں کی ، کانوں میں ریشم اور کلابتون کے گپھے اور لڑیاں ، کارچوبی جھولیں پڑی ہوئیں ؛ ایک طرف ماہی مراتب ، چتر ، نشان ، روشن چوکی والے ، جھنڈیوں والے ، ڈھلیت جمے کھڑے ہیں ۔ حبشی ، قلار چالدی کے شیر دہاں سونٹے ، خاص بردار بندوقیں لیے ہوئے کٹہرے کے نیچے کھڑے ہیں ۔

دیوان عام کے میدان میں ساری پلٹنیں کھڑی ہیں ۔ احتشام توپ‌خانے کی توپیں لگی ہوئی ہیں ۔ ایلو ! وہ جسولنی نے اندر سے آواز دی ”خبردار ہو !“ نقیب چوب داروں نے جواب دیا ”اللہ رسول خبر دار ہے“ اوہو ! ! ! بادشاہ برآمد ہوئے ، نقیب چوب دار پکارے ” بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ اللہ رسول کی امان ، دوست شاد ، دشمن پائمال ، بلائیں رد !“ کہاروں نے جھٹ ہوا دار کہاریوں سے لے لیا ۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اتر کر نماز کی دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھیں ، دعا مانگی ، پھر ہوادار میں سوار ہوئے ۔ کہاروں نے ہوا دار تخت طاؤس کے برابر لگا دیا ۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا ، جھنڈیاں ہلیں ، دنادن توپیں چلنے لگیں ، سب فوج نے سلامی اتاری ، شادیانے بجنے لگے ۔ گوہر اکلیل سلطنت مہین پور خلافت ، ولی عہد بہادر بائیں طرف تخت کے اور شاہ زادگان نام دار ، والا تبار ، قرۂ باصرۂ خلافت ، غرۂ ناصیۂ سلطنت دائیں طرف تخت کے برابر ، امیر امراء کے آگے کھڑے ہوئے ۔ دیکھو ! پہلے ولی عہد نذر دینے کھڑے ہوئے ۔ وہ آداب گاہ پر آئے ، مجرا کیا ۔ نقیب پکارا ”جہاں پناہ بادشاہ سلامت ! عالم پناہ بادشاہ سلامت ! مہابلی بادشاہ سلامت !“ مجرا کر کے بادشاہ کو جا کر نذر دی ۔ بادشاہ نے نذر لے کر نذر نثار کو دے دی ۔ پھر الٹے پاؤں آداب گاہ پر آئے مجرا کر کر خلعت پہنا ، جیغہ ، سرپیچ ، گوشوارہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا ؛ موتی ، مالا ، سپر ، تلوار گلے میں ڈالی ۔

اسی طرح آداب گاہ پر الٹے پاؤں آ کر مجرا کیا ؛ خلعت کی نذر دی ، پھر الٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ ، مجرا کر ، کھڑے ہو گئے ۔

دیکھو ! اب اسی طرح اور شاہ زادے اور سارے امیر امراء اپنے اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہیں ؛ جواہر خانے میں سے خلعت پہن پہن کر آتے ہیں ؛ بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہ زادوں کے سر پر جیغہ ، سرپیچ ، گوشوارہ اور معزز امیروں کے سر پر گوشوارہ باندھ دیتے ہیں ۔ آداب مجرے ہو رہے ہیں ، نقیب ، چوب دار پکار رہے ہیں "ملاحظہ ، آداب سے کرو مجرا ! جہاں پناہ بادشاہ سلامت ! عالم پناہ بادشاہ سلامت ! مہابلی بادشاہ سلامت ! "

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا ، فاتحہ کو ہاتھ اٹھایا ۔ عرض بیگی پکارا "دربار برخاست ۔" کہاروں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا ، بادشاہ سوار ہوئے ۔ خاصی ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لے لیا ۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے ، سب لوگ رخصت ہوئے ۔ چالیس دن تک روز دربار اور خلعت اور نذریں ہوں گی اور انعام اکرام سب کارخانوں کے داروغاؤں اور آدمیوں کو حیثیت کے موافق ملیں گے ۔ اب محل کا دربار دیکھو !

محل کا دربار

دیکھو ! یہ چاندی کا تخت ، گرد کٹہرا ، پشت پر تکیہ ، آگے تین سیڑھیاں ، نیچے پایوں میں کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہیں ۔ اوپر کرکری تاش کا تخت پوش پڑا ہوا ، دائیں طرف ملکۂ دوراں اپنی مسند پر سر سے پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی ہوئیں ، ناک میں نتھ جس میں چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہیں ، پہنے بیٹھی ہیں ۔ ان کے برابر اور بیویاں اپنی اپنی سوزنیوں پر کھنا پاتا ، ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں ۔ بائیں طرف شاہ زادیاں

بناؤ سنگار کیے، سر سے پاؤں تک گہنے میں لدی ہوئی بیٹھی ہیں ۔ سامنے حبشنیاں ، ترکنیاں ، قلماقنیاں ، آردا بیگنیاں ، جسولنیاں ، خواجہ سرائے جریبیں پکڑے مؤدب کھڑے ہیں ۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے ، جسولنی نے آواز دی ''خبردار ہو !'' سب بیگماتیں سرو قد کھڑی ہو گئیں ، مجرا کیا ۔ تخت پر سے تخت پوش خوجوں نے اٹھایا ، کہاریوں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا ۔ بادشاہ تخت پر بیٹھے ؛ خواجہ سرا مورچھل لے کر تخت کے برابر کھڑے ہو گئے ۔ پہلے ملکۂ دوراں نے کھڑے ہو کر مجرا کیا ، نذر دی ، پھر مجرا کر کے بیٹھ گئیں ۔ اب اور بیویوں اور شاہ زادیوں نے اسی طرح اپنے اپنے رتبے سے نذریں دیں ۔ باشاہ نے سب کو بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے دیے ۔ سب نے کھڑے ہو ہو کر دوپٹے لیے ، مجرا کیا ، نذریں دیں ۔ اب ناچ گانا شروع ہوا ۔ ایلو ! ناچنے والی تو اندر بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ھے اور سازندے سرانچے کے پیچھے کھڑے طبلہ ، سارنگی ، تال کی جوڑی بجا رہے ہیں ۔ تان رس خان آئے ، دو چار تانیں آن کی سنیں ۔ لو اب خاصے کی تیاری ہونے لگی ؛ دربار برخاست ہوا ، ناچ گانا موقوف ہوا ۔ بادشاہ نے خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا ۔ تیسرے پہر سب اسی طرح اکٹھے ہو گئے ؛ بادشاہ مسند پر آ کر بیٹھے ۔ مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابیں مٹھائی کی ، ایک چاندی کی کشتی میں بڑا سا کلاوہ ، پان کے بیڑے ، ہری دوب ، مصری کے کوزے ، چاندی کا چھلا رکھا ہوا ، اوپر کمخابی کشتی پوش کلابتونی جھالر کا پڑا ہوا آیا ۔ جسولنی نے عرض کیا ''حضرت[1] صاحب تشریف لائے ۔'' بادشاہ سرو قد تعظیم کو کھڑے ہو گئے ، مسند پر بٹھایا ۔

۱۔ بادشاہ کے پیر

حضرت صاحب نے پہلی ایک قاب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ، دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ، تیسری پر حضرت فاطمہؓ کی ، چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؑ کی ، پانچویں پر بڑ بڑیڑوں[1] کی ، چھٹی پر بابر بادشاہ کی ، ساتویں پر اوتوں[2] کی ، آٹھویں پر پریوں[3] کی نیاز دی ۔ حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا سوائے بیوی زنوں کے ، بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے اُن کی اولاد کے اور پریوں کی نیاز کا سوائے پارسا عورتوں کے اور کسی کو نہیں ملتا اور باقی سب کی نیازوں کا سب کو تقسیم ہوجاتا ہے ۔

دیکھو ! حضرت صاحب نے کشتی میں سے کلاوہ نکالا ؛ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر ایک گرہ اُس میں لگائی ، دوسری گرہ میں پان کا بیڑا باندھا ، تیسری میں ھری دوب مصری کی ڈلی ، چوتھی میں چاندی کا چھلا باندھا ، پانچویں گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اُس کلاوے میں لگائی ۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا ، مبارک باد دی ۔ ”ایک سال یہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے !“ سالگرہ کے شادیانے بجنے لگے ۔ اب مہینہ بھر تک دربار ، نذریں ، خلعت ، انعام ، ناچ رنگ ، مہمان داری اسی طرح ہوگی ۔ نو روز کی رسمیں دیکھو !

نو روز

نیا سال شروع ہوتا ہے ۔ نجومی پنڈت جو رنگ سال کا بتاتے ہیں ، دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتوں اور شاہ زادیوں کی تیار ہو رہی ہے ۔ بانس کی کھپچیوں کی کھانچیاں

۱- بزرگوں

۲- بے اولادے

۳- نانی پرنانی

آن میں سات سات مٹی کی طشتریاں ، بھوڈل بھری ہوئی ، سات رنگ کی مٹھائیوں سے بھری ہوئی ، اوپر نوروزی رنگ کے کسنے بسمے کے چھپے ہوئے کسے ہوئے ، نوروزی رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے ، کشتیوں میں رکھے ہوئے ، اسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے ، کہاریوں کے سر پر جسولنیاں لیے ہوئے بانٹتی پھرتی ہیں ۔ لو دربار آراستہ ہوا ؛ بادشاہ نوروزی پوشاک پہن کر برآمد ہوئے۔ دیکھو! سب شہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے؛ امیر ، اُمراء ، نواب ، راجا نوروزی رنگ کی پگڑی دوپٹے باندھے ہوئے دائیں بائیں کھڑے ہیں ۔ نذریں ہونے لگیں ۔ سلطان الشعراء اور شاعروں نے مبارک باد کے قصیدے پڑھے ، خلعت مرحمت ہوئے ۔ دربار برخاست ہوا ، دسترخوان چنا گیا ۔ دیکھو ! نوروزی رنگ کا دسترخوان اور ویسے ہی خوانوں کے خوان پوش اور کسنے ہیں ۔ سات رنگ کے پلاؤ ، مٹھائیاں ، سالن ، ترکاریاں ، میوے اور سب چیزیں سات سات طرح کی ہیں ، اور سات ترکاریاں ملی ہوئی بھی پکی ہیں ؛ اس کو نورتن کہتے ہیں ۔

ایلو! جو کی روٹی ، ساگ کی بھجیا اور ستّو بھی ہیں ۔ خاصے کی داروغہ نے عرض کیا ”جہاں پناہ دسترخوان تیار ہے ۔“ بادشاہ آئے ، حضرت علیؓ کے دسترخوان پر نیاز دی کہ یہ اُن کی خلافت کا دن ہے اور یہ دسترخوان بھی حضرت علیؓ کا کہلاتا ہے۔ بادشاہ نے ذرا ذرا سا اُس میں سے پہلے آپ چکھا ، پھر ولی عہد اور شہزادوں اور معزز امیروں کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا ؛ سب نے مجرا کر کے لیا ۔ لو اب دیوان خاص میں زنانہ ہوگیا ؛ سب بیگماتیں آئیں ۔ بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ سے تبرک اُن کو دیا ۔ بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں ۔ باقی تبرک سب کو بٹ گیا ۔ تیسرے پہر کو سب بیگماتیں اور شاہ زادے جمع ہوئے ۔

دیکھو ! اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا ، پھر ہاتھوں میں چاندی سونا لے کر اُچھالا ۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہے ۔ چار گھڑی دن رہے سلاطین بھائی بند سبز وار مرغیوں کے انڈے نیش دار ، مشک زعفران پان میں رنگ رنگا ، دیوان خاص میں آئے ۔ بادشاہ برآمد ہوئے ، مسند پر بیٹھے ۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہ زادے سامنے ہو بیٹھے ۔ دیکھو اب انڈے لڑتے ہیں ۔ ایک نے ایک انڈا ہاتھ میں لے کر نیچے رکھا ، سارا اُنگلیوں میں اُسے چھپا لیا ، فقط اُس کا نیش کھلا رکھا ۔ دوسرا اوپر سے دوسرے انڈے سے اُس پر چوٹیں لگانے لگا ۔ ایلو ! دونوں میں سے کسی کا انڈا ٹوٹ گیا ۔ جس نے توڑا ہے اُس کے ساتھ والوں نے غل مچایا ہے ، ''وہ توڑا''۔ بس پانچ انڈے لڑ چکے ، بادشاہ محل میں داخل ہوئے۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نو روز ہو چکا ، اب محرم کی رسمیں دیکھو ۔

محرّم

محرّم کا چاند دکھائی دیا ، ماتم کے باجے بجنے لگے ، سبیلیں رکھی گئیں ۔ بادشاہ حضرت امام حسینؑ کے فقیر بنے ، سبز کپڑے پہنے ، گلے میں سبز کفنی جھولی ڈالی ، جھولی میں الائچی دانے ، سونف ، خشخاش بھری ، درگاہ میں جا کر سلام کیا ، نیاز دی ۔ دس دن تک صبح کو کھانا ، شام کو شربت فقیروں کو بٹے گا ۔ چھٹی تاریخ ہوئی ، آج بادشاہ لنگر میں کھنچیں گے ۔

دیکھو ! چاندی کے دو پنجے بنے ہوئے ، دو لکڑیوں پر لگے ہوئے ، لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے ، ان کو شدّے کہتے ہیں ۔ بادشاہ کے دونوں ہاتھوں میں ہیں ۔ ایک چاندی کی زنجیر کمر میں پڑی ہوئی ہے ۔ دو سیّدوں نے آ کر زنجیر پکڑ دو چار قدم بادشاہ کو کھینچا ۔ ایلو ! وہ زنجیر بادشاہ کے گلے میں ڈال دی ۔ دونوں شدّے سیّد لے گئے ۔ ساتویں تاریخ ہوئی ۔ دیکھو ! ابرک کے

کنول ، ان میں شمعیں روشن ، بانس کی کھپچیوں کی ٹٹیاں لال کاغذ سے منڈھی ہوئیں ، ان پر لال لال کنول، بیچ میں دغدغے روشن ہیں ۔ مہدی اور مالیدے کے خوان ، بڑی بڑی طوغیں جلتی ہوئیں ساتھ ساتھ ہیں ۔ آگے آگے تاشے باجے، روشن چوکی والیاں ، پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتیں ، حبشنیاں ، ترکنیاں ، خوجے وغیرہ سب چلے جاتے ہیں ۔ لو مہدی امام باڑے میں پہنچی، آرائش سب لٹ گئی ۔ مہدی ، مالیدہ ، طوغیں درگاہ میں چڑھا دیں ۔ آٹھویں تاریخ ہوئی ، ایلو ! آج بادشاہ حضرت عباس رض کے سقے بنے ، لال کھاروے کی ایک لنگی بندھی ہوئی ، شربت کی بھری ہوئی ایک مشک کندھے پر رکھے ہوئے معصوموں کو شربت پلا رہے ہیں ۔ لو شربت پلا چکے ، مالیدے پر نیاز دی ، سب کو بٹوا دیا ۔

آج دسویں تاریخ عشرے کا دن ہے ۔ مٹی کے آبخورے لمبے ، گلے کے بیچ میں سے پتلے کورے کورے آئے ؛ ان کو کوزیاں کہتے ہیں ۔ دودھ اور شربت بھرا گیا ۔ لال لال کلاوے ان کے گلوں میں باندھے ۔ تازے تازے تر حلوے کے کونڈے بھر کر رکھے گئے ، نیاز ہوئی ۔ دیکھو ! چھوٹے چھوٹے بچے دوڑے چلے آتے ہیں ؛ ایک ایک دودھ ، ایک ایک شربت کے کوزے پی ، حلوا چٹ کر ، پیسے کوڑیوں کی جھولیاں بھر کیسے اچھلتے کودتے کلانچیں مارتے چلے جاتے ہیں ۔ ظہر کا وقت ہوا ، بادشاہ برآمد ہوئے ، موتی مسجد میں عاشورے کی نماز پڑھی ، دیوان خاص میں حاضری کی تیاری ہوئی ۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا ، اس پر شیرمالیں چنی گئیں ۔ شیرمالوں پر کباب ، پنیر ، پودینہ ادرک ، مولیاں کتر کے رکھیں ۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی ؛ ذرا سا شیرمال ، کباب ، پنیر ، مولی کا ٹکڑا پہلے چکھا ، پھر ایک ایک شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولی عہد ، پھر اور شاہ زادوں اور معزز امیروں

کو اپنے ھاتھ سے دیا ، باقی سب کو بٹ گئیں ۔ ایلو ! وہ جامع مسجد سے تبرکات نالکی میں رکھے ہوئے ، آگے آگے سپاھیوں کے تمن ، باجا بجتا ھوا ، آئے ؛ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے ۔ تبرکات نالکی میں سے نکال کر چوکی پر رکھے گئے ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھوں سے لگائیں ؛ حضرت علیؓ کے ھاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا ، بوسہ دیا ؛ حضرت امام حسن حسینؑ کی خاک شفا کو آنکھوں سے لگایا ؛ پھر حضرت صلعم کے موے مبارک کو گلاب اور خوشبو میں غسل دیا ۔ لو اب زنانہ ھوا ، بیگماتیں آئیں ، تبرکات کی زیارت کی ، بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں ۔ تبرکات اسی طرح نالکی میں باجے گاجے سے جامع مسجد گئے ۔ شام کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی ۔ دیکھو ! گوٹا بٹ رہا ھے ؛ بن ڈلیاں ، الائچیاں ، جوز چھالیہ کتر کے بھنے ہوئے خربوزوں کے بیج اور دھنیا کترا ھوا کھوپرا اس میں ملا کے گوٹا بنایا ، شیشے اور کاغذ کی پیٹیوں اور کارچوبی بٹووں اور چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں رکھ ، ان پر مہین مہین رنگین کھوپرے کے پھول بنا آپس میں بٹ رہا ھے ۔ اکثر سلاطین قلعے میں تعزیہ داری کرتے تھے ، فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی نشانچی کوئی نقیب بنتا تھا ، کوئی تاشہ ، کوئی ڈھول ، کوئی جھانج تعزیوں کے آگے بجاتا تھا ، کوئی مرثیے پڑھتا تھا ۔ مرثیےخوانوں کو درگاہ میں سے چار چار طشتریاں بن چکنی ڈلیاں ، بھنے ہوئے خربوزے کے بیج اور دھنیے کی ملا کرتی تھیں ؛ بڑی دھوم سے علم اٹھاتے تھے ۔ محرم ہو چکا ، آخری چہار شنبہ آیا ۔

آخری چہار شنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینہ کہتے ھیں ، اس مہینے کی تیرھویں تاریخ ہوئی ۔ دیکھو ! چنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال

کے اور گیہوں کی پھیکی گھنگنیاں آبال کے اوپر خشخاش اور کھانڈ ڈال کے قابوں میں نکال کے نیاز دی ، پھر بانٹ دیں ۔ اسی مہینے کے آخری بدھ کو بادشاہ نے صبح دربار کیا ۔ دیکھو! جواھر خانے کا داروغہ سونے چاندی کے چھلے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا ۔ چار چھلے، اُن میں سے دو سونے کے دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے ، دو ولی عہد کو پہنائے ۔ ایک ایک اور شاہ زادوں کو اپنے ھاتھ سے دے دیے ، باقی اور امیر امراؤں کو تقسیم ہو گئے ۔ سب نے مجرا کیا ، نذریں دیں ، دربار برخاست ھوا ، بادشاہ اپنی بیٹھک میں آئے ۔ وہ چاروں چھلے جو آپ پہنے تھے ، ملکہ[1] زمانی کو دیے ۔ تیسرا پہر ھوا ۔ دیکھو ! کوری کوری ٹھلیاں آئیں ؛ پہلے ایک ٹھلیا میں تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے میں لپیٹ کر اُس میں ڈالی ۔ بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر پر سے پیچھے پھینک دی ۔ اوھو ھو ! ! ! وہ پڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی ، اشرفی حلال خوری اُٹھا لے گئی ۔ ایلو ! اب تھوڑا سا پھونس لا کر جلایا ، بادشاہ نے اُس کو لانگا ۔ لو اب بیگماتوں اور شاہ زادوں کو تقسیم ہونے لگیں ۔ کسی ٹھلیا میں پانچ ، کسی میں چار ، کسی میں دو روپے ، کسی میں ایک ھی روپیہ ڈال ، کہاریوں کے سر پر رکھوا ، جسولنیوں کو ساتھ کر ، سب کے ھاں بھیج دیں ۔ سب نے ان کو انعام دیا اور ٹھلیاں لے کر اُسی طرح کھڑے ہو کر توڑ دیں ۔ جو کچھ ٹھلیوں میں تھا وہ حلال خوریاں اُٹھا لے گئیں ۔

تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ میں گئے ۔ آخری چہار شنبے کی عیدیاں شاہ زادوں کے اُستاد سنہری روپہلی پھول دار کاغذ پر لکھ کر لائے ؛ شاہ زادوں کو عیدیاں اور چھٹی دے ، عیدیوں کے

۱۔ بادشاہ بیگم ۔

روپے لیے رخصت ہوئے ۔

عیدی آخری چہار شنبہ

آخری چار شنبہ ماہ صفر جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینہ کہتے ہیں ۔ پہلی تاریخ اس مہینے کی ہوئی ، موتی محل میں فرش فروش ہوا ، بیچ میں بادشاہ کی مسند لگی ۔ تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے ۔ دائیں بائیں مشائخ لوگ ، سامنے قوال آ کر بیٹھے ، گانا شروع ہوا ۔ ایلو ! مشائخوں میں سے کسی کو حالت آئی ؛ دیکھو ! کیا پٹخنیاں کھا رہا ہے ۔ اوہو ! وہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا ۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہوگئے ۔ جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہیں ، زور زور سے ڈھولکی پیٹتے جاتے ہیں ۔ لو حال کھیل چکے ، ہوش میں آ گئے ، چپکے ہو کر بیٹھ گئے ، بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے ، گانا موقوف ہوا ۔ الائچی دانوں کے خوان آئے ، ختم ہوا ، الائچی دانے تقسیم ہوئے ۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آ گئے ۔ سب لوگ رخصت ہو گئے ۔ اب بارہ دن تک روز اسی طرح مجلس اور صبح شام کھانا مشائخوں اور ملنگوں کو ملے گا ۔ بارھویں تاریخ ہوئی ، دیکھو ! محل اور مہتاب باغ کی درگاہ میں ٹھاٹھر بندی ہو رہی ہے ۔ لال لال کنول اور قمقمے ، ان میں دغدغے رکھے گئے ؛ رات ہوئی ، روشنی ہونے لگی ۔ پہلے بادشاہ محل کی درگاہ میں آئے ، ختم ہوا ، مٹھائی بٹی ، پھر مہتاب باغ کی درگاہ میں آئے ۔ مشائخ جمع ہوئے ، قوال گانے لگے ۔ یہاں بُنوں کے قہوے پر ختم ہو رہا ہے ۔ دیکھو ! وہ قہوے کی پیالیاں بٹ رہی ہیں ۔

عرس

اسی مہینے کی چودھویں تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا عرس ہوتا ہے ۔ بادشاہ خواجہ صاحب[1] میں آئے اور شہر کی خلقت بھی جمع ہوئی ۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی ، گلاب ، صندل ، پھول ملا کر چمچے سے قبر پر ڈالا ۔ ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ ، دس روپے کا قبر پوش چڑھایا ؛ ساٹھ روپے خادموں اور مشائخوں کے کھانا پکوانے کو دیے ۔ ایلو ! وہ روشنی اور باجے گاجے سے مہندی آئی ۔ دیکھو ! گلاب کے شیشے ، قبر کا غلاف شاہ زادوں کے سر پر ہے ، مہندی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں ۔ درگاہ میں آ کر گلاب کے شیشے اور مہندی چڑھا دی ، غلاف قبر پر ڈالا ، ختم ہوا ۔ بادشاہ نے محل میں آ کر خاصہ کھایا ، آرام کیا ۔ صبح کے ختم میں شامل ہو سب وہاں سے رخصت ہوئے ۔

گیارھویں حضرت غوث الاعظمؒ

ربیع الثانی کے مہینے کو میراں جی کہتے ہیں ؛ اس مہینے کی گیارھویں تاریخ ہوئی ؛ دیکھو ! دیوان خاص کے صحن میں آتش بازی گڑی ؛ انار ، پھلجڑی ، مہتاب ، جائی جوئی ، ہت پھول ، چھچھوندر ، چکر ، گنج ، پٹاخے ، چرخیاں ، ہوائیاں ، زمینی گولے ، آسمانی گولے ، خدنگ ، چندر ، کوٹھی ، پنکھیاں ، سانپ ، درخت ، ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہیں ۔ ایک بانس کی کھپچیوں کا بنگلہ سا بنا ہوا ، اوپر پنی ، ابرک ، لال کاغذ منڈھا ہوا ، اس کو مہندی کہتے ہیں ، دیوان خاص میں رکھی گئی ۔ دسترخوان بچھا ، سب طرح کا کھانا چنا گیا ۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے مہندی روشن کی ۔ پھر

۱۔ بستی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۔

دسترخوان پر حضرت غوث الاعظمؒ کی نیاز دی ۔ آتش بازی چھٹنے لگی ، کھانا تقسیم ہوا ۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے ، بادشاہ آئے ، ختم ہوا ، تبرک بٹا ۔

سترھویں

اسی مہینے کی سترھویں تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کا عرس ہوتا ہے ۔ دیکھو ! رات کو درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے ، پہلے ختم ہوا ، پھر قوالی ہونے لگی ، مشائخوں کو حال آنے لگے ۔ صبح کو بادشاہ آئے ، درگاہ میں فاتحہ پڑھی ، چار اشرفیاں اور بتیس روپے درگاہ میں نذر چڑھائی ، دو سو روپے عرس کے مصارف کے خادموں کو دیے؛ ختم میں شامل ہوئے، تبرک کی ہنڈیاں اور پھیٹے[1] خادم لائے ۔ بادشاہ نے ایک اشرفی تبرک کی اُن کو دی ، پھر سوار ہو گئے ۔ دیکھو ! اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی ۔ درگاہ میں نذریں چڑھنے لگیں ، خادموں کی کوڑی ہونے لگی ۔ اپنی اپنی آسامیاں تاک تاک کے دو دو تبرک کی ہنڈیاں ، کھیلیں ، بتاشے ، شکر پارے اُن میں بھرے ہوئے ، آٹے سے اُن کے منہ لیپے ہوئے خادم اُن کو دیتے ہیں اور گرہ گرہ بھر کے دھوتر کے سبز اور سفید پھیٹے اُن کے سر سے باندھ دیتے ہیں ۔ بہت سی خاطر مدارت کر کے اُن سے کہتے ہیں "ہم آپ کے دعا گو قدیم ہیں ، رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ شریف میں دعائیں مانگتے ہیں" اپنا معمول اُن سے لے لیتے ہیں ۔ اب درگاہ شریف میں ناچ ہونے لگا ۔ دیکھو ! کوئی ناچ دیکھ رہا ہے ، کوئی باؤلی میں سیڑھیوں پر بیٹھا نہا رہا ہے، کوئی چت کوئی پٹ تیر رہا ہے ۔ کوئی دھادھم اوپر سے کود

۱۔ عمامہ ، دستار ، مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہیں ۔ (مصنف)

رہا ہے ۔ لوگ باؤلی میں کوڑیاں پیسے پھینک رہے ہیں ، لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہیں ۔ سودے والے پکار رہے ہیں ''تازی گرما گرم کچوریاں ہیں ، برف ہے تازی دودھ کی ، مکھن ہے ملائی سے میٹھا ، کوزے ملائی کی برف کے ، کسیرو ہیں میوے ، گھلے فالسے ہیں شربت کو ، ڈالی ڈالی[1] کا کھلا ہی پیوندی ہے ، سیاہ لچھے ہیں ہاتھوں کے ، کھلونے ہیں بالے بھولوں کے ۔'' کوئی مقراضی حلوا لیے بیٹھا ہے، کوئی کباب ، لونگچڑے ، کھجلے، شیرمال ، باقر خانی ، خمیری روٹی ، نہاری بیچ رہا ہے ۔ ککڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہیں ، پنواڑی گلوریاں بنا رہے ہیں ، کٹورے چھنک رہے ہیں ۔ فالودے والے فالودہ ، پن بھتا ، تخم ریحان ، اولے ، گلاب پاش ، کٹورے چمچے لیے بیٹھے ہیں ۔ لو دوپہر ہوئی ، اب میلہ ہمایوں کے مقبرے میں آیا ۔ ۔ دیکھو تو کوئی بھول بھلیوں میں بھولا بھالا کیسا ہکا بکا پھر رہا ہے ، کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں لیٹا آرام لے رہا ہے ۔ ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے ؛ بگلا ، کل چڑا ، دو پلکا ، دوپنا ، کل دمہ ، کانڑا ، کنکوا اڑا رہا ہے؛ کل سری ، لل دمی ، کلیجہ جلی، دو باز پریوں دار ، الفن تکلیں بڑھ رہی ہیں ۔ ایک دوسرے کی دھیری پکار رہا ہے ۔ جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اس کی دھیری ہے ۔ لو پینچ لڑ گئے ، ڈھیلیں چلنے لگیں ۔ وہ کسی کا کٹ گیا ۔ آہا !!! کیا غل مچایا ہے ، وہ کاٹا ! جس بیچارے کا کٹ گیا اس کا منہ تو کیا فق فق ہو رہا ہے ۔ کسی کا ہتے پر سے اکھڑ گیا ، کسی کا کنیانے لگا ، کسی کا چکرا رہا ہے ، کسی کی دال چپو ہوگئی ، کوئی کھچم کر رہا ہے ، کوئی ٹھمکیاں دے رہا ہے ۔ لو کنکوے بازی ہو چکی ۔

۱۔ آڑو بیچنے کی آواز

آہا ہا ! ! ! دیکھنا وہ کسی شہزادے کی سواری آئی - آگے آگے سپاہیوں کے تمن ہیں ، باجا بجتا آتا ہے ، نقیب چوب دار پکارتے آتے ہیں ''صاحب عالم پناہ سلامت !'' عماری میں آپ بیٹھے ہیں ، خواصی میں مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے ، پیچھے سواروں کا رسالہ چلا آتا ہے - مقبرے کے دروازے پر فیل بان نے ہاتھی بٹھا دیا ، سب جلوس ٹھہر گیا ، سلامی آتاری - کہاروں نے نالکی لگا دی ، نالکی میں سوار ہو کر اندر آئے - دو خواص مورچھل لے کر ادھر اُدھر آ گئے ، اور سب اردگرد ہو گئے - نقیب چوب دار آگے آگے '' ہٹو بڑھو صاحب !'' کرتے چلے - مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل آتر کر اوپر آئے - یہاں پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے ، سپاہیوں کا پہرہ لگا ہوا ہے - اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی ؛ ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے - شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہوئے - اب دیکھو پتوں اور چھلکوں کے ڈھیر ، مکھیوں کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے ! یا تو وہ گہما گہمی تھی یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا - اب مقبرہ کیسا سائیں سائیں کرتا ہے ، دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے - لو صاحب سترھویں ہو چکی -

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینہ کہتے ہیں - پہلی تاریخ ہوئی ، قلعے کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیاں کھڑی ہوئیں - دیکھو ! شام کو چھیلب دار ڈھول بجاتے ، مدار صاحب کی چھڑی لیے دیوان خاص میں آئے - بادشاہ برآمد ہوئے - مالیدوں کے خوان آئے - چھیلب دار نے پھولوں کی بدھی مدار صاحب کے سامنے رکھی ، نیاز ہوئی ؛ مالیدہ سب کو بٹ گیا ، بدھی بادشاہ نے پہن لی -

دیکھو ! کیا لمبا لہکا لہبر[1] آیا ۔ کرکری تاش کا پھریرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے ۔ چھیلب دار کو دے کر رخصت کیا ۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے سدار صاحب کی درگاہ میں چڑھے گا ۔

خواجہ صاحب کی چھڑیاں

جمادی الثانی ، یہ خواجہ معین الدین کا مہینہ کہلاتا ہے ۔ چودھویں تاریخ سے قطب صاحب میں دور دور کی خلقت آ کے جمع ہوئی ۔ اجمیر شریف میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا بڑی دھوم سے عرس ہوتا ہے ، یہاں سے اکٹھے ہو کر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہیں اُس کو میدنی کہتے ہیں ۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ میں ختم ہوا ، صبح کو سولھویں تاریخ میدنی رخصت ہوئی ۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان تمامی کے پھریرے کا چڑھایا ، تھوڑی دور جلوس کی سواری سے میدنی کو پہنچانے گئے ۔ دیکھو جو لوگ اجمیر شریف گئے ہیں اُن کے گھروں میں رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہیں ۔

ایلو ! اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے : کنبے والوں نے دھوئے ہوئے تل ، چاول اور کھانڈ سینیوں میں لگا کر ان کو بھیجے : اس کو چاب کہتے ہیں ۔ تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیوں کے کونڈے ، کپڑوں کے جوڑے ، خوان اور کشتیوں میں لگا کر ، اُنھوں نے وہاں کی سوغاتیں درگاہ کا صندل ، صندل کی کنگھیاں ، کنگھے ، تسبیحاں ، تھولی ، جامدانیاں ، جےپور کے چادرے ، انگھوچھے ، رومال ، چندرسان ، کلیاں ، چلمنیں ، کٹوری عطر ، سب کو دیا ۔

۱۔ جھنڈا ۔

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعے کو مُردوں کی تبارک ہوتی ہے ۔ دیکھو! گھی، کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیاں، اوپر سونف اور خشخاش لگا کے تندور سے پکوائیں، سورۂ تبارک جو قرآن شریف میں ہے، چالیس دفعہ پڑھوائی، ایک ستھری چوکی پر دسترخوان بچھایا، اُس پر روٹیاں رکھیں ۔ کوری بدھنیوں میں پانی بھر کر اور جوڑا، تسبیح، مسواک، جانماز کنگھی، جوتی کشتی میں لگا کے سامنے رکھا ۔ اگرسوز میں لوبان روشن کیا، نیاز ہوئی؛ بدھنیاں، جوڑا اور چوتھائی روٹیاں مسجدوں میں بھیج دیں، باقی سب کو تقسیم ہو گئیں؛ اس کو تبارک کہتے ہیں ۔ اسی مہینے میں حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہیں ۔ دیکھو بڑے بڑے کونڈے مٹی کے آئے؛ پلاؤ، زردہ، کھیر اُن میں بھر کر نیاز دے کر لٹوا دیے ۔

شب برات

اس مہینے کی چودھویں تاریخ شاہ زادوں کے اُستاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیاں لکھ لکھ کر لائے، شاہ زادوں کو دیں ۔

عیدی

آمد شب برات جہاں پُر چراغ شد
بازار از شگفتن او صحن باغ شد
انار و پھلجڑی و ہوائی و ماہتاب
گل ہائے بوستاں بہ ہمیں باغ باغ شد

اُستادوں کو عیدی کے اشرفی روپے ملے، مکتبوں میں چھٹی ہوئی ۔ دیکھو! اب کوری کوری ٹھلیاں آبخورے آئے، ایک بڑی سی چوکی پر دھو دھلا کر پانی بھر کر رکھے گئے ۔ شیرمالیں اور میٹھے کی رکابیاں قابیں آئیں، اگرسوز میں لوبان روشن ہوا،

حضرت صلعم ، حضرت امیرحمزہ ، حضرت فاطمہؓ، بڑے ، بڑبڑیڑے ، بابر بادشاہ ، اوت اور سب اپنے مُردوں کی جدا جدا قابوں ، شیرمالوں ، پانی کے آبخوروں پر ، اور دودھ پیتے بچے جو مرے ، اُن کی دودھ کے آبخوروں پر نیاز ہوئی ۔ حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا بیوی زنوں کو ، بابر بادشاہ کی نیاز کا خاص اُن کی اولاد کو ، باقی ہما شما کو بٹ گیا ۔ تیسرے پہر کو آتش بازی شاہ زادوں اور شاہ زادیوں کو تقسیم ہوئی ۔ دیکھو ! رات کو بیٹوں کے ہاتھی بھوڈل پھرے ہوئے مٹی کے ، اُن کی سونڈ اور سر پر چراغ بنے ہوئے ؛ بیٹیوں کی ہڑیاں بنگلے کی صورت کی مٹی کی بنی ہوئیں ، اوپر چراغ بنے ہوئے روشن ہوئیں ۔ سب نے مبارک باد دی ۔ تاشے باجے ، نوبت خانے ، روشن چوکی والیاں باجا بجانے لگیں ۔ بڑی خوشی ہوئی ، آتش بازی چھٹنے لگی ۔

لو اب بادشاہ امام باڑے میں آئے ۔ دیکھو ! اپنے ہاتھ سے روشنی کی ۔ کنگنی کی کھیر پک کے آئی ، ایک چمچے میں لے کر پہلے ذرا سی آپ چکھی ، پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے دیا ؛ مجرا کر کے سب نے لے لیا ۔ اپنی بیٹھک میں آئے ، خاصہ کھایا ، آرام کیا ۔

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ۔ ابر بدلی کے سبب سے جو اُنتیسویں کو یہاں چاند نہ دکھائی دیا اور کہیں کسی گاؤں ، قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آ گیا تو سانڈنی سوار وہاں کے قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیوں کی گواہی لکھوا ، مارا مار کر کے حضور میں آئے ، چاند کی خبر پہنچائی ۔ بادشاہ نے عالموں سے فتوی لے کر توپوں کا حکم دیا ۔ گیارہ توپیں رمضان کے چاند کی چلیں ۔ جو اُنتیسویں کو کہیں چاند نہ

دکھائی دیا تو تیسویں کی شام کو توپیں چلیں ۔ سب بیگماتیں، حرمیں ، سرتیں ، ناموسیں ، چپی والیاں ، گائنیں ، شاہ زادے ، شاہ زادیاں مبارک باد کو آئیں ۔ تاشے باجے ، روشن چوکی ، نوبت خانے والیاں مبارک بجانے لگیں ۔ دیکھو ! بادشاہ کے ہاں سے پنیر کی چکتیاں ، مصری کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے ۔ لو دو گھڑی رات آئی ، وہ عشا کی اذان ہوئی ، دیوان خاص میں نماز کی تیاری ہوئی ۔ باریدار نے عرض کیا ''کرامات ! جماعت تیار ہے ۔'' بادشاہ برآمد ہوئے ، جماعت سے نماز پڑھی ، ڈیڑھ سپارہ قرآن شریف کا تراویحوں میں سنا ؛ پھر بیٹھک میں آئے ، کچھ بات چیت کی ، بھنڈا نوش کر پلنگ پر آرام کیا ۔ ڈیڑھ پہر رات باقی رہی ، اندر محل ، باہر نقار خانے اور جامع مسجد میں پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا ، سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی ۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان چنّا شروع ہوا ، تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا ، بھنڈا نوش فرمایا ۔ لو اب چار گھڑی رات باقی رہی ۔ وہ صبح کی توپ چلی ؛ کلی کی ، آب حیات پیا ؛ اب کھانا پینا موقوف ہوا ، روزے کی نیت کی ۔ صبح ہوئی ، نماز پڑھی ، درگاہ میں جا کر سلام کر ، باہر ہوا خوری کو سوار ہوئے ۔ سواری پھر کر آئی ، محل میں لوگوں کی کچھ عرض و معروض سنی ، دوپہر کو سکھ کیا ۔ تیسرا پہر ہوا ، محل میں تندور گرم ہوا ۔ بادشاہ کے لیے دیکھو ایک سنہری کرسی شیر کے سے پایوں کی ، پشت پر سنہری پھول پتے کٹے ہوئے مخمل کا گبھا نرم نرم اس پر بچھا ہوا، تندور کے سامنے لگی ہوئی ہے ۔ بیگماتیں ، حرمیں ، شاہ زادیاں اپنے ہاتھ سے بیسنی ، روغنی ، میٹھی روٹیاں ، کلچے تندور میں لگا رہی ہیں ، بادشاہ بیٹھے یہ دیکھ رہے ہیں ۔ کسی کی روٹی اچھی لال لال اتری ، وہ کیا خوش ہو رہی ہے ؛

کسی کی جل گئی ، کسی کی تنـدور میں گـر پڑی ، کسی کی ادھ کچری رہ گئی ؛ دیکھو ان پر کیا قہقہے لگ رہے ہیں ۔ بیسیوں لوہے کے چولھے گرم ہیں ، پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں ، اپنی اپنی بھاون کی چیزیں آپ پکا رہی ہیں ۔ دیکھو ! تپتی ، نوینے ، میتھی کا ساگ ہے ، کہیں ہری مرچیں ، موتیا کے پھولوں کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیاں ، بینگن کا دلمہ ، گھئے کی تلاجی ، بادشاہ پسند کریلے ، بادشاہ پسند دال ہے ۔ کہیں بڑے ، پھلکیاں ، پوریاں ، شامی کباب تلے جاتے ہیں ۔ کہیں سیخوں کے کباب ، حسینی کباب ، تکنّوں کے کباب ، نان پاؤ کے ٹکڑے ، گاجر کا لچھا اور طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں ؛ روزے بہلا رہی ہیں ۔ ایلو ! کوئی روزے خور سامنے آ گئی ؛ دیکھو اس کا کیا لکھا ہو رہا ہے ۔ کوئی کہتی ہے ” روزے خور خدا کے چور ، ہاتھ میں بیڑا منہ میں کیڑا ۔“ کوئی کہتی ہے ”روزے خوروں پر کیا تباہی ہے ، ٹوٹی جوتی پھٹی رضائی ہے ۔“ آخر یہاں تک اس کا ناک میں دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی ۔

ایلو وہ کسی کا روزہ اچھلا ؛ ہیں ! اے بی یہ کیا ہوا ؟

کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا ؛ آپ ہی سارے برتن توڑ پھوڑ ، پکتی ہنڈیاں چولھے پر سے پھینک پھنکا ، آپ ہی منہ تھوتھائے ، اٹـواٹی کھٹواٹی لیے پڑی ہیں ؛ منہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں ۔ ایک آتی ہے سمجھاتی ہے ، دوسری آتی ہے مناتی ہے ”بوا خدا کا روزہ رکھو ، بندوں پر ظلم توڑو ؛ ایسے روزے سے کیا فائدہ ؟ کتے نے نہ فاقہ کیا تم نے کیا ۔“ ایک دفعہ ہی تیکھی ہوکر جھلا کے بولیں ”بس بی بس ! اپنی زبان کو لگام دو ۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی ۔ تم بڑی خدا ترس ہو ؛ کھڑی جنت میں جاؤ گی تو اپنے واسطے ، ہم دوزخ کا کندہ بنیں گے تو اپنے واسطے ۔“

''چلو بی چلو ، اس چنڈالنی کے منہ نہ لگو ۔ اس کے سر پر تو آج شیطان چڑھا ہے ۔ تھو تھو ، چھائیں پھوئیں : خدا ایسے کے پرچھاویں سے بچائے ! ''

دیکھو ! مالنیں دکانیں لگائے محل میں پھولوں کے کنٹھے گونتھ رہی ہیں ۔ سب فصل کے میوے ترکاریاں بیچ رہی ہیں ، ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی ہیں ۔ دھی بڑے ، فالودے ، پوریوں والیاں سر پر رکھے بیچتی پھرتی ہیں ۔ لو عصر کا وقت ہوا ، نمازیں پڑھ پڑھ کے روزے کشائی کی تیاریاں ہونے لگیں ۔ دیکھو ! ایک طرف گلاس ، طشتریاں ، رکابیاں ، پیالے ، پیالیاں رنگ برنگ کی چینی کی اور چمچے سینیوں میں لگے ہوئے رکھے ہیں ۔ ایک طرف کوری کوری جھجریاں اور صراحیاں ، کاغذی آبخورے اور پیالے چھوٹے چھوٹے لٹکنوں پر رکھے ہیں ، اوپر صافیاں پڑی ہوئی ہیں ۔ سب ترکاریاں میوے وغیرہ آ کر رکھے گئے ۔ سب کو چھیل بنا ، کوئی سادی ، کسی میں نون مرچ لگا ، مونگ کی دال دھو دھلا ، کچھ کچی ، کچھ ابلی ، کچھ لال مرچوں کی ، کچھ کالی مرچوں کی بنا بنو کر طشتریوں اور رکابیوں مین لگائیں ۔ رنگتروں کو چھیل ، کھانڈ ملا راحت جاں بنا اور کیلے کے قتلے ، پھوٹوں کا قیمہ کر کے کھانڈ ملا کر پیالوں میں رکھا ۔ تلی ہوئی مونگ چنے کی دال ، بیسن کی سویاں ، نکتیاں ، بھنے ہوئے پستے بادام ، نون مرچ لگے ہوئے ، بادام پستوں کے نُقل ، چھوارے ، کشمش وغیرہ طشتریوں میں رکھے : انگور ، انار ، فالسے ، تخم ریحاں ، فالودے ، میوے کا شربت ، لیمو کا آبشورہ بنا کر گلاسوں میں رکھا ۔ دیکھو اب اپنے ہاتھ کا سالن وغیرہ اور روزہ کشائی آپس میں بٹ رہی ہے ۔ میں نے تم کو بھیجی ہے ، تم نے مجھ کو بھیجی ۔

لو اب روزے کا وقت ہے ۔ کوئی نڈھال پڑی ہے ، کوئی کہتی ہے ”اچھی پیاس کے مارے حلق میں کانٹے پڑ گئے ۔“ کوئی کہتی ہے ”ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے ، روزے میں کتنی دیر ہے؟“ سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہیں ۔ ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہیں ۔ ہرکاروں کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے ۔ ایلو ! وہ سورج غروب ہو گیا ، مشرق سے سیاہی آٹھی ، روزے کا وقت ہوا ؛ بادشاہ نے توپ کا حکم دیا ، ہرکاروں نے جھنڈیاں ہلائیں ، وہ روزے کی توپ چلی، دھائیں ۔ اذانیں ہونے لگیں ۔ اس وقت کی خوشی دیکھو ، کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہو گئیں ۔ پہلے ذرا سے آب زمزم یا مکے کی کھجور یاچھوارے سے روزہ کھولا ، پھر شربت کے گلاس ہاتھ میں لے چمچوں سے شربت پیا ۔ کسی نے پیاس کی بیتابی میں گلاس ہی منہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا ۔ ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا ، پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریاں کھائیں ۔ سارا رمضان اسی چہل پہل میں گزر گیا ۔

الوداع

آخری جمعے کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی ۔ بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے ، جامع مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کہاروں نے ہوا دار ہاتھی کے برابر لگا دیا ۔ بادشاہ ہوا دار میں سوار ہو جامع مسجد میں آئے ، حوض کے پاس آ کر ہوادار میں سے آترے ۔ آگے خاص بردار ، نقیب ، چوبدار ، ہٹو بڑھو کرتے ، پیچھے شاہ زادے ، امیر امراء ادب قاعدے سے اندر آئے ۔ دیکھو! امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلیٰ ، بائیں طرف ولی عہد کا ، دائیں طرف اور شاہزادے اپنے اپنے مصلوں پر آ کر بیٹھے ۔ امام جی کو خطبے کا حکم ہوا ؛ امام جی منبر پر کھڑے ہوئے ؛ قور خانے [1] کے داروغے نے تلوار امام جی

۱- سلح خانہ ۔

کے گلے میں ڈال دی ۔ قبضے پر ہاتھ رکھ کر امام جی نے خطبہ پڑھنا شروع کیا ۔ جب خطبہ پڑھ چکے اور اور بادشاہوں کے نام لے چکے، جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا ، توشے خانے کے داروغہ کو حکم ہوا ، اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا ۔ مکبر پر تکبیر ہوئی ، امام نے نیت باندھی ، سب نے امام کے ساتھ نیت باندھ لی ۔ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا ، دعا مانگی ۔ سنتیں پڑھ کر بادشاہ آثار شریف میں آئے ، زیارت کی ۔ پھر سوار ہو کر قلعے میں آئے ۔ اُنتیسویں تاریخ ہوئی ، سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ۔ دیکھو سب کی آنکھیں آسمان پر لگی ہوئی ہیں ۔ اگر چاند دیکھ لیا یا کہیں سے گواہی شاہدی آ گئی تو بڑی ہی خوشی ہوئی ۔ اوہو بھئی جوان عید ہوئی ۔ نقار خانے کے دروازے کے سامنے حوض پر پچیس توپیں عید کے چاند کی دنادن چلیں ۔ مبارک سلامت ہونے لگی ، شادیانے بجنے لگے ۔ نہیں تو پھر تیسویں کو یہ رسمیں ہوئیں ۔

عیدالفطر

رات کو توپیں ، ڈیرے خیمے ، فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا ۔ سواری کا حکم ہوا ، ہاتھی رنگے گئے ۔ صبح کو بادشاہ نے حمام کیا ، پوشاک بدلی ، جواہر لگایا ۔ خاصے والیوں نے جلدی سے دسترخوان بچھا سویاں ، دودھ ، اولے ، بتاشے ، چھوارے ، خشکا ، کھڑی مسور کی دال اُس پر لگا دی ۔ بادشاہ نے نیاز دی ، ذرا ذرا سا چکھ کے کلی کی ۔ باہر برآمد ہوئے ، جسولنی نے خبرداری بولی ، باہر ترئی ہوئی ، سب جلوس قاعدے سے کھڑا ہوگیا ۔ فوجدار خاں نے ہاتھی بٹھا دیا ، کہاروں نے ہوا دار تلووں کے برابر لگا دیا ۔ بادشاہ ہودے میں سوار ہوئے ، دیوان عام میں سواری آئی ۔ احتشام توپ خانے کی توپوں کی اکیس آوازیں ہوئیں ۔ قلعے کے دروازے پر پلٹنوں نے سلامی اُتاری ، اکیس توپیں

چلیں ۔ عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچی ، جلوس دو طرفہ کھڑا ہوگیا ، سلامی آتاری ، توپیں سلامی کی چلنے لگیں ۔ دروازے پر سے بادشاہ ہوادار میں اور ولی عہد نالکی میں اور سب پیدل عیدگاہ کے اندر آئے۔ چبوترے پر سے آتر کر خیمے میں اپنے مصلوں پر کھڑے ہو گئے ۔ مکبر پر تکبیر ہوئی ، سب نمازیوں نے صفیں درست کیں ۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی ۔ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا ، سب کھڑے ہو گئے ۔ بادشاہ ، ولی عہد ، شاہ زادے اپنے مصلوں پر بیٹھے رہے ۔ امام جی کو خطبے کا حکم ہوا ، قور خانے کے داروغہ نے امام جی کے گلے میں کلابتونی پرتلا اور تلوار ڈالی ۔ امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھ کر خطبہ پڑھا ۔ جب بادشاہ کا نام آیا ، توشہ خانے کے داروغے نے امام جی کو خلعت پہنایا ۔ دعا مانگی ، خطبے کی ایک توپ چلی ۔ اب دھوپ چڑھ گئی تھی ، بادشاہ نگڈمبر میں سوار ہوئے ؛ دیوان خاص میں آئے ، تخت طاؤس پر بیٹھ کر دربار کیا ، نذریں لیں ۔ پھول کے طرے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے ۔ محل میں داخل ہوئے ، چاندی کے تخت پر بیٹھ کے محل کی نذریں لیں ، خاصہ کھایا ، سکھ کیا ۔

عیدالاضحیٰ

ذی‌الحجہ کے مہینے کی دسویں تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے ، عیدگاہ میں آئے ، دوگانہ ادا کیا ۔ دیکھو جو جو باتیں عیدالفطر میں ہوئی تھیں ، وہی سب اس میں ہوئیں مگر یہ بات اس میں زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے ، بیچوں بیچ میں ایک چبوترہ بنا ہوا ہے ، اس پر بادشاہ کی مسند لگی ۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہیں ، اردگرد بڑے بڑے سرانچے کھچے ہوئے ہیں ۔ ایک آونٹ بانات

کی جھول پڑی ہوئی، سینے پر چونے کا نشان کیا ہوا، رسّوں میں جکڑا ہوا، فراش پکڑے کھڑے ہیں - دیکھو اب آونٹ کی قربانی ہوتی ھے - بادشاہ آونٹ کے پاس آئے؛ فراشوں نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے بیچ میں تان لی - قورخانے کے داروغے نے بادشاہ کے ھاتھ میں برچھی دی؛ قاضی نے آونٹ کی قربانی کی دعا پڑھوائی؛ بادشاہ نے دعا پڑھ کر چونے کے نشان پر آونٹ کے تاک کر برچھی ماری؛ قاضی نے آسے ذبح کیا - بادشاہ سوار ہو کر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے - ایلو! یہاں ایک دنبہ مہندی میں رنگا ہوا کھڑا ھے؛ بادشاہ نے آس کی قربانی کی، خیمے میں آئے، مسند پر بیٹھے؛ بائیں طرف ولی عہد، دائیں طرف اور شاہ زادے بیٹھ گئے؛ امیر آمراء سامنے ھاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے - خاصے والوں نے جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور دنبے کی کلیجی کے کباب اور شیرمالیں آس پر لگا دیں - بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا اور ذرا سا کباب آپ منہ میں ڈالا، پھر ولی عہد اور شاہ زادوں اور معزز امیروں کو جو حاضر تھے، کباب اور شیرمالیں اپنے ھاتھ سے دیں - سب نے مجرا کر کے لے لیں - دربار برخاست ہوا، خیمے میں زنانہ ہو گیا؛ بیگماتیں آئیں، بادشاہ نے خاصہ کھایا، تھوڑی دیر ٹھہر کے سوار ہوئے - دیوان خاص اور محل میں آ کے وہی عید کی طرح دربار کیا، نذریں لیں، قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے ھاں بھیجے گئے -

سلونو

اس رسم کا ذکر یوں سنا ھے کہ عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ سے آن کے وزیر غازی الدین خاں کو دشمنی تھی؛ ایک دن ڈھکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور پرانے کوٹلے میں ایک فقیر صاحبِ کمال آئے ہیں - بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ -

اُس نے کہا بہت خوب۔ دوسرے دن پرانے کوٹلے میں ایک موقع کا مکان تجویز کر دو آدمی خنجر لے کر وہاں چھپواں کھڑے کر دیے اور بادشاہ سے جھوٹ موٹ آ کر عرض کیا کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہیں ہم آپ بادشاہ ہیں ؛ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس چلے آئیں ۔ بادشاہ کو فقیروں سے بہت اعتقاد تھا ؛ فرمایا ''ہم آپ چلتے ہیں ۔'' جب کوٹلے میں پہنچے، وزیر نے عرض کیا ''جہاں پناہ ! فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھ کر ناراض ہوں گے ۔'' بادشاہ نے حکم دیا ''اچھا یہیں سب ٹھہریں۔'' بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے ، جاتے ہی اُن دونوں نابکاروں نے بادشاہ کے خنجریں بھونک دیں اور کام تمام کر کے لاش کو دریا کی طرف نیچے پھینک دیا ؛ آپ وہاں سے چنپت بنے۔ وزیر باہر آیا ، لوگوں نے پوچھا ''حضور کہاں ہیں ؟'' کہا ''فقیر صاحب کے پاس بیٹھے ہیں ؛ مجھ سے خواب گاہ میں سے ایک کاغذ منگوایا ہے ، وہ لینے جاتا ہوں ۔ تم سب یہیں کھڑے رہو ، میں ابھی اُلٹے پاؤں آتا ہوں ۔'' یہ فقرہ گھڑ کے یہ بھی وہاں سے سٹک گیا ۔ ادھر دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی ، کہیں اُس کی نگاہ پڑی کہ کسی کی لاش پڑی ہے ؛ پاس آ کر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ ہیں ۔ ہے ہے کس ظلمی نے یہ کام کیا ؟ وہیں بیٹھ گئی ۔ جب بہت دیر ہو گئی تو یہ لوگ گھبرائے اور درانہ اندر گھس گئے ۔ وہاں دیکھیں تو بادشاہ نہ فقیر ، ادھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے ، نیچے جھک کر جو دیکھیں تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں اور ایک ہندنی پاس بیٹھی نگہبانی کر رہی ہے ۔ لاش کو اُٹھا کر لائے ، نہلا دھلا ہمایوں کے مقبرے میں دفن کیا ۔ شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اس خیر خواہی پر کہ اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی ، اُس کو اپنی بہن بنایا اور بہت سا کچھ اُس کو

دیا ؛ بہنوں کی طرح ساری رسمیں اُس سے برتتے رہے ۔ وہ بھی بھائی سمجھ کر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تہوار کو بہت سی مٹھائی تھالوں میں لے کر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ میں سچے موتیوں کی راکھی باندھتی تھی ۔ بادشاہ اُس کو اشرفیاں اور روپے دیتے تھے ۔ شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی ۔

دسہرہ

دسہرے کے دن بادشاہ نے دربار کیا ۔ دیکھو ! پہلے ایک نیل کنٹھ بادشاہ کے سامنے اڑایا ۔ ایلو ! وہ باز خانے کا داروغہ باز اور شکرا لے کر آیا ؛ بادشاہ نے باز کو لے کر ہاتھ پر بٹھایا ۔ لو دربار برخاست ہوا ۔ تیسرے پہر کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑوں کو مہندی سے رنگ رنگا ، رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کر ، سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکوں کے نیچے لایا ۔ بادشاہ نے گھوڑوں کا ملاحظہ کیا ، داروغے کو انعام دے کر رخصت کیا ۔

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے ۔ دیکھو محل میں سب کی آمد و رفت بند ہو گئی ۔ سقنیاں ، دھوبنیں ، مالنیں ، کہاریاں ، حلال خوریاں تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائیں گی ، اور نہ کوئی ثابت ترکاریاں محل میں آنے پائیں گی ۔ بینگن ، مولی ، کدو ، گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی ، اس لیے کہ کوئی جادو نہ کرے ۔ تیسرے دیے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی میں تُلیں گے ۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی ؛ ایک طرف پلڑے میں بادشاہ بیٹھے ، دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجوں کو بانٹ دیا ۔ ایک بھینسا ، کالا کمبل ، کڑوا تیل ، ست نجا ، سونا ، چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے

تصدق ہوا ۔ قلعے کی برجوں کی روشنی کا حکم ہوا ۔ کھیلیں ، بتاشے ، کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ، ہٹڑیاں اور ہاتھی مٹی کے اور گنوں کی پھاندیاں ، نیبو کہاریاں سر پر رکھے جسولنیاں ان کے ساتھ ساتھ گھر بہ گھر بانٹتی پھرتی ہیں ۔ رات کو بیٹوں کے ہاتھی ، بیٹیوں کی ہٹڑیاں کھیلوں بتاشوں سے بھری گئیں ۔ اُن کے آگے روشنی ہوئی ، نوبت ، روشن چوکی اور باجا بجنے لگا ۔ چاروں کونوں میں ایک ایک گنا کھڑا کیا ، نیبوؤں میں ڈورے ڈال کر اُن میں لٹکا دیے ۔ صبح کو وہ گنے اور نیبو حلال خوری کو دے دیے ۔ رتھ بان بیلوں کو بنا سنوار ، پاؤں میں مہندی لگا ، رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کر ، سینگوں پر قلعی اور سنکوٹیاں ، ہاتھوں پر کارچوبی پٹے اور سنکھ ، گلوں میں گھنگرو ، اوپر کارچوبی باناتی جھولیں پڑی ہوئیں ، چھم چھم کرتے چلے آتے ہیں ۔ بیلوں کو دکھا ، انعام اکرام لے اپنے کارخانوں میں آئے ۔ دوالی ہوچکی ۔

ہولی

دیکھو ! ہولی میں جتنے سانگ شہر میں بنے ، سب بادشاہ کے جھروکوں کے نیچے آئے ، انعام لے کر رخصت ہوئے ۔

جھروکوں کا زنانہ

دیکھو ! بادشاہی جھروکوں کے نیچے باغ ہے ، باغ کے نیچے دریا بہتا ہے ، دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہیں ۔ بیچ میں کشتیاں چھوٹیں ، کشتیوں میں بھی خیمے پڑے ۔ زنانے کا حکم ہوا ، دور دور تک ریتی میں پہرے لگ گئے کہ غیر کی بھنبھی بھی نہ دکھائی دے ۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں نے دکانیں لگائیں ۔ خضری دروازے سے اُتر کر شاہ زادے اور شاہ زادیاں محل ، نو محلے کے سلاطین اور اُن کی بیگماتیں خیموں میں آ کر جمع ہوئیں ۔ ایلو !

وہ بادشاہ کی سواری آئی ۔ دیکھنا کہاریاں کیا بے تکان ہوادار کندھوں پر لیے چلی آتی ہیں ۔ ساتھ ساتھ خوجے مورچھل کرتے بھنڈا ہاتھ میں لیے، اور حبشنیاں ، ترکنیاں وغیرہ چلی آتی ہیں ۔ وہ جسولنی نے آواز دی ''خبردار ہو!'' ایلو! سب کھڑے ہو گئے، مجرا کیا ۔ بادشاہ جہاں نما میں آ کے بیٹھے ، باغ لوٹنے کا حکم دیا ۔

آہاہا ! دیکھنا کیا سر پر پاؤں رکھ کے دوڑیں ، جیسے ٹڈی دل اُمنڈ کر آتا ہے ۔ دم بھر میں سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا ۔ کسی نے نیبو کھٹوں کی جھولیاں بھر لیں ، کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے ، ایک ایک کو کھڑی چیختی ہے ''اچھی بوا آئیو ، یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو ۔'' بھلا اس لُٹس اور لوٹم لاٹ میں کون کسی کی سنتا ہے ؟ کوئی آموں کے درختوں پر پتھریں مار رہی ہے ، کوئی چاقو سروتوں سے بیٹھی گنے کاٹ رہی ہے ۔ لونڈیاں باندیاں جو ذرا دل چلی تھیں ، جھپ جھپ درختوں پر چڑھ گئیں ، توڑ توڑ کر وہیں بکر بکر کھانے لگیں ۔

آہا ہا ! دیکھنا کوئی تو گدّ سے نیچے گر پڑی ، کسی کے کانٹا کسی کے کھڑینچ لگی ، بھوں بھوں بیٹھی رو رہی ہیں ۔ ''ووئی جھلسا لگے اس باغ کو ، مجھ سرمونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا ، مفت میں لہولہان ہو گئی ۔'' لو باغ لٹ چکا ۔

دیکھو ! نیبو ، نارنگی ، انار ، کھٹوں وغیرہ کی جھولیاں بھرے ، ہاتھوں میں گنے لیے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہیں ۔ کوئی بے چاری جو خالی ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی ، آنکھ چرائے ، خفیف خفیف ، اپنا سا منہ لیے چلی آتی ہے ۔ سب اس کو چھیڑتی نکو بناتی چلی آتی ہیں ۔ بس خفیف دیکھو ہم یہ جھولیاں بھر بھر کر لائے ، لو ہم سے لے لو ، تم اپنے جی میں نہ کڑھو ۔ وہ کہتی ہیں ''بوا تمہارا تم ہی کو مبارک رہے !

بھاڑ میں پڑو ؛ کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لیے اپنا منہ ھاتھ کانٹوں سے نچواتی ۔ اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کروں ۔ ایسی کیا نعمت کی ماں کا کلیجہ تھا ۔'' '' ھا ھا ! سچ کہتی ھو ! تمہاری خفت ہماری سر آنکھوں پر ، اچھی یہ بتاؤ پھر تم گئیں کیوں تھیں ؛ ایک ایک کا منہ تکنے ؟ بوا تمہاری وھی لومڑی کی کہاوت ھے ؛ انگور کے درخت کے نیچے آئی ، خوشے لٹکے ھوئے دیکھ کر بہت للچائی ، بہت سی اچھلی کودی ؛ جب کچھ نہ ھاتھ آیا ، یہ کہتی چلی گئی ، ابھی کچے ھیں ، کون دانت کھٹے کرے ۔''

لو اب خیموں میں آ کر ناچ رنگ دیکھنے لگیں ؛ ناؤ میں بیٹھ کر دریا کی سیر کرنے لگیں ؛ دریا کے کنارے آپس میں چھینٹم چھانٹا لڑنے لگیں ۔ دیکھو کسی کا پاؤں کیچڑ میں پھسل گیا ، ساری لت پت ھو گئی ۔ کوئی دلدل میں پھنس گئی ۔ ان پر کیسے قہقہے پڑ رہے ھیں ۔ وہ کھسیانی اور رونکھی ھو ھو کر ایک ایک کو چیختی اور پکارتی ھیں ۔ ''اے بی امکی ! اے بی ڈھمکی ! اچھی ادھر آئیو ؛ ذرا ھمیں اس کیچڑ میں سے نکالیو ۔'' کوئی تو جان بوجھ کر آنا کانی دیتی ھے ، کوئی کہتی ھے '' بوا پھٹکی پڑے تمہارے ڈھنگوں پر ! اچھی کیچڑ میں کیوں جا پھنسیں ۔ اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ ! دلدل میں جا کودیں ۔ سچ مچ دریا کو دیکھ کر آنکھیں پھٹ گئیں یا دیدے پتھرا گئے ۔''

غرض خوب سی بولیاں ٹھٹولیاں ملا کر ان کو نکالا ۔ لو اب پنکھے کا وقت آیا ؛ بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤں تک گلابی کپڑے پہنے ۔ جدھر دیکھو گلابی دکھائی دیتے ھیں ۔ دریا کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا ۔ سب سلاطینوں کے گلابی کپڑے ، گلابی پگڑیاں ، کندھوں پر بندوقیں ، گلے میں پرتلے ، کمر میں تلواریں ھیں ۔ کوئی صوبہ دار ، جمعدار ،

دفعدار ، نشان بردار ، کوئی تاشے باجے والا ، کوئی نقیب بن کر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہیں ۔ اوہو ! وہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ میں سے اٹھ کر دھوم سے آیا ۔ سلاطینوں کی پلٹن سلامی اتار پنکھے کے آگے ہوئی ۔ اس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیاں چلیں ۔ ان کے پیچھے ہوادار میں بادشاہ اور شاہ زادے ، شاہ زادیاں اور سلاطینوں کی بیگماتیں تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلیں ، درگاہ میں جا کے پنکھا چڑھا دیا ۔

بادشاہ اپنی بیٹھک میں آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے ۔

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے ، حیات بخش اس کا نام ہے ۔ بیچوں بیچ میں ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے ۔ حوض میں جل محل ہے ۔ شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادوں دو مکان سر سے پاؤں تک سنگ مرمر کے ہیں ۔ ان کے بیچ میں چھوٹے چھوٹے حوض ہیں ۔ حوض میں پانی کی چادریں گرتی ہیں ۔ چاروں طرف لال پتھر کی بڑی بڑی چار نہریں ہیں ۔ ان میں پانی جاری ہے ۔ نہروں کے گرد لال پتھر کی گل کاری کی کیاریاں ، کیاریوں میں گیندا ، گل مہندی ، گل نورنگ ، شبو ، زنبق ، گل طرہ ، سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے ۔ موتیا ، چنبیلی ، جوئی ، رائے بیل ، گلاب ، سیوتی ، مدمالتی ، مولسری کے پھولوں سے سارا باغ مہک رہا ہے ۔ بلبل چہک رہی ہے ، سبزہ لہک رہا ہے ۔ دیکھو ! آم شہد کوزہ ، بتاشہ ، بادشاہ پسند ، محمد شاہی ، لڈو وغیرہ ، اور انار ، امرود ، جامن ، رنگترہ ، نارنگی ، چکوترہ ، کھٹا ، نیبو ، انجیر ، شہتوت ، بہدانہ ، فالسہ ، کھرنی ، آڑو ، شفتالو ، آلوچہ ، سیب ، انگور ، ناشپاتی ، کمرک ، بیری ، کٹھل ، بڑھل ، ہاکھل ، ککروندہ وغیرہ کے درخت پھل پھولوں

میں لدے ہوئے جھوم رہے ہیں ، مینہ کا جھمکا لگ رہا ہے ، مور جھنگار رہے ہیں ، پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہے ، کویل کوک رہی ہے ۔ ایلو وہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر سے پاؤں تک سب لال جوڑے پہن کر آئیں ۔ دیکھو سب نے لال جوڑے رنگوائے ، مارا مار کر کے آن پر مصالحے[1] ٹکوائے ۔ باغ میں خیمے کھڑے ہوئے ، حوض کے گرد لکڑیوں کی پاڑیں بندھیں ، آن پر فرش ہوا ۔ ایک طرف بادشاہ کی جہاں نما[2] کھڑی ہوئی ۔ حوض میں نواڑے چھوٹے ، دکانیں لگیں : مالنیں ، پنواڑنیں اور ترکاری ، میوے ، گوٹے کناری ، کپڑے والیاں قرینے قرینے سے بیٹھی ہیں ۔ بڑے والیاں بڑے اور پوریاں پھلکیاں تل رہی ہیں ، کبابنیں کباب لگا رہی ہیں ، دھی بڑے والیاں دھی بڑے بیچتی پھرتی ہیں ، بساطی اور سادہ کاروں کے لڑکے طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیاں چھلے لیے بیٹھے ہیں ، حلوائیوں کے چھوکرے پوریاں کچوریاں مٹھائیاں بیچ رہے ہیں ۔

آہا ہا ! ذرا بچھیرا پلٹنوں کو تو دیکھو ، کیا چھوٹے چھوٹے لڑکے تلنگوں اور نجیبوں کی سی وردیاں پہنے بندوق توسدان لگائے ، قطار باندھے ، برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے ہیں ۔ ایلو! وہ مُٹکنا سی توپیں ننھے ننھے گولنداز ، نیلی وردیاں پہنے ، توپیں کھینچے لیے آتے ہیں ۔ جا بجا بچھیرا پلٹنوں کے پہرے لگ گئے ، توپیں الگ ایک جائے کھڑی ہوگئیں ۔ لو باغ کی تیاری ہو چکی ۔ اب بیگماتیں اور شاہ زادیاں آنی شروع ہوئیں ۔ لال لال چوچہاتے جھمجھاتے جوڑے پہنے ہوئے ، سونے میں پیلی ، موتیوں میں سفید

۱- گوٹا کناری

۲- خیمہ و خرگاہ

چھم چھم کرتی چلی آتی ہیں ۔ ساتھ ساتھ انّا ، مغلانیاں ، مانی ،
ددا ، چھو چھو ، ہپا ، نوکریں ، چاکریں ، لونڈیاں ، باندیاں ،
ہاتھوں چھاؤں اللہ ، بسم‌اللہ کرتی صدقے قربان ہوتی چلی آتی ہیں ۔
دیکھنا ، بلا لوں ! صدقے گئی ! واری گئی ! بیچ بیچ میں چلو ،
سفید چادر اوڑھ لو ۔ اس چھتے میں چوٹی والا رہتا ہے اور رسی
کا بھی ڈر ہے ۔ دور پار! شیطان کے کان بہرے ! کسی کا کہیں سایہ
جھپیٹا نہ ہو جائے تو یہ بوڑھا چونڈا کورے استرے سے
منڈ جائے ۔ جو کسی نے بناؤ کو ٹوکا تو قہر آ گیا ؛ انا ، مانی ،
ددا ، پنجے جھاڑ کے اس کے پیچھے چمٹ گئیں ۔ ”حف تمھاری نظر !
تمھارے دیدوں میں رائی نون ! دیکھو تمھاری ایڑی میں گو لگا
ہوا ہے ۔ اچھی دیکھیو ، اس کلجبّی نے ایسا ہونسا ، مجھے تو آج
اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے ، ذرا اس کلھیاری
کے پاؤں تلے کی مٹی چولھے میں جلائیو ۔“

دیکھو اب باغ میں چاروں طرف گانا بجانا اور آپس میں
ہمجولیاں مل کر جھولوں اور ہنڈولوں میں جھول رہی ہیں ،
ایک ایک پر بولیاں ٹھٹھولیاں مار رہی ہیں ۔ آج تو اس لال جوڑے
پر چوٹ ہے ۔ پھوٹ[1] بوا تم نے تو سنہری جوڑے کو کالی گوٹ
لگا کلیجی پھیپھڑا کر دیا ۔ واہ ، اچھی یہ برا معلوم ہوتا ہے ۔ خاک
تمھاری ارواح ! اچھی تمھیں کیا نہیں سوجھتا ۔ دشمنوں کے دیدے
پٹم ہو گئے ۔ ایلو! ٹاٹ کی انگیا ، مونجھ کا بخیہ ۔ درگور تمھاری
صورت ! یہ موا صدقے کا دوپٹہ اس پر یہ بھاری مصالحہ ۔ آہا ہا !
کوے کی چونچ میں انار کی کلی ۔ اس کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا
کھلتا ہے ۔ بی تمھاری وہی کہاوت ہے کہ آ بوا لڑیں ، لڑے ہماری

۱- شاباش

بلا ؛ بلا لے جائے تمھیں چلا ؛ چلا ہونے لگی ۔ ذرا سی بات تم سے پوچھی تھی ، تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئیں ۔ دیکھنا سر ڈولی پاؤں کہار ، آئیں بیوی نو بہار ۔ اچھی میں کہتی ہوں تمھارا کیوں ہدڑا گیا ہے ؛ آدمی کدھر اڑ گئے جو اکیلی پائینچے پھڑکاتی پھرتی ہو ۔ اوھو ھو ! اچھی تمھیں ہماری جان کی قسم ، ہمارا حلوا کھائے ، ہمیں کو ہے کر کے پیٹے جو اس بڑھیل کی دھج کو نہ دیکھے ؛ سر گالا منہ بالا ، سینگ کٹا بچھڑوں میں ملیں ۔ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت ، لال جوڑا مٹکائے کیا ٹھسے سے بیٹھی ہیں ۔ ایلو ! یہ اور قہر توڑا کہ پوپلے منہ میں مسی کی دھڑی اور سوکھے ہاتھوں میں مہندی بھی لگی ہوئی ہے ۔

اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے ، مگر کم بخت یہ مہندی اور مسی کی دھڑی جائے بغیر کیا ان کی سرتی نہ تھی ۔

دیکھو لونڈیوں پر غصہ ہو رہا ہے ۔ اری گل بہار ، نو بہار ، سبزہ بہار ، چنپا ، چنبیلی ، گل چمن ، نرگس ، مان کنور ، انند کنور ، چنچل کنور ، مبارک قدم ، نیک قدم کدھر اڑ گئیں ؟ ایلو ! وہ باغ میں کدکڑے لگاتی پھرتی ہیں ، سگڈے مارتی پھرتی ہیں ؛ بھلا ری علامۂ دھر ، قطامسہ ، چڑیل ، مالزادی ، قحبہ بچی ، سر مونڈی ، ناک کاٹی ، ایسی شتر بے مہار ہوگئیں ، ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا ، سب کو ازار میں ڈال کر پہن لیا ، کام کاج پر دیدہ ہی نہیں لگتا ، ایک جائے پاؤں ہی نہیں ٹکتا ۔ جلے پاؤں کی بلی کی طرح نچلی ہی نہیں بیٹھتیں ، سارے باغ کے جالے لیتی پھرتی ہیں ۔ میں لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہوں ، کیسے تکلے کے سے بل نکالتی ہوں ۔ کوئی دن کو یاد کرو ، بچوں کو شور مل رہا ہے ۔

بوا تم بھی کیا نین مُتنی ہو ، ذرا ذرا سی بات پر ٹسوے بہاتی ہو ۔ ایسی کیا انوکھی ، اچرج ، جان آدم ، نعمت کی ماں کا کلیجہ ، چیل کا موت ، عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئیں ۔ چھوٹی بہن تھی ، اگر اس نے لے لیا تو کیا ہوا ، آؤ میں تمھیں اور منگا دوں گی ۔

اچھی دیکھتی ہو اس فتنی کو ، کیا شیطان چڑھا ہے ، کیسے دھنیے مچا رکھے ہیں ، اپنا لہو پانی ایک کیے ڈالتی ہے ، کسی عنوان نہیں بہلتی ۔ ارے کاکا! ارے فلاں قلی ! جائیو ، بیوی کے لیے یہ چیز لائیو ۔ بیگم صاحب میں ابھی دیکھ کر آیا ہوں ، کسی دوکان پر نہیں ہے ۔ ایسا کیا بازار میں آوڑا پڑ گیا ؛ یہ حرامی تکا ، مادر بخطا ، کام چور ، نوالہ حاضر ، یہیں سے بیٹھا بھیگی بلی بتا رہا ہے ، ٹالم ٹولے کرتا ہے ۔ اری یاقوت ! اری زمرد ! تو جا کر جہاں سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لے کر آ ۔ ایلو ! یہ موا غارتی کہیں سے یہ موٹے موٹے جھنگڑ ، موٹے کچکونڈرے اپنے نگلنے اور ٹھوسنے کو اٹھا لایا ؛ یہ تم ھی بیٹھ کر تھورو[1] ۔ کھانے کو بسم اللہ ، کام کو نعوذ باللہ ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ، ان کی کیا خطا ہے؟ چلو اب تو نہ روٹھو ، آؤ من جاؤ ، غصے کو تھوک دو ، بہت چوچلے نہ بگھارو ، مجھے یہ نکتوڑے نہیں بھاتے ؛ آپس میں ہیرا کھیری ، کٹم کٹا نہیں کرتے ؛ ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی ؛ مجھے تو دونوں آنکھیں برابر ہیں ۔ تم کیا جنت میں لے جاؤگے ، وہ کیا مجھے دوزخ دکھائے گی ۔ چلو نہیں منتی نہ منو ، جوتی کی نوک سے ۔ تم روٹھے ہم چھوٹے ۔ ایلو ! وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے ۔ ہم بھی جلے کو جلائیں گے ، نون مرچیں لگائیں گے ۔

۱- کھاؤ

لو اب دو گھڑی دن باقی رہا ، حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی ۔ وہ جسولنی نے آواز دی ”خبردار ہو ، سواری آئی !“ دیکھو بادشاہ کی بھی لال پوشاک ہے ۔ لال ہی رنگے ہوئے ہما کے پروں کے مورچھل ہیں ۔ بچھیرا پلٹنوں نے سلامی آتاری ، چھوٹی چھوٹی توپیں دغنے لگیں ۔ سب حوض پر آ بیٹھیں ۔

بادشاہ اپنی جہاں نما میں آئے ، سرو قد کھڑے ہو کر سب نے آداب مجرا کیا ۔ دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا ۔ ایلو! وہ باغ لوٹنے کا حکم ہوا ۔

آہاہا! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی ، تو مجھ پر میں تجھ پر دوڑیں ؛ کوئی جھپیٹ میں آ کر گر پڑی ۔ دیکھو! انا ، ددا کیسی پھیپڑا جلاتی بلبلاتی دوڑیں ، جھٹ جھاڑ پونچھ کے آٹھا لیا ، ایک لوٹا پانی کا آس جائے چھڑک دیا ۔ لاکھوں فضیحتے کھڑی کر رہی ہیں ۔“ تجھ گرانے والی کو جہاں آس کی دائی نے ہاتھ دھوئے ، قربان کروں ۔ ایسی خرمست ہوگئیں ، آنکھوں پر چربی چھا گئی ۔ ہے ہے! یہ کیا آلٹا زمانہ آ گیا ، اینٹیں دبیں روڑے آچھلے ۔ نہیں بی ددا میرے چوٹ ووٹ کہیں نہیں لگی ، تم ناحق اتنے پھپڑ دلالے مچاتی ہو ۔ کھیل میں شاہ و گدا برابر ہے ۔“ دیکھو! درختوں کو بلا کی طرح جا کر لپٹ گئیں ۔ پھل پھول پتوں تک نوچ کھسوٹ ڈالے ۔ بیویاں جھولی پھیلائے نیچے کھڑی ہیں ، لونڈیاں باندیاں آوپر سے توڑ توڑ کر ان کی گودی میں ڈالتی جاتی ہیں ۔ کوئی کہتی ہے ” اچھی میری دردانہ ، دل‌شاد مجھے وہ رنگترہ توڑ دے ۔“ کوئی کہتی”اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا کھٹا توڑ دے ، میں تجھے ایک روپیہ دوں گی ۔“ ایلو ! ایک جو آئیں انھیں کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ میں سے آچک لے گئیں ؛ یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گئیں ۔ بولی ”چوروں پر مور پڑے ، اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت آتارنے کو اوروں

کا لوٹ لیا ۔ اب یہ سرخ‌رو چونڈا ، ایمان بھونڈا سب میں بیٹھ کر شیخیاں بگھاریں گی ''ہم بھی لوٹ لائے'' میں بھی کوس کوس کے ڈھیر کروں گی ۔ الٰہی چھریاں ، کٹاون ، انتی سار زہر مار ہو وے !''

لو اب شام ہوئی ، دونوں وقت ملتے ہیں ، جُھٹ پٹا ہوگیا ؛ بس صاحبو چلو چاند نے کھیت کیا ؛ چاندنی چھٹکی ، چاند کی بہار لوٹو ۔

دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹڑیوں پر بیٹھیں چاندنی منا رہی ہیں ۔ نواڑوں میں بیٹھی حوض میں پھر رہی ہیں ۔ سفید سفید پھولوں کے کنٹھے گلے میں ، کانوں میں پھولوں کی بالیاں لال لال کپڑوں پر عجب بہار دکھا رہی ہیں ۔ کہیں ڈھولکی بج رہی ہے ، گانا ہو رہا ہے ، کہیں دس گھرا ، پچیسی ، قصے ، کہانیاں ، پہیلیاں ، کہہ مکرنیاں ہو رہی ہیں ۔ دس بیس مل کر کھڑی ہوگئیں ، آؤ بھئی آنکھ مچولی کھیلیں ۔ قطار باندھ کے ایک نے سامنے کھڑے ہو کر کہنا شروع کیا '' اڑنگ بڑنگ طوطی زبرتنگ ، مائی جی کا تھان ، کھیلے چوغان ہریا ہر بس یہ نو یہ دس ۔'' جس کے نام پر دس آتا گیا اُس کو نکالتی گئی ۔ اخیر میں جس کے نام پر دس آیا ، وہ چور بنی ۔ ایک بڑی بوڑھی کو بیچ میں دائی بنا کر بٹھا دیا ۔ دائی نے چور کی آنکھیں بھیچیں اور سب نے کہا ''تمہاری گود میں کیا ؟'' چور نے کہا ''مٹر'' اُنھوں نے کہا ''تمہاری آنکھیں چٹر پٹر ہوویں جو تم آنکھیں کھولو ۔'' یہ کہہ کر کونوں کُھتروں میں جا چھپیں ۔ ایک نے آواز دی ''چور چھوٹے دائی کی بلا ٹوٹے'' دائی نے چور کی آنکھیں کھول دیں ۔ چور ھکا بکا ادھر اُدھر دیکھتی پھرتی ہے ؛ ڈھونڈ بھال کے ایک آدھ کو پکڑا ، وہ جھپ بیٹھ گئی ؛ چور کو کہنے لگی ''ہٹو بھئی ، یہ کیا سہی ہے ، گاڑی بھر رستہ دو ۔''

چور نے رستہ دے دیا اور نکل نکل کے بھاگیں ۔ چور اُن کے پیچھے دوڑی ۔ کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا اور کہا ''دائی دائی ! تیرے ساتوں بھائی ۔'' دوڑنے میں کوئی چور کے ھاتھ لگ گئی ، یا ذرا سا چور کا ھاتھ بھی کسی کو لگ گیا ، یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی تو اب یہ چور بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اس کا ایک ھاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے دوپٹے سے باندھا ؛ آدھا دوپٹہ ھاتھ میں پکڑے سارے میں لیے کہتی پھرتی ھیں '' ھاریں ساتوں لینڈ بھاریں'' جب اُس نے تھک کر ناچار اقرار کیا ''ھاں بھئی بُھاری'' جب اُس کی ٹانگ کھولی ۔

سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج ، انوکھے کھیل ، نرالی باتیں ھوتی رھیں ۔

آٹھویں جمعرات کو پنکھے کی تیاری ھوئی ۔ وہ بھاری بھاری تلوان ، نئی نئی ٹکن کے لال لال جوڑے ، سونے کے سچے جڑاؤ اور موتیوں کے گہنے پہنے ، نک سے سک بناؤ سنگار کیے سارے شہر کی عورتیں اُمنڈ آئیں ؛ باغ گونا گوں ھو گیا ؛ دیکھنے والے اش اش کرتے ھیں ، طوطیاں ھاتھ پسارتی ھیں ۔

لو اب چار گھڑی دن باقی رھا ، چاندنی چوک کے باغ سے پنکھا اُٹھا ۔

دیکھو ھاتھی پر سونے کا پنکھا ، نیچے سچے موتیوں کی جھالر ، اس میں سچے آویزے ، اُوپر سونے کا مور ، اُس کے پیٹ میں گلاب کیوڑا بھرا ھوا ، پنجوں میں سے نکل نکل کے سب کو معطر کرتا جاتا ھے ۔ آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ، نفیری بجتی ھوئی ، ھزارے چھوٹتے ھوئے ، سپاھیوں کے تمن باجا بجاتے ھوئے ؛ پیچھے سلاطین اور امیر امراء ھاتھیوں پر سوار ، دو طرفہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ ، اس دھوم دھام سے باغ کے دروازے پر پنکھا پہنچا ۔ سب لوگ باھر

ٹھہر گئے ، سلاطین پنکھا لے کر اندر آئے ۔ بادشاہ سوار ہوئے ،
چھوٹی چھوٹی توپیں ننھے ننھے گولنداز دنادن چھوڑنے لگے ۔
بچھیرا پلٹنیں سلامی آتار آگے ہوئیں ؛ اُن کے پیچھے تاشے باجے ، روشن
چوکی والیاں تاشہ ، ڈھول ، جھانج ، طبلہ ، نفیری بجاتی چلیں ۔ اُن کے
پیچھے سلاطین پنکھا لیے ہوئے ؛ پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار میں
سوار، خوجے مورچھل کرتے ؛ حبشنیاں ، ترکنیاں ، قلماقنیاں ، آردابیگنیاں،
ہٹو بچو کرتی ، جسولنیاں خبرداری پکارتی ؛ شاہ زادے تخت کا پایہ
پکڑے ، شاہ زادیاں، سلاطینوں کی بیگماتیں، نوکریں چاکریں، لونڈیاں ،
باندیاں ، شہر کی عورتیں پیچھے ساتھ ساتھ چلیں۔ اس وقت کی بہار دیکھو؛
کبھی میٹھی میٹھی پھوار پڑتی ہے ؛ کبھی پُھنیاں پُھنیاں برسنے لگتا ہے؛
آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی ہے ؛ زمین پر دیکھو تو لال گھٹا
کس طور اُمنڈ رہی ہے ۔ ادھر بادل کی گرج ، بجلی کی چمک ، اُدھر
گوٹے کی جھمک ، جواہر کی دمک سے آنکھوں میں چکا چوندی آتی
ہے ؛ نفیری کی آواز قہر ڈھاتی ہے ۔ محل میں ، گلیوں میں عورتوں
کے غٹ کے غٹ چلے آتے ہیں ، کوٹھوں پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے
ہوئے ہیں ؛ کہیں تل دھرنے کو جائے نہیں ؛ تھالی پھینکو تو سر
ہی پر گرے ۔ جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو ، ایک چھت ، بیر بہُٹیاں سی
دکھائی دیتی ہیں ۔ اس تجمّل اور کروفر سے درگاہ میں شام کو پنکھا
چڑھا کر پھر سب باغ میں آئے ، روشنی کی تیاری ہوئی ۔ حوض کے
چوگرد نہر کی پٹڑیوں پر دو رستہ بانسوں کے ٹھاٹھروں میں لال لال
کنول ، اُن میں دغدغے روشن ہوئے ، چاروں طرف سے آگ سی لگ
گئی ۔ نواڑوں میں روشنی جیسی چھلاوے حوض میں پھر رہے ہیں ۔
درختوں میں قمقمے جگنو کی طرح چمک رہے ہیں ۔ کہیں بین
بادشاہ زادی کا سانگ بن رہا ہے ، کہیں ناچ رنگ ہو رہا ہے ۔

رات اسی سیر و تماشہ میں گزری ؛ صبح کو سب اپنے اپنے

گھر گئے ۔ لو میلہ ہو چکا ۔

پھول والوں کی سیر

دلی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤں ہے ، حضرت خواجہ قطب‌الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے ، اس سبب سے یہ گاؤں خواجہ صاحب یا قطب صاحب کرکے مشہور ہے ۔ بادشاہوں کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہاں موجود ہیں اور امیروں نے بھی سیر کے واسطے یہاں مکان بنائے ہیں ۔ برسات میں یہاں عجب کیفیت ہوتی ہے ۔ اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہاں کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی ۔ اس سبب سے برسات کے موسم میں یہاں آکر رہتے سہتے ۔ جس زمانے میں مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چہیتے بیٹے نظربند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے ، تو نواب ممتاز محل اُن کی والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آئیں گے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولوں کا چھپرکھٹ اور غلاف بڑی دھوم دھام سے چڑھاؤں گی ۔

جب مرزا جہانگیر چھٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منت پوری کی ۔ غلاف اور پھولوں کا چھپرکھٹ اور چھپرکھٹ میں پھول والوں نے اپنا ایجاد ایک پھولوں کا پنکھا بھی بنا کر لٹکا دیا تھا ، حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر چڑھایا اور بہت سا کھانا دانا فقیروں کو لٹایا ۔ بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعے کے لوگ اور شہر کی خلقت جمع ہو گئی ؛ گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہو گیا ۔ اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا ؛ ہر برس ساون کے مہینے میں مقرر کر دیا ۔ دو سو روپے پھول والوں کو پنکھے کی تیاری اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا تھا ، بلکہ اب بھی ہوتا ہے ، جس کا جی چاہے دیکھ لے ۔ دیکھو ! مہینوں پہلے بادشاہ کے ہاں پنکھے کی تیاریاں

ہو رہی ہیں۔ ونگ برنگ کے جوڑے، طرح طرح کے ان پر مصالحے ٹک رہے ہیں۔ فراش، سپاہی اور سب کارخانوں کے لوگ خواجہ صاحب روانہ ہوئے۔ دیوان خاص، بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ، فرش فروش، چلمنیں، پردے لگا آراستہ کیا۔

ایک دن پہلے محل کا تانتا[1] روانہ ہوا۔ خاصگی رتھوں میں تورے[2] داریں، تصرف میں سب کارخانے والیاں، نوکریں چاکریں، لونڈیاں باندیاں ہیں۔ خوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہیں۔ خمریاں رتھوں کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور سانکتی جاتی ہیں:

''اللہ خیریں ہی خیریں رہیں گی! تیرے من کی مرادیں ملیں گی ملیں گی! تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے۔ تیرے بٹوے میں پیسہ دھرا ہے دھرا ہے۔ تجھے مولیٰ نوازے! دے جا دے جا۔'' دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے، چڑھی بڑھی بیگماتیں اور شاہ زادے نالکی اور عماریوں میں ساتھ ہوئے۔ شہر کے باہر سواری آئی، جلوس ٹھہر گیا، سلامی آثار قلعے کو رخصت ہوا۔ چھڑی سواری، ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھ گھوڑوں کی بگھی میں خواجہ صاحب میں داخل ہوئے۔

دیکھو سنہری بگھی، اوپر نالکی نما بنگلہ، اوپر چھجا، ان پر سنہری کلسیاں ہیں۔ کوچبان لال لال بانات کی کمریاں، پھندنے دار سنہری ٹوپیاں، کلابتونی کام کی پہنے ہوئے، گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہیں۔ آگے آگے سانڈنی سوار، پیچھے سواروں کا رسالہ، آبدار جھنڈا لیے، چوبدار عصا لیے، گھوڑوں پر سوار بگھی کے

۱۔ سواریاں

۲۔ عزت

ساتھ ساتھ آڑائے جاتے ھیں ۔ ایلو ! بادشاھی محل سے لے کر تالاب اور جھرنا اور امریوں اور ناظر کے باغ تک زنانہ ھو گیا ، جا بجا سرانچے کھنچ گئے ، سپاھی اور خوجوں کے پھرے لگ گئے ۔ کیا مقدور غیر مرد کے نام کا پنشہ بھی کہیں دکھائی دے جائے ۔ محل کی جنگی[1] ڈیوڑھی سے بادشاہ ھوادار میں اور ملکہ زمانی تام جھام میں اور سب ساتھ ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے۔ بادشاہ اور ملکہ زمانی بارہ دری میں بیٹھے اور سب ادھر آدھر سیر کرنے لگیں ۔ کڑاھیاں چڑھ گئیں ، پکوان ھونے لگے، امریوں مین جھولے پڑ گئے ، سودے والیاں آ بیٹھیں ۔ دیکھو کوئی حوض اور نہر کی پٹڑیوں پر مٹک مٹک پھرتی ھے ۔ کوئی کھڑاویں پہنے کھڑ کھڑ کرتی ھے ۔ کوئی امریوں میں جھولے پر بیٹھی گاتی ھے :

جھولا کن نے ڈالو رے امّریاں
باگ اندھیرے تال کنارے
مورلا جھنگارے بادر کارے
برسن لاگیں بوندیں پھوئیاں پھوئیاں
جھولا کن نے ڈالو رے امریاں
سب سکھی مل گئیں پھول بھلیّاں
بھولی بھولی ڈولیں شوق رنگ سیّاں
جھولا کن نے ڈالو رے امّریاں

ایلو! ایک کھڑی ایک کو ھلسا رھی ھے ۔ ''اے بی زناخی ! اے بی دشمن ! اے بی جان من ! اچھی چلو پھسلنے ، پتھر پر سے پھسلیں ۔'' وہ کہتی ھیں ''بی ھوش میں آؤ ، اپنے حواسوں سے صدقہ دو، اپنی عقل کے ناخن لو ؛ کہیں کسی کا ھاتھ منہ تڑواؤگی ۔'' انا ، ددا

۱- بڑی

سمجھانے لگیں ''واری ! کہیں بیویاں ، بادشاہ زادیاں بھی پتھروں پر سے پھسلتی ہیں : لونڈیوں باندیوں کو پھسلواؤ ، آپ سیر دیکھو ۔'' ''چلو بی میں تمھارے پھلاسڑوں میں نہیں آتی ؛ تم یوں ہی پھپڑ دلالے کیا کرتی ہو ۔ نہیں نہیں ہم تو آپ ہی پھسلیں گے ۔'' ''اچھا تم نہیں مانتیں تو دیکھو میں حضور سے جا کر عرض کرتی ہوں ۔'' دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھیں ۔

وہ جھوم جھوم کر بادلوں کا آنا اور بجلی کا کوندنا ، مینہ کی چھم چھم ، پانی کا شور ، ہوا کی سائیں سائیں ، کوئل کی کوک ، پپیہے کی آواز ، مور کی جھنکار ، گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے ۔ پہاڑوں پر سبزہ لہلہا رہا ہے ، رنگین کپڑوں سے لالۂ نافرمان کھل رہا ہے ۔ مینہ سے رنگ کٹ کٹ کے رنگین پانی بہہ رہا ہے ۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے ، جامنیں پٹا پٹ گر رہی ہیں ۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہیں ۔ لو شام ہوئی ، جسولنی نے آواز دی ''خبردار ہوا!'' بادشاہ سوار ہوئے ۔ ایلو وہ سب کچھ پھینک پھانک سواری کے ساتھ ہو لیں ۔ نوکریں چاکریں گٹھری مٹھری سینت سنبھال پیچھے ہلو پتلو کرتی دوڑیں ۔

لو اب پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا زنانہ ہوگا ؛ اسی طرح سیر تماشے میں گزرے گا ۔

تین دن سیر کے باقی رہے ، پھول والوں نے بادشاہ کو عرضی دی ، دو سو روپیہ جیب خاص سے آن کو پنکھے کی تیاری کا مرحمت ہوا ۔ تاریخ ٹھہر گئی ، شہر میں نفیری بج گئی ، جھرنے کا زنانہ موقوف ہوگیا ۔

دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی ۔ جن کے مکان تھے وہ تو اپنے مکانوں میں آ دھمکے اور مقدور والوں نے سو سو دو دو سو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لیے کرایہ کو لے لیے ۔ غریب غربا

کو جہاں جائے مل گئی وہیں بے چارے اُتر پڑے - بعضے فاقہ مست ، لنگوٹی میں مست رہنے والے عین دن کے دن روٹیاں گھر سے پکوا ، کپڑے بغل میں مار پنکھا دیکھنے پہنچے - پنکھا درگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ اپنے گھر کو چنپت بنے - لو صاحب یہ بھی لہو لگا کر شہیدوں میں مل گئے - جمعرات کے دن سارے شہر کے امیر و غریب ، دکاندار ، ہزاری بزاری جمع ہو گئے - شہر سنسان ہو گیا -

یہاں کی کیفیت دیکھو : کسی مکان میں اُجلے اُجلے فرش، زربفتی مسند تکیے ، چاندی کے پلنگ ، باناتی پردے ، مہین مہین چلونیں پھول دار نمگیرے ، ہنڈیاں ، دیوار گیریاں ، آئینے ، جھاڑ فانوس لگے ہوئے ہیں - تھئی تھئی ناچ ہو رہا ہے ، دیگیں کھڑک رہی ہیں ، بریانی ، متنجن ، قورمہ پک رہا ہے ، قہقہے چہچہے اُڑ رہے ہیں - کہیں خیمے ایک چوبے، دو چوبے، پنچوبے ، راؤٹیاں کھڑی ہیں۔ آپس میں بیٹھے کھلّی ٹھٹے مذاق کر رہے ہیں ، ناچ رنگ ہو رہا ہے ، پراٹھے ، دودھ ، پھینیاں اُڑ رہی ہیں - کہیں پوری کچوری لڈو ، برفی کی چکوتیاں ہو رہی ہیں ، کوئی دھی بڑوں کے چٹخارے لے رہا ہے ، کوئی بے چارہ بیٹھا تندور کی آس تک رہا ہے ، کوئی جھرنے میں دھما دھم کود رہا ہے ، کوئی پھسلنے پتھر پر پھسل رہا ہے ، کہیں پہلوانوں کے کبالے ہو رہے ہیں ، کوئی امریوں میں جھولے پر کھڑا پینگ چڑھا رہا ہے - سودے والے آواز لگا رہے ہیں ”کالی کالی بھونرالی جامنیں ہیں ، نون والی ھی لے نمکین ، نون کے بتاشے لو ! پال والا ھی لے لڈو ہے ، جھرنے کا بتاشا ھی گولر ہے ، کیلا ہے مصری کا ، بُھٹے ہیں ہری ڈالی کے ، سنگھاڑے ہیں تلاؤ کے ہرے دودھیا ، چاٹ[1] ہے نیبو کے رس کی ، دھی بڑے ہیں مصالحے کے -“

۱- کچالو

سقے کھڑے کٹورے بجا رہے ہیں ''کیا برف[1] کی کھرچن ہے ، پانچوں کپڑے ہی سرد ہیں ۔'' کوئی سبیل پکار رہا ہے ۔ ''پیاسوں سبیل ہے مولٰی کے نام کی ۔'' کوئی کہتا ہے تیرے پاس ہے تو دے جا ، نہیں پی جا واہ مولٰی ۔ ''ککڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہیں ۔ ہیجڑے دکانوں پر 'چھلا دے مورے سائیں' گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں ۔ نوٹنگی والے گا رہے ہیں :

ہم پردیسی پاونے جو رین[2] کیو بسرام[3]
بھور[4] بھئے اٹھ جائیں گے بسے[5] تہار و گام
ہم پردیسی رے کہ جائبا ہم پردیسی رے

مداری کے تماشے ، چھل[6] بٹے ہو رہے ہیں ۔ شہدے امیروں کے مکانوں کے نیچے شور مچا رہے ہیں ۔ بینوا ، آزاد ، خمرے ، رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کیے ہوئے اپنی اپنی سدا کہہ رہے ہیں ۔

کچھ راہ خدا دے جا تیرا بھلا ہوگا
بھلا کر بھلا ہوگا ، سودا کر نفع ہوگا
غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ ہے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
رام رام کر لے پنچھی یہ کایا نہیں پاوے گا
کنکر چن چن محل بنایا مورکھ[7] کہے گھر میرا رے

۱۔ ٹھنڈا پانی
۲۔ رات
۳۔ آرام
۴۔ صبح سویرے
۵۔ تمھارا گاؤں آباد رہے
۶۔ شعبدہ بازی
۷۔ نا سمجھ

تا گھر میرا نا گھر تیرا چڑیا رین بسیرا رے
رام رام کر لے اچھے بندے یہ کایا[1] نہیں پاوے گا
ماٹی[2] اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرھیانا رے
ماٹی کا کلبوت بنا اس میں کلب[3] سمایا رے
رام رام کر لے اچھے بندے یہ کایا پھر نہیں پاوے گا

کہیں حسینی[4] ، برھمن چادر بچھائے کھڑے کہہ رہے ھیں :

عزیزو حق تعالیٰ کبریا ھے
شرف جس نے پیمبر کسو دیا ھے

لو اب تیسرا پہر ھوا ۔ آدھر شاہ زادوں کی سواری ، آدھر پنکھے کی تیاری ھونے لگی ۔ شہر کے رئیس اور امیر و غریب اچھے اچھے رنگ برنگ کے کپڑے ، پہن کر نئی سج دھج ، نرالی انوٹ ، انوکھی وضع سے اپنے اپنے کمروں ، برآمدوں ، چھجوں ، کوٹھوں چبوتروں پر ھو بیٹھے ۔

ایلو! وہ پہلے آتش باز ، قلعی گر ، زر دوزوں کے پنکھے نفیری بجتی ھوئی امیروں کے مکانوں کے نیچے ٹھہرتے ٹھہراتے انعام لیتے لواتے چلے آتے ھیں ۔

آھا ھا! دیکھنا! وہ پھول والوں کے پنکھے کس دھوم سے آئے ۔ کیا بہار کے پنکھے ھیں ۔ آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ھزارے چھوٹتے ؛ نفیری والے کس مزے سے 'میرا پیا گیا ھے بدیس موھے چونری کون رنگا وے ، پیر ساون آیو ری ، نفیری میں گاتے ٹھٹکتے

۱۔ اصلیت
۲۔ مٹی
۳۔ قلب
۴۔ فرقۂ فقیر

ٹھنکاتے روپے رولتے چلے آتے ھیں - پیچھے شاھزادے ھاتھیوں پر سوار ، آگے سپاھیوں کی قطار ، تاشہ مرفہ بجاتے ھوئے ، پیچھے خواصی میں مختار بیٹھے مورچھل کرتے ھوئے ، نقیب چوبدار پکارتے ھوئے ، ''صاحب عالم پناہ!'' چلے آتے ھیں' - ان کے پیچھے اور امیر امراء کے ھاتھی چلے آتے ھیں - دیکھو رستے میں کھوے سے کھوا چھلتا ھے ، آدمی پر آدمی گرتا ھے - کوٹھے ، چھجے ، مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے پڑتے ھیں - وہ میٹھی میٹھی پھوار ، ٹھنڈی ٹھنڈی ھوا اور وہ نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رھی ھے - وہ سہانا سہانا جنگل اور وہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ ، کیا گل‌زار ھو رھا ھے - اس دھوم دھام سے شام کو بادشاھی محلوں کے نیچے پنکھے آئے - شاھزادے ھاتھی پر سے اُتر کے اپنے کمروں میں آ بیٹھے ، اور سب پیدل ھو گئے ، حضور چلونوں میں اوپر بیٹھے ھیں -

اب نفیری والوں کی سیر دیکھو! کیسی جان توڑ توڑ کر نفیری بجا رھے ھیں - خوجے اوپر سے چھناچھن ان کی جھولیوں میں روپے پھینک رھے ھیں - انعام لے لے کر رخصت ھوئے ، پنکھے درگاہ میں جا کر چڑھا دیے - رات بھر ناچ رنگ کی محفلیں ھوئیں ؛ ڈھولک ، ستار ، طنبورہ ، طبلہ ، کھڑکتا رھا - صبح کو سونے چاندی کے چھلے ، انگوٹھیاں ، اکنّے ، نونگے ، پوتھوں کے لچھے ، موتیوں کے ہار ، انگوٹھیاں ، شیشوں کے ہار ، اور لال ، سبز ، زرد ، اودے ، بچرنگے سوت کے ڈورے ، پنکھیاں ، پراٹھے ، پنیر ، کھویا ، یہاں کی سوغاتیں لے لوا چلنا شروع کیا - شام تک سب میلہ بِھتّری ھو گیا -

بادشاہ ساری برسات یہیں گزاریں گے ، سیر و شکار کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ھوتے رھیں گے -

دیکھو ! جو بیگماتیں سیر میں نہیں آئیں انھوں نے اپنے چھوٹوں کو قلاقند ، موتی پاک ، لڈو کی ھنڈیاں آٹے سے منہ بند کرکے

چٹھیاں لگا اور بٹووں میں اشرفیاں روپے ڈال چوبداروں اور خواصوں کے ساتھ بہنگیوں میں بھیجیں ۔ سب نے پانچ پانچ ، چار چار ، دو دو روپے چوبدار اور خواصوں کو انعام کے دیے اور اُن کے لیے سوغاتیں یہاں سے بھیجیں ۔

لو صاحب پھول والوں کی سیر ہو چکی ۔

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ مر جاتا تھا تو اُس کے مرنے کی خبر مشہور نہیں کرتے تھے ؛ یہ کہہ دیتے تھے کہ آج گھی کا کپّا لُنڈھ گیا ؛ نہلا دھلا کفنا کر چپ چپاتے قلعے کے طلاق دروازے سے اُس کا جنازہ دفن کرنے بھیج دیتے تھے ۔ نوبت نقارے اُلٹے اور کڑاھیاں چولھوں پر سے اُتار دیتے تھے ۔ سب رسمیں خوشی کی موقوف ہو جاتی تھیں ۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے بجنے لگتے ، سلامی کی توپیں چلنے لگتیں ۔ بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لا کے رکھتے تھے ؛ دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے منہ پر پاؤں رکھ کر تخت پر بیٹھتا تھا ۔ اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف ہو گئی تھی ۔

ولی عہد کا جنازہ

دیکھو ! نالکی میں جنازے کا صندوق ہے ۔ سر سے پاؤں تک تمامی نالکی پر لپٹی ہوئی ہے ۔ بیٹے ، پوتے ، امیر امراء نالکی کے ساتھ منہ پر رومال رکھے ، آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہاتے ، کس غم کی حالت میں ادب سے چلے جاتے ہیں ۔ دیکھنے والوں کے دل بھرے آتے ہیں ، کلیجے منہ کو آتے ہیں ۔ آگے آگے خاصے گھوڑے ، سپاہیوں کے تُمن اُلٹی بندوقیں کندھوں پر رکھے تاشہ مرفہ اُلٹا کیے ، پیچھے ہاتھی ، ہاتھیوں پر شیرمالیں ، روپے اٹھنیاں ، چونیاں ،

دونّیاں اور ٹکے خیرات کے رکھے ہوئے چلے آتے ہیں ۔ سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو امنڈی چلی آتی ہے ۔ عورت و مرد بے اختیار دھاڑیں مار مار کر روتے ہیں ۔ جامع مسجد میں جنازہ آیا ، حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ۔ ہزاروں آدمی جمع ہو گئے ۔ سب نے جنازے کی نماز پڑھی ۔ وہاں سے شہر کے باہر جنازہ آیا ، سب جلوس رخصت ہوا ، خاص خاص لوگ جنازے کے ساتھ گئے ۔ حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ میں جنازہ دفن کیا ۔ شیرمالیں ، اٹھنّیاں ، چونّیاں ، دونّیاں اور ٹکے محتاجوں کو بانٹے ، خادموں کو روپے دیے ، فاتحہ پڑھی ، قبر پر دوشالہ ڈالا ، ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے کو ، ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب رخصت ہوئے ، بادشاہ کے ہاں سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا ۔

پھول

دیکھو ! دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولوں کی تیاری ہوئی ۔ اچھے سے اچھا کھانا پک رہا ہے ، ڈھیر سے الائچی دانے آئے ، سب لوگ جمع ہوئے ۔ ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا ۔ الائچی دانوں کے ایک ایک دانے پر مل کر ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا ، پھر ختم ہوا ؛ قرآن شریف اور کاموں کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا ۔ الائچی دانے سب کو بٹ گئے ، بہت سا کھانا اور جوڑا دوشالہ اللہ کے نام دیا ۔ اپنے اپنے مقدور کے عزیز و اقرباؤں نے حاضری کے روپے دیے ، دستر خوان بچھا سب نے کھانا کھایا ، رخصت ہوئے ۔

اندر محل میں بادشاہ آئے ؛ بہو ، بیٹوں ، داماد ، بیٹیوں کو سوگ اتروانے کے دوشالے ، بیویوں کو رنڈسالے مرحمت فرمائے ۔ اس وقت کا کہرام دیکھو ، کلیجہ پھٹا جاتا ہے ، بے اختیار رونے کو جی چاہتا ہے ۔ ہائے ان کی سب امیدیں خاک میں مل گئیں ۔

ساری حسرتیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں ۔ حضور بھی آب دیدہ ہوئے اور بہت تسلّی و تشفّی کی اور فرمایا " امّاں صبر کرو، صبر کرو ؛ رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں ۔ تقدیر الٰہی میں کسی کو دم مارنے کی جائے نہیں ۔ صبر کے سوا یہاں اور کچھ علاج نہیں ۔"
نویں دن دسویں کی فاتحہ ، اُنیسویں دن بیسویں کی فاتحہ ہوئی ؛ ایک ایک جوڑا دوشالے سمیت اور بہت سی باقرخانیاں اور میٹھے کی طشتریاں سب کو نام بنام تقسیم ہوئیں ۔ آٹھ سات دن پہلے بانس کی کھپچّیوں کی کھانچیوں میں سات سات طرح کی مٹھائیاں طشتریوں میں لگا بسمے کے چھپے ہوئے لال جھنی کے کسنے کس ، تورے پوش ڈال بہنگیوں میں لگا لگا کے چوبداروں کے ہاتھ نام بنام سب کے ہاں پہنچیں ۔ جب کھانچیاں بٹ چکیں ، چالیسویں کی تاریخ مقرر کر کے سفید کاغذ پر رقعے لکھوا کنبے میں بھیجے ۔ میر عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا ؛ اُس نے پہلے قبر کا کڑا کھلوایا ، گلاب کیوڑے کے شیشے اور عطر اندر ڈال کر اُوپر پکی قبر بنوا ، اُوپر سنگ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیار کر دی ۔ انتالیسویں دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے لوگ اکٹھے ہوئے ۔ دیکھو جس جائے انتقال ہوا وہاں ایک کھانے کا تورہ اور جوڑا ، دوشالہ ، جانماز ، تسبیح ، مسواک ، کنگھا ، جوتی ، کشتی میں لگا کے اور تانبے کے برتن غوری رکابی ، طشتری ، قفلی ، بادیہ ، کٹورہ سفلدان ، پتیلا ، پتیلی ، لگن ، لگنی ، سینی ، چمچہ ، کفگیر ، تھالی ، سرپوش ، چلمچی ، آفتابہ ، بیسن دانی وغیرہ رکھے گئے اور دو لال سبز طوغیں سوا من چربی کی سرہانے روشن ہوئیں ۔ رات بھر رونا پیٹنا رہا ، صبح کو سب قبر پر آئے ۔ کمخابی شامیانہ چاندی کی چوبوں پر قبر کے اُوپر کھڑا ہوا ، اُس کے گرد پھولوں کا چھپر کھٹ بنا ، بیچ میں کمخاب کا قبر پوش ، پھولوں کی چادر ڈالی ،

سرھانے کھانے کا تورہ اور برتن رکھے ، لوبان ، اگر روشن ہوا ، جوڑا قبر کو پہنایا ، پائنتی جوتی رکھی ۔ زنانہ ہوا ، بیگماتیں آئیں ، خوب روئیں پیٹیں ۔ باھر ختم ہوا ، الائچی دانے ختم کے سب کو بٹے ، پھر قوالی ہوئی ۔ قوالی کے بعد سب نے کھانا کھایا ، اللہ کے نام بٹوایا ۔ تیسرے پہرکو پھر ختم ہوا ۔ وہ تورہ ، جوڑا ، برتن وغیرہ سب خادموں کو دیے ، اپنے گھر آئے ۔ سہ ماھی ، چھ ماھی کی فاتحہ وھی دسویں بیسویں کی طرح ہوئیں ۔ برسی کی فاتحہ میں تورہ ، جوڑا ، برتن وغیرہ مرنے کی جائے نہیں رکھے گئے اور نہ وہ طوغیں روشن ہوئیں ، باقی رسمیں چالیسویں کی طرح ہوئیں ۔ پہلے سال جو مردے کی فاتحہ ہوتی ھے اُسے برسی کہتے ھیں ، اُس کے بعد پھر جو ھر سال برسویں دن فاتحہ ہو گی وہ دیسا کہلاتا ھے ۔ بزرگوں اور بادشاھوں کے دیسے کو عُرس کہتے ھیں ۔

تقریظ

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان
شاہ زادہ مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب گورگانی ،
سرپرست خاندان تیموریہ

میں نے اس کتاب موسوم بہ بزمِ آخر کو جس میں ہمارے دو آخری بزرگوں کا طریق معاشرت لکھا ہے ، ملاحظہ کیا ۔ چونکہ یہ کتاب ہمارے قدیم متوسّل منشی فیض الدین نے جو قلعے میں پرورش پا کر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر یعنی حضرت والد مغفور کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہے ، لکھی ہے اس لیے میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ ٹھیک اور درست ہے ۔ مؤلف نے صاحب مطبع ارمغانِ دھلی کی فرمائش سے اس کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا ۔

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر

فرہنگ

اس فرہنگ میں الفاظ کے وہی معنی دیے گئے ہیں جن معنوں میں یہ الفاظ اس کتاب میں استعمال ہوئے ہیں ۔

الف

ازار میں ڈال کر پھننا : خیال میں نہ لانا ، ڈر نہ ماننا ۔

آبِ حیات : اکبر بادشاہ نے اپنے پینے کے پانی کا نام آبِ حیات رکھا تھا ؛ اس کے بعد سے بادشاہوں کے پینے کے پانی کو آبِ حیات کہنے لگے ۔

آب دار : بادشاہوں اور امیروں کے ہاں کا وہ شخص جس کو پانی رکھنے اور پلانے کی خدمت سپرد ہو ۔

آبِ رواں : ایک قسم کا باریک کپڑا ۔

اٹھوائی کھٹوائی لے کر پڑنا : غصے یا غم کے باعث الگ پڑے رہنا ، ناراض و متنفر ہو کر الگ چارپائی پر جا پڑنا ۔

اُچپل : شوخ ، چنچل ۔

اَچنبھا : انوکھا ۔

آداب گاہ : وہ مقام جہاں کھڑے ہو کر بادشاہ کو سلام کیا جاتا ہے ۔

اُردا بیگنی : وہ مردانہ لباس کی ہتھیار بند عورت جو شاہی محلوں میں پہرا چوکی دیتی اور حکم احکام پہنچاتی ہے ، سپاہی عورت ۔

اڑنگ بڑنگ : بے تکی باتیں ، مہمل ، خرافات ۔

آفتابی : ماہی مراتب میں چاندی سونے کا ایک دائرہ ہوتا ہے جس میں ایک ڈنڈی لگی ہوتی ہے ۔ بادشاہوں کے جلوس میں سواری کے ساتھ ہوتا ہے ۔ اس کا سایہ چتر کی طرح سر پر

پڑتا ہے ۔

اَلُش : کھانے پینے کی چیز جو امیروں یا بزرگوں کے آگے سے بچی ہو ۔

اِکلیل : تاج ۔

اَلفِن : ایک قسم کی پتنگ جس میں الفی کنکوے کی طرح پٹی لگی ہوتی ہے ۔

امَک ڈھَمَک : یہ وہ ، ایرا غیرا ، حقارت سے فلاں کی جگہ بولتی ہیں ۔

اَمرَیّاں : آموں کے درختوں کا جُھنڈ ، آم کا باغ ۔

اَنا کانی دینا : سُن کر ٹال دینا ، اس کان سُننا اُس کان اُڑا دینا ۔

اَنتی سار ہووے : ہضم نہ ہووے ، دستوں کی راہ نکلے ، کٹ کٹ کر نکلے ۔

اَنگوچھا : وہ چھوٹا سا کپڑا جسے ہندو رومال یا لُنگی کی جگہ استعمال کرتے ہیں ۔

اَنوٹ : وضع ، چھب ، انداز ۔

اُوڑا پڑنا : کال پڑنا ، غارت ہونا ۔

اُوقچہ : پلنگ کی زریں چادر جو پلنگ پوش کے نیچے نمائش کے لیے بچھائی جاتی ہے ۔

اولا : ایک قسم کا شکر کا بنا ہوا گولا ۔

آش : شوربا ، حریرہ ۔

اَکرئی : کشمشی رنگ سے ملتا ہوا رنگ ۔

اِکتا : ایک زیور کا نام جو بازو پر باندھا جاتا ہے ؛ اس میں ایک بڑا نگینہ جڑا جاتا ہے ۔

ب

با کا : خلعت ۔

بتاشہ : آم کی قسم ۔

بخشی : سپہ سالار ، تنخواہ بانٹنے والا افسر ۔

بدھنی : مٹی کا ٹونٹی دار لوٹا ۔

بھرمٹی روٹی	:	روٹی جس میں دال یا قیمہ بھر کر پکائیں ، خواہ کڑاھی میں تل لیں ۔
بڑبڑیڑوں	:	مرے ہوئے بزرگوں ۔
بُڑھیل	:	بڑی عمر کا ۔
بِسرام	:	چین ، امن ، سُکھ ۔
بسا	:	(وسمہ) نیل کے پتّوں کا رنگ ۔
بھاون	:	دل پسند ، مرغوب ۔
بہارنا	:	صاف کرنا ۔
بُھج بند	:	بازو بند (ایک زیور) ۔
بگلا	:	سفید رنگ کی پتنگ ۔
بِھـرّی ہونا	:	دوڑ کر چلے جانا ۔
بورانی	:	دھی کا رائتا ۔
بھوڈل	:	ابرک ۔
بھیلسہ	:	ایک مقام کا نام جہاں کا تمباکو مشہور ھے ۔ اسی نسبت سے تمباکو کا دوسرا نام بھیلسہ پڑ گیا ۔
بہنگی	:	ایک قسم کی ڈولی جس کے ذریعے سے کہار اسباب وغیرہ اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ھیں ۔
بلکنا	:	رونا ، پھڑکنا ۔
بُھنبُھنی	:	جھلک ، نشان ۔
بیرا کھیری	:	عداوت ، دشمنی ۔
بیلا	:	خیرات ، دریا کے کنارے کا جنگل ۔
بیلے کا ھاتھی	:	وہ ھاتھی جس پر بیٹھ کر خیرات تقسیم کی جائے ۔
بھور بھئی	:	نور کا تڑکا ، گجر دم ۔
بینی پاک	:	ناک پوچھنے کا رومال ۔
بیوی زن	:	پاک دامن عورت ۔
بُقچہ یا بغچہ	:	کپڑے رکھنے کی گٹھڑی ، پُٹلیا ۔

پھنڈا : تمباکو کا ڈلا ۔
پھنڈا : ایک قسم کا حقّہ ۔
بابرلیٹ / بابن لیٹ : ایک قسم کا باریک جالی کا کپڑا ۔
بھنکار : مکھیوں کا بھن بھن کرنا ۔
بدّھی : پھولوں کا ہار ۔
بناؤ : سجاوٹ ، آراستگی ۔

پ

پاکھر : لوہے کا ساز جو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ھیں ۔
پاؤں پاک : پاؤں پوچھنے کا رومال ۔
پائنچے پھڑکانا : اتراتے ہوئے چلنا ۔
پٹم : اندھا ۔
پٹکا : رومال یا پیٹی جو کمر سے باندھتے ھیں ۔
پراوتوں : بے اولادے ۔
پرپریوں : نانی پرنانی ۔
پرتلا : کمر کی وہ پیٹی جس میں تلوار لٹکتی ھے ۔
پوزی : گھوڑے کا پیش بند ۔
پچیسی : ایک قسم کا کھیل جو چوسر کی طرح کوڑیوں سے کھیلا جاتا ھے ۔
پنجی : وہ لوہے کا پنجہ جس میں پانچ فتیلے لگا کر روشن کریں ۔
پھپھڑ دلالے : دکھاوے کی خوشامد کرنا ، جھوٹی محبت جتانا ۔
پھپھڑا جلاتی : خیر خواھی کرتی ۔
پریوں دار : پتنگ کی ایک قسم ۔
پھلاسڑوں میں آنا : پھسلاوے میں آنا ، کسی کے دھوکے میں آنا ۔
پھوئیاں پھوئیاں : ننھّی ننھّی بوندیں ۔
پھٹکی : وہ گتھی جو دودھ یا دھی میں پڑ جاتی ھے ۔

بھیٹے	:	وہ سفید یا رنگین کپڑے کی پٹی جو پیر یا درویش سر پر باندھتے ہیں ۔
پھوٹ	:	پھٹے منہ ، لعنت ہے ، جب کوئی شخص کسی بات کا خلاف طبع یا ناموزوں جواب دیتا ہے تو از روے تنفّر اس کے جواب میں یہ لفظ زبان پر آتا ہے ۔
پھول	:	مُردوں کی تیسرے یا پانچویں دن کی فاتحہ ۔
پیمک	:	کلابتونی لیس ۔
پیٹھی	:	مونگ یا ماش کی دال کی پسی ہوئی لُبدی جو پوریوں اور روٹی میں بھری جاتی ہے ۔
پن بھتا	:	پتلے چاول یا وہ پتلی دال جس میں چاول یا روٹی ڈال کر کھائیں ۔

ت

تاش ۔ تشت	:	ایک قسم کا زری کا کپڑا ۔
تاشہ	:	نام ایک باجے کا جس کو گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں ۔
تبرید	:	ٹھنڈائی ، وہ شربت یا دوا جو تپ کے اول یا مسہل کے بعد دی جاتی ہے ۔
تُپک	:	توپ کی تصغیر ، گول گبھتا ۔
تُرئی	:	بگل ۔
تیلنگا	:	وہ انگریزی سپاہی جسے انگریزی پوشاک پہنائی جاتی ہے ۔ چونکہ ابتدا میں انگریزوں نے مقام تلنگانہ میں فوج بھرتی کر کے اس کو انگریزی لباس پہنایا تھا اس وجہ سے انگریزی پیادہ سپاہ کا یہ لقب ہو گیا ۔
تمامی	:	ایک قسم کا زری کا کپڑا ۔
تُمَن	:	رسالہ ، پلٹن ، ایکہ سکّہ ۔
تخت رواں	:	وہ تخت جس پر بادشاہ سوار ہو کر نکلتا تھا ، ہوا دار ۔

توره : مختلف اقسام کے لذیذ کھانے جو نو خوانوں میں لگا کر بڑے تکلّف کے ساتھ تقریبات میں تقسیم ہوتے تھے ۔

توڑا : سونے یا چاندی کی زنجیر یا لڑیاں جو گلے یا ہاتھ پاؤں میں پہنتے ہیں ۔

توشه خانه : یه لفظ توشک خانے سے آردو میں بنایا گیا ہے ؛ وہ مکان جس میں امیروں کی پوشاک اور لباس رہتا ہے ۔

ته پوشی : زنانه پاجامه ، ساڑی کے نیچے پہننے کا پیٹی کوٹ ۔

توس دان : کارتوس رکھنے کا بکس جو سپاهیوں کی کمر سے بندھا رہتا ہے ۔

تھوتھائے : منه بنائے ، تیوری چڑھائے ۔

تُصترفی : وہ کھانا جو نوکروں چاکروں کے واسطے تیار ہو ، خاصه کے خلاف ۔

تھئی تھئی : ناچنے گانے کی آواز ۔

تال : پیتل کی چھوٹی چھوٹی کٹوریاں جو طبلے یا ڈھولک کے ساتھ بجاتے ہیں ۔

ِتکنا : پیدا شدہ ، جیسے حرامی ِتکا ۔

ُترکنیاں : وہ عورت جو بادشاهوں کے محل میں پهره دے ۔

توئی : ایک قسم کے کپڑے کی زریں بیل ۔

تکلے کے سے بل نکالنا : ساری کجی نکالنا ، خوب سیدھا بنانا ، ساری شرارت دور کر دینا ۔

ٹ

ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیه : (مثل) جیسی چیز ویسا هی اس کا لازمه ۔ پیوند میں پیوند ۔

ٹھاٹر : جال ، ٹٹی ، ڈھانچ ۔

ٹھٹھولیاں : هنسی مذاق ۔

ُٹھمکیاں : جھٹکے ۔

ٹھنٹھنانا : پکتے وقت برتنوں کے آپس میں بجنے کی آواز ۔
ٹھپا : ایک قسم کا گوٹا ، لیس ۔

ج

جاھی جوھی : ایک قسم کی آتشبازی ، ایک قسم کا خوشبو دار پھول ، عورتوں کی زبانوں پر جاٹی جوھی ہے ۔
جامدانی : ایک خاص قسم کا پھول دار کڑھا ہوا کپڑا ، شیشے یا ابرک کی چھوٹی صندوقچی جس میں بچے محرم میں کھانے والا گوٹہ بھر کر رکھا کرتے تھے ۔
جریب : وہ چاندی کا خول چڑھی ہوئی لکڑی جو بادشاھوں کے چوب داروں کے پاس ہوتی ہے ۔
جسولنی : (صحیح "لیسُولنی) چوبدارنی ، لیساول کی تانیث ، وہ عورتیں جو شاھی محل میں خبر پہنچاتی ہیں ۔
جھاڑ کا کانٹا : لڑاکا ، وہ شخص جس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو ۔
جہاں نما : شاھی خیمہ و خرگاہ ۔
جھپیٹا : بھوت پریت کا سایہ یا جن و جادو کا اثر ۔
جُھنّی : دور دور بُنا ہوا کپڑا ۔
جیگڑ جیگھڑ : ٹھلیا ، پانی کا گھڑا ۔
جیگھڑ بھری جانا : بیگمات میں دستور تھا جب ان کے ھاں کوئی روزہ رکھتا تھا یا بیاہ ہوتا تھا تو کوری ٹھلیا میں شربت اور بدھنی میں دودھ بھر کر سہرا باندھتی تھیں اور اس پر اللہ میاں کی نیاز دلاتی تھیں ۔
جیغہ : ایک مرصّع زیور جو پگڑی پر باندھا جاتا ہے ۔
جریب : عصا ، لاٹھی ۔
جا لے لینا : مارے مارے پھرنا ، بے کار کام کرنا ۔

چ

چاب : پہلے جب کوئی عزیز سفر سے واپس آتا تھا کنبے والے دھوئے تل ، چاول اور شکر سینیوں میں لگا کر بھیجتے تھے اور اس کو چاب کہتے تھے ۔

چار ابرو کا صفایا کرنا : قلندر کی صورت بننا ، دونوں بھویں اور دونوں طرف کی موچھیں منڈوانا ۔

چپّی والی : پاؤں دبانے والی ۔

چُٹکی : پاؤں کا ایک زیور جو انگھوٹھے میں پہنا جاتا ہے ۔

چراغی : مزار پر چراغ جلانے کا نذرانہ ۔

چارقب : ایک قسم کی ولایتی پوشاک ۔

چرن بردار : جوتیاں اٹھانے والا ۔

چوراسی : ایک قسم کے گھنگرو جو پاؤں کی چھاگل میں ہوتے ہیں ۔

چلمچی : منہ دھونے کا تشت ، اس کو سلفچی بھی کہتے ہیں ۔

چلاؤ : بغیر گوشت اور زعفران کا پلاؤ ۔

چُہچُہاتا : نہایت شوخ اور سرخ رنگ ۔

چونڈا : عورتوں کے سر کے بال جو وہ پیچھے سے لا کر ماتھے پر باندھ دیتی ہیں ۔ سر کے پچھلی طرف بالوں کا باندھنا ۔

چھلاوا : وہ فاسفورس یعنی پرانی ہڈیوں کا روشن مادہ جو اکثر برسات میں پانی کے قریب یا پرانے قبرستان میں رات کے وقت چمکتا ہوا دکھائی دیتا اور اپنی لطافت کے باعث ہوا کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے ، بلکہ جب کوئی آدمی اس کے پاس سے نکل جاتا ہے تو اس ہوا کے خلا میں جو اس کے چلنے میں پیدا ہوتی ہے وہ ساتھ

ساتھ چلا آتا ہے ۔ جاہل لوگ اسی کو بھوت پریت خیال کر کے ڈر جاتے ہیں ۔

چلوئوں : چلمنیں ۔

چکھوتیاں : چٹور پن ، کھانوں کا چکھنا ۔

چوٹی والا : بھتنا ، بھوت ۔

چوغان : چوگان بازی ، ایک قسم کا گیند بلاّ ۔

چھوچھو : بچوں کی چھی چھی اور پوتڑے دھونے والی عورت ۔

چھوچھتّکا : جھاڑ پھونک ۔

چھیتی چھیتا : چاہیتی ، پیاری ۔

چوکی : نوبت بجانے والوں کا وقت ، پاسبانی ۔

چھڑے : پاؤں کا زیور ۔ تن تنہا ۔

چھائیں پھوئیں : نوج ، خدا نہ کرے ۔

چیولی : ایک قسم کا ریشمی کپڑا ۔

چیل کا موت : نایاب چیز ، وہ چیز جس کا حاصل ہونا امکان سے باہر ہو ۔

چھلّب دار : وہ گوٹے جو جھانجن دار دائروں پر گاتے ہیں ۔

چوکھڑوں : چوکھونٹی طشتریاں ۔

چپکن : بے گریبان کی لٹکتی آستینوں کی ایک قسم کی قبا جس کو عہدہ دار لوگ زمانۂ شاہی میں پہنا کرتے تھے ۔

چھٹکنا : پھیلنا ۔

چھڑی : گوکھرو اور چٹکی وغیرہ کو سیدھا ٹانکنا ۔

ح

حباب : ایک زیور کا نام جو ہاتھ میں پہنا جاتا ہے ، روشنی کے باریک شیشے کے کنول ، پانی کا بلبلا ۔

حاضری : وہ کھانا جو مردے کے وارثوں کو بعد دفنِ میّت بھیجتے ہیں ۔

حبشنیاں : شاہی محل کی چوکیدارنیاں ۔
حرمیں : بیویاں ، لونڈیاں باندیاں ۔
حف : اردو میں صرف نظر کے ساتھ مستعمل ہے ۔ حف نظر عورتیں جب کسی چیز کی تعریف کرتی ہیں تو کہتی ہیں کہ حف نظر ، یعنی نظر بد نہ لگے ۔

خ

خاصا : امرا اور سلاطین کا کھانا ۔
خمرے : ایک قسم کے مسلمان فقیر جو اکثر میلوں تماشوں میں مانگتے پھرتے تھے ۔
خمریاں : خمروں کی عورتیں جو میلوں ٹھیلوں میں گا کر مانگتی تھیں ۔
خواجہ : خواجہ سرا ۔
خواجہ سرا : ہیجڑے غلام جو محل میں بطور دربان یا ملازم کام کرتے تھے ۔
خردہ : ریزگاری

د

دال چپتو ہونا : دو پتنگوں کا باھم لپٹ کر زمین پر گر پڑنا ۔
درگور : دعاے بد اور کلمۂ تنفر ، قبر میں جائے ، مرے اور غارت ہو ۔
دس گھرا : ایک قسم کا کھیل جس کو لڑکیاں کھیلتی ہیں ۔ اس کے دونوں طرف دس دس گھر ہوتے ہیں ۔
ددا : بچوں کو پالنے اور رکھنے والی باندی ۔
دست بقچہ : چھوٹی سی بقچی جو ہر وقت ساتھ رہے ۔
دلدا پیش گیر : چھوٹا سا نمگیرا جو پلنگ کے آگے لگایا جاتا تھا ۔
دلمہ : ایک قسم کا سالن جو بینگن اور کاجر میں قیمہ اور پنیر بھر کر پکاتے ہیں ۔

دغدغا : ایک قسم کی چھوٹی قندیل ، کنول ۔
دمچی : ساز کا وہ تسمہ جو گھوڑے کی ُدم کے نیچے رہتا ہے ۔
دوباز : دو رنگے بازوؤں کا پتنگ ۔
دو پَلکا : سفید و سیاہ بازوؤں کا پتنگ ۔
دوزخ کا کُندہ : دوزخی ، جہنّمی ۔
دماکا : ہاتھی پر لادنے کی توپ ۔
ِدھیری : پیری ، جب کوئی پتنگ کی بازی میں شکست مان لیتا اور لڑانے سے انکار کرتا ہے تو کہتے ہیں دھیری ہے ۔
دوپہر بجی : دن کے بارہ بجے ۔
دوغ : چھاچھ ، مکھن نکلا ہوا دودھ ۔
دلائی : دوھر ، بغیر روئی کی ُدھری چادر ۔
دیسا : برسی ، سالانہ فاتحہ ۔
دیدوں میں رائی نون : نون اور رائی آنکھوں کے حق میں مضر ہے ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کرے دشمن کی آنکھیں پھوٹیں ۔ چشم بد دور کی جگہ یہ محاورہ بولتے ہیں ۔
دفعہ دار : جماعت کا سردار ، سپاھیوں کا افسر ۔
دو پیازہ : ایک قسم کا سالن جس میں دو دفعہ پیاز ڈالتے ہیں ۔ تھوڑی تلی ہوئی تھوڑی سادی ۔
در بہشت : ایک قسم کی مٹھائی ۔
دوھتر : ایک قسم کا موٹا چھدرا کپڑا ۔
دھئیے مچانا : غل شور مچانا ، واویلا کرنا ۔

ڈ

ڈھلیت : ڈھال باندھنے والا ، مسلّح سپاھی ۔
ڈالی ڈالی کا کھلا ھی پیوندی ہے : آڑو بیچنے کی آواز ۔

ر

راوٹی	:	ایک قسم کا چھوٹا خیمہ ، چھول داری ۔
رسّی	:	سانپ ، دلی کی بیگمات رات کے وقت سانپ کو رسّی کہتی تھیں اور اس کا نام نہیں لیتی تھیں ۔
رسول شاہی	:	ایک قسم کے آزاد فقیر جو ڈاڑھی میں صرف ٹھوڑی کے نیچے بال رکھتے ہیں ۔
رنڈ سالا	:	وہ جوڑا جو بیوہ عورت کو اس کے میکے والوں کی طرف سے رانڈ ہو جانے کے وقت پہنایا جائے ۔
روزہ اُچھلنا	:	روزے کی حالت میں غصے ہونا ۔
رائتا	:	ایک قسم کا بنا ہوا دھی جس میں آبالا ہوا کدّو یا ککڑی ڈالیں ۔
روشن چوکی	:	باجے والے جو بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے تھے ۔
رسان رسان	:	آھستہ آھستہ ۔

ز

زانو پوش	:	زانو پر ڈالنے کا رومال ۔
زلّا رُبا	:	خوشہ چیں ، فائدہ آٹھانے والا ۔
زنبور	:	چھوٹی توپ جو اکثر آونٹوں پر لدی ھوتی تھی اور بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ چھوٹتی جاتی تھی ۔
زنبورچی	:	توپچی ، زنبور چلانے والا ۔
زنبق	:	نرگس کی قسم کا سفید رنگ کا پھول ۔
زناخی	:	قلعے کی بیگمات کا خطاب ، مثلاً سہیلی بھنیلی ۔
زیر پائی	:	ایک خاص قسم کی زنانی جوتی ۔

س

ست نجا	:	سات قسم کا ملا ہوا اناج ۔
سنک	:	چھوٹا پیچوان ۔
سراسری	:	عورتوں کا ماتھے پر پہننے کا ایک خاص قسم کا زیور ۔
سرپیچ	:	پگڑی ، دستار ، پگڑی کے اوپر کا چھوٹا کپڑا ۔ نیز ایک زیور جو پگڑی کے اوپر باندھتے تھے ۔
سراتھہ یا سراچہ	:	چھوٹا خیمہ ، قنات ۔
سرتی	:	تیز ، چالاک ، ہوشیار عورت ۔
سرخرو چونڈا ایمان بھونڈا	:	ظاہر میں ایمان دار باطن میں بے ایمان ۔
سر ڈولی پاؤں کہار آئیں بیوی نوبہار	:	(کہاوت) اگر کوئی عورت بغیر سواری یا بے ساز و سامان کے کسی کے گھر چلی جائے تو اس موقع پر عورتیں یہ کہاوت بولتی ہیں ۔
سرکالا منہ بالا	:	(کہاوت) بڑھاپے میں بچوں کی سی باتیں ۔
سگڈے مارنا	:	جگہ جگہ دوڑتے اور اچھلتے پھرنا ۔
سفلی دان	:	ہنڈی وغیرہ رکھنے کا برتن ۔
سنگوٹی	:	جانور کے سینگوں کا چھوٹا غلاف یا خول ۔
سمرن	:	مالا جو بطور تسبیح کے اہل ہنود ہاتھ میں رکھتے ہیں ۔ ایک قسم کا بازو کا زیور ۔
سوزنی	:	وہ دوہرا کپڑا جس پر سوئی سے باریک کام کیا گیا ہو ۔ ایک قسم کا مشہور بچھونا جو سوت سے کڑھا ہوتا ہے ۔
سیوتی	:	ایک قسم کا سفید گلاب ۔
سلیم شاہی جوتی	:	ایک قسم کی سلمے کی دلتی والی خوبصورت اور نازک جوتی ۔
سرّیت	:	وہ لونڈی جسے اپنے تصرّف میں لائیں ۔
سلاطین	:	شاہی خاندان کے بھائی بند ۔

سیاہ لچھے ہیں ہاتھوں کے : سیاہ شہتوت بیچنے کی آواز۔

سائیں سائیں کرنا : سنّاٹا ہو جانا۔

سرمونڈی : نگوڑی ناٹھی۔

سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنا : بوڑھا ہو کر بچوں کی سی باتیں کرنا۔

ساون بھادوں : وہ مکان جس کے اردگرد باریک جالیاں لگی ہوں اور جس میں نظر کے ٹکرانے سے بارش کی سی کیفیت معلوم ہو۔

ش

شَبُو : ایک قسم کا سفید پھول جس کی خوشبو نہایت بھینی ہوتی ہے اور رات کو نکلتی ہے۔

شَدّا۔ شَدہ : عَلَم، نشان، وہ جھنڈا جو شہدائے کربلا کی یادگار میں محرّم میں تعزیوں کے ساتھ نکالتے ہیں۔

شِقّہ : رقعہ، فرمان شاہی، کاغذ کا ٹکڑا۔

شُولہ شُلہ : ایک قسم کا کھانا جو چاولوں کو گوشت کے شوربے میں بطور ہریسہ نہایت گلا کر پکاتے ہیں۔

شیطان اُچھلا : شرارت سوجھی۔

شیطان کے کان بہرے : جس وقت کوئی بری خبر عورتیں سُنتی ہیں تو کہتی ہیں؛ مفہوم اس کا یہ ہوتا ہے کہ خدا اس خبر کو جھوٹ کرے۔

شیطان چڑھنا : غصّہ چڑھنا، بدی پر اُتر آنا۔

ص

صَحنک : رکابی، چھوٹا طباق۔ (۲) حضرت فاطمہؓ کی نیاز اور اس نیاز کے کھانے کو بھی صحنک کہتے ہیں۔ اس نیاز میں پاک دامن اور سادات

کی عورتیں شریک ہوتی ہیں ۔

ط

طبل کا ہاتھی	:	وہ ہاتھی جس پر جلوس میں نقارہ رکھا ہوتا ہے ۔
طوغ	:	فوج کا نشان ، ایک قسم کی بڑی شمع ۔
طاہری	:	آلو کا پلاؤ ۔
طائفہ	:	رنڈی اور اس کے ساتھی ، ناچنے والوں کا گروہ ۔
طرّہ	:	مقیّش کے تاروں کا گچھا ۔

ع

عرض بیگی	:	وہ شخص جو لوگوں کی درخواستیں بادشاہ کے حضور میں پیش کرے ۔
عماری	:	ہاتھی کا ہودہ جو بیٹھنے کے واسطے اس کی پیٹھ پر رکھتے ہیں ۔ اس کے موجد کا نام عمار تھا ، اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ۔
عملہ[۱] فعلہ[۲] یوزک رکاب حاضر	:	(۱) ملازمان دفتر (۲) صوبہ دار ۔
عتّلامہ	:	چالاک و بیباک ، شوخ چشم عورت ۔
عقل کے ناخون لو	:	سمجھ کے بات کرو ، ہوش میں آؤ ۔

غ

غٹ کے غٹ	:	لوگوں کا ہجوم ، اژدہام ۔
غیبانی	:	پوشیدہ کار کرنے والی ، ایک قسم کی گالی جیسے قحبہ ، قطّامہ ۔
غاشیہ	:	وہ کپڑا جو چار جامے کے اوپر ڈالتے ہیں ۔

ف

فتیل سوز	:	شمع دان ۔
فقیر پیک	:	محرّم کے مہینے میں حضرت امام حسینؓ کا فقیر بننا ۔

ق

قُلاور	:	وہ بادشاہی سپاہی جو لال انگرکھے ، کالی، پگڑی ، کالے دوپٹے کی وردی سے شیر دہاں۔ چھوٹے چھوٹے چاندی کے سونٹے ساتھ لیے ہوئے بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے اور خلاف آداب شاہی کوئی امر ہونے پر لوگوں کو مار بیٹھتے تھے ۔ یہ لوگ پہرا چوکی دینے کا کام بھی کرتے تھے ۔
قُطّامہ	:	بیسوا ، کٹنی ، ہوس پرست عورت ۔ (۲) ایک نہایت فاحشہ عورت کا نام جو ابن مُلجم سے سازش رکھتی اور آلِ رسول کی نہایت دشمن تھی ۔ عجب نہیں جو عورتیں بحالت خفگی اسی عورت سے منسوب کر کے عام عورتوں کو اسی وجہ سے کہہ دیتی ہیں ۔
قلما قنی	:	آردا بیگنی ، وہ عورت جو ہتھیاروں سے مسلّح ہو کر امیروں کے گھر کا پہرا دے ۔
قور خانہ	:	سلاح خانہ ، میگزین ، وہ جگہ جہاں ہتھیار رکھتے ہیں ۔
قبُولی	:	چنے کی دال کا پلاؤ ۔
قیطون	:	ایک قسم کی زری اور ریشم کی بٹی ہوئی ڈوری ۔

ک

کٹّم کٹّا	:	مار پیٹ ۔
کچکونڈرے	:	کچّے پکّے موٹے موٹے روٹ ۔
کا کریزی	:	سیاہی مائل اودا رنگ ۔
کانڑا	:	وہ پتنگ جس کے اوپر کا حصّہ سیاہ ہو ۔
کرامات	:	بادشاہ کا خطاب ، جیسے خداوندِ نعمت ، صاحب عالم ۔

کیرکری تاش : ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس کا تانا ریشم اور بانا بادلے کا ہوتا ہے ۔

کسنا : کھانوں کے خانوں پر ڈھکنے کا ڈوری دار غلاف ۔

کف پائی : ایک قسم کی پھنڈی ایڑی کی جوتی ۔

کفش : نعل دار جوتی ۔

کھجور چھڑی : ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس پر کھجور کی ٹہنیوں سے مشابہ چھڑیاں بنی ہوتی ہیں ۔

کڑکیت : بادشاہ کی سواری کے آگے آگے تعریفی یا رزمیہ داستانیں گا کر سنانے والے ۔

کلاوہ : زرد و سرخ گنڈے دار رنگا ہوا کچا سوت جو محرم میں بچوں کو پہنایا جاتا ہے اور ملا سیانے اس کا گنڈا بناتے ہیں ۔

کلامہ : وہ پتنگ جس کے نیچے کا حصہ کالا ہو ۔

کل چڑا : ایک قسم کا پتنگ ۔

کل سری : ایک قسم کی تکل ۔

ککڑ والے : بازار میں حقہ پلانے والے ۔

کلیجہ جلی : وہ تکل جس کا بیچ کا حصہ کالا ہو ۔

کلھیاری : زبان دراز اور جھگڑالو عورت ۔

کلبوت : قالب ۔

کلب : قلب ، بہ معنی دل ۔

کنیانا : کترانا ، پتنگ کا ایک طرف کو جھکنا ۔

کمالے : داؤں پینچ ۔

کھچم : پتنگ کو اڑاتے وقت کھینچنا ۔

کھنکڑیاں : کراری پوریاں ، پاپڑ ، مٹھڑیاں ۔

کونا کھدرا }
کونا کھترا } : بل ، سوراخ ، گوشہ ۔

کایا : اصلیت ، ماہیت ۔

کلیجی پھیپھڑا : بے میل ، ایک قسم کی پھبتی ہے جو بے میل

سیاہی اور سرخی پر کبھی جاتی ہے ۔

کھانچی : برتنوں کو رکھنے یا ان پر ڈھکنے کی ٹوکری ۔
کمیدان : کپتان کا ماتحت عہدہ دار ۔
کار چوب : ایک قسم کا کشیدہ جو لکڑی کے چوکھٹے پر پھیلا کر کاڑھتے ہیں ۔
کلسی : کلغی ۔
کٹاؤ دار : پھول پتّی بنا ہوا ۔
کھیت کرنا : چاند کا نکلنا ۔
کوس کوس کے ڈھیر کرنا : پیٹ بھر کے بد دعا دینا ۔
کہہ مُکرنی : ایک قسم کی پہیلی ۔
کان دبا کے : چُپکے ، بے چون و چرا ۔
کلجبّھی : وہ عورت جس کی بد گوئی اثر کر جائے ، کالی زبان والی ۔
کمری : ایک قسم کی جاکٹ ۔
کُد کڑے لگانا : خوب اُچھلنا کودنا ۔
کڑا : وہ چھت جو محض اینٹ چونے سے بنی ہو اور کڑیوں کو اس میں دخل نہ ہو ۔
کام چور نوالے حاضر : (مثل) وہ شخص جو کام کے وقت ٹل جائے اور کھانے کے وقت موجود ہو ۔
کِھلّی : ہنسی ، ٹھٹھا ۔

گ

گاڑی بھر راستہ : اتنا راستہ جس میں سے گاڑی نکل جائے ، تھوڑا سا راستہ ۔
گاؤ دیدہ : ایک قسم کی میدے کی خمیری روٹی جو بیل کی آنکھ سے مشابہ ہوتی ہے ۔
گجباگ : آنکس جس سے ہاتھی کر ہانکتے ہیں ۔
گاؤ زبان : ایک قسم کا چھوٹا پراٹھا جو تنور میں مثل شیر

مال کے پکایا جاتا ہے ۔

گِرنِٹ : ایک کپڑے کا نام ۔

گشتی دست ُبقچہ : سفری بوغبند ۔

گل تکیہ : گال کے نیچے رکھنے کا تکیہ ۔

گِلگلی : نرم ، لچکدار ۔

گنڈا : نیلے سوت کا کلاوہ (۲) کوڑیوں اور گھنگروؤں وغیرہ کا حلقہ جو جانوروں کے گلے میں باندھتے ہیں ۔

گوشوارہ : ایک قسم کی زر دوزی کی پٹی جو زیبائش کے لیے دستار میں باندھی جاتی ہے ۔

گولنداز : توپ چلانے والا ، توپچی ۔

گھڑیالی : گھڑیال بجانے والا ۔

گَدبَد : تلے اوپر ۔

گُوڑی : وہ مال جو بے محنت و ُمشقت حاصل ہو ۔

ُگلش : جالی دار باریک کپڑا ۔

گلبدن : ایک قسم کا ریشمی دھاری دار کپڑا ۔

گوکھرو : مقیّش وغیرہ کا تکونٹھا موڑا ہوا گوٹا ۔

گھیتلی جوتی : ایک قسم کی جوتی جو آگے سے مڑی ہوتی ہے اور جس میں نعل نہیں ہوتے ۔

گوٹا : وہ مسالہ جو محرّم میں مسلمانوں کے ہاں پانی کی جگہ کھایا جاتا ہے اور اس میں دھنیا ، الائچی اور کھوپرا چھالیہ وغیرہ ملا ہوتا ہے ۔

ل

للّو پتو کرنا : خوشامد کرنا ، چاپلوسی کرنا ۔

لَل ُدمی : پتنگ جس کی دم سرخ کاغذ کی ہوتی ہے ۔

لَپکا : پتلا گوٹا ، َدھَنک ، زرین جھنڈا ۔

لوز : ایک قسم کی شیرینی ۔

لونگ چڑے : ایک خاص قسم کے کباب جو بیسن ملا کر بنائے جاتے ہیں ۔

م

ماتی	:	گھر میں کام کاج کرنے والی عورت ۔
مُرداری	:	چھپکلی ۔
مال زادی	:	بازاری عورت ۔
مانڈا	:	ایک قسم کی نہایت پتلی اور بڑی روٹی جو میدے میں گھی ملا کر تنور میں پکائی جاتی ہے ۔
ماہی پُشت	:	ایک قسم کا کارچوب جو پشت ماہی سے مشابہ ہوتا ہے ۔ اس کو ماہی پشت کا جال بھی کہتے ہیں ۔
ماہی مراتب	:	وہ اعزازی نشان جو بہ شکل سیّارات بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ہاتھیوں پر چلتے ہیں ۔
مامور	:	بند ۔
مبرور	:	پاک ، مقدّس ۔
متصدی	:	منشی ، پیشکار ، محاسب ، نائب گماشتہ ۔
مُجرا	:	ادب کے ساتھ کسی کو سلام کرنا ۔ بادشاہوں یا اُمرا کا سلام ۔ شادیوں کی محفل میں مُطربوں اور رقاصوں کا گانا ۔
مردھا	:	بادشاہی پیادہ جو جریب لے کر چلتا ہے ۔
مد مالتی	:	چنبیلی کا پھول ۔
مِقراضی حلوا	:	وہ حلوا جو تراش کر کھایا جائے ۔
مُچنگڑ	:	موٹا سا روٹ ۔
مَلک مَلک کر	:	مٹک مٹک کر ۔
منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت	:	بہت بوڑھا ۔
موتی پاک	:	ایک قسم کی مٹھائی ، ایک زیور کا نام ۔
منہ تھتھانا	:	نیچے کا ہونٹ لٹکا لینا اور ناراض ہونا، آزردگی کی صورت بنانا ۔
مَہابَلی	:	طاقت والا ، اکبر بادشاہ کا لقب ۔

میرِ عدل : چیف جج ۔
من و سلویٰ : ایک قسم کا نفیس کھانا جو مرغ کے گوشت کا پکتا ہے ۔
میرِ توزک : جلوس کو ترتیب دینے والا افسر ۔
میدنی : میوات اور پورب کے دیہاتی زائرین کا قافلہ ۔
متنجن : ایک قسم کا میٹھا اور نمکین پلاؤ جس میں کچھ ترشی بھی ہوتی ہے ۔
مزعفر : زعفران میں رنگے ہوئے میٹھے چاولوں کا پلاؤ ۔
میل کا بیل بنانا : بات کا بتنگڑ بنانا ۔
مشروع : ایک قسم کا کپڑا جس کا عورتیں پائجامہ پہنتی ہیں ۔
مسّی کی دھڑی : مسّی کی تہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں ۔
منّت : نذر ، نیاز ، مانی ہوئی بات ۔
مُٹکنا : چھوٹا اور خوبصورت ۔
مُٹھیاں : ایک قسم کا زیور جو قلم کی طرح ہوتا ہے اور اس میں عورتیں تعویذ رکھ کر بازوؤں پر باندھتی ہیں ۔
مقیّشی : سونے چاندی کے تاروں کا ۔

ن

نان قماش : ایک قسم کی بہت پتلی اور خستہ روٹی جو آٹا ، پانی اور تھوڑی سی شکر ملا کر پکاتے ہیں ۔
نانِ تُنکی : پتلی اور بڑی روٹی ۔
ناظِر : محل کا داروغہ ، محرروں کا سردار ۔
ناموس : زنانِ خانہ ۔
نجیب : بزرگ ، شریف (۲) نیلی وردی والے دربان ۔
نمش : دودھ کے جھاگ جو دلّی میں دولت کی چاٹ کے نام سے مشہور تھے اور سردیوں میں صبح کے وقت بکتی تھی ۔

نعمت خانہ : ایک قسم کا چوبی خانے دار ظرف جس میں کھانے کی چیزیں رکھتے ہیں ، نیز وہ مکان جس میں دعوت کا سامان رکھا ہو ۔

نوبت : نقارہ ، دمامہ ۔

نکتوڑے : نخرے ۔

نواڑے : پانی کی چھوٹی چھوٹی کشتیاں ، ڈونگے ۔

نوٹنکی : سانگ ، ایک قسم کا ناچ گانا جس میں ڈراما کھیلا جاتا ہے ۔

نیگڈمبر : بادشاہ کے بیٹھنے کے لیے دو برجیوں والی عماری ، جو ہاتھی پر لگی ہوئی ہوتی ہے ۔

نین مُتنی : ہر بات پر رونے بِسورنے والی ۔

نورمحلی پلاؤ : ایجاد نور جہاں ۔

نرگسی پلاؤ : ایک قسم کا پلاؤ جس میں اُبلے ہوئے انڈے کوفتوں میں ملے ہوئے پڑتے ہیں ۔

نقیب : چوبدار جو امیروں ، بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے آواز لگاتا چلتا ہے ۔

نشان : جھنڈا ، عَلَم ۔

نالکی : ایک قسم کی کھلی سواری جس میں اُمرا کی خواتین سوار ہوتی تھیں ۔

نافرمانی رنگ : گل نافرمان جیسا رنگ جو اودا ہوتا ہے ۔

نو رتن : ایک قسم کے جڑاؤ زیور کا نام جس میں نو قیمتی نگ ہوتے ہیں ۔

نشانچی : علم بردار ۔

نکتو : بدنام ، رسوا ۔

نِک سے سُک ٹھیک : سر سے پاؤں تک خوشنما ۔

و

وردی : صبح شام کی نوبت جو اُمرا کے دروازے پر بجتی رہتی ہے ۔ سپاہیوں کا ایک مخصوص اور معیّن لباس ۔

ہ

ہٹریاں	:	مٹی کے گھروندے جن میں ایک دالان اور کوٹھڑی بنی ہوتی ہے اور اس میں بچے گڑیاں رکھتے ہیں ۔
ہدڑا	:	برا حال ، بری گت ۔
ہری دوب	:	ایک قسم کی عمدہ اور باریک گھاس ۔
ہڑیں	:	ایک قسم کی سونے چاندی اور ریشم کے تاروں اور سوت کی لمبی گھنڈی جو ہڑ کی شکل کی ہوتی ہے ۔
ہوادار	:	تام جھام ، بادشاہ کی سواری کا وہ تخت جسے کہار اٹھا کر چلتے ہیں ۔
ہزارہ	:	پانی کا فوارہ ، ایک قسم کا گیندے کا پھول ۔
ہُلسانا	:	بہکانا ، اکسانا ، شوق دلانا ۔
ہیکل	:	گھوڑے کے گلے کا زیور ۔
ہمیں ہے ہے کر کے پیٹے	:	ہمیں مرا ہوا دیکھے ۔
ہنڈ کلھیا	:	لڑکیوں کا کھانا پکانے کا کھیل ۔
ہپا	:	بچوں کا کھانا پکانے والی عورت ۔
ہاتھوں چھاؤں کرنا	:	نہایت حفاظت سے رکھنا ۔
ہزاری بزاری	:	خاص و عام ، ادنیٰ و اعلیٰ ۔

ی

یاقوتی	:	ایک قسم کی مٹھائی جو کھیر کی طرح ہوتی ہے ، ایک قسم کی عمدہ غذا ۔